255

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ، 16۔نومبر 2005

1۔ تلاوت قرآن پاک و ترجمہ

2۔ سوالات (محکمہ تعلیم)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

سرکاری کارروائی

3۔ مسودہ قانون (جو متعارف کرایا گیا)

مسودہ قانون پنجاب ایمرجنسی سروس مصدرہ 2005

عام بحث

4۔ صحت پر عام بحث

257

صوبائی اسمبلی پنجاب

چودھویں اسمبلی کا تئیسواں اجلاس

بدھ، 16-نومبر 2005

(یوم الاربعاء، 13-شوال 1426ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 10 بج کر 35 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر چودھری محمد افضل ساہی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری عبدالماجد نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِo

اِنَّمَا یَعۡمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰہِ مَنۡ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَالۡیَوۡمِ الۡاٰخِرِ وَاَقَامَ الصَّلٰوۃَ وَاٰتَی الزَّکٰوۃَ وَلَمۡ یَخۡشَ اِلَّا اللّٰہَ فَعَسٰۤی اُولٰٓئِکَ اَنۡ یَّکُوۡنُوۡا مِنَ الۡمُهۡتَدِیۡنَo اَجَعَلۡتُمۡ سِقَایَۃَ الۡحَآجِّ وَعِمَارَۃَ الۡمَسۡجِدِ الۡحَرَامِ کَمَنۡ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَالۡیَوۡمِ الۡاٰخِرِ وَجٰهَدَ فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ لَا یَسۡتَوٗنَ عِنۡدَ اللّٰہِ وَ اللّٰہُ لَا یَهۡدِی الۡقَوۡمَ الظّٰلِمِیۡنَo

سورۃ التوبہ آیات 18تا 19

خدا کی مسجدوں کو تو وہ لوگ آباد کرتے ہیں جو خدا پر اور روز قیامت پر ایمان لاتے ہیں اور نماز پڑھتے اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور خدا کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے۔ یہی لوگ امید ہے کہ ہدایت یافتہ لوگوں میں (داخل) ہوںo کیا تم نے حاجیوں کو پانی پلانا اور مسجد محترم یعنی (خانہ کعبہ) کو آباد کرنا اس شخص کے اعمال جیسا خیال کیا ہے جو خدا اور روز آخرت پر ایمان رکھتا ہے اور خدا کی راہ میں جہاد کرتا ہے۔ یہ لوگ خدا کے نزدیک برابر نہیں ہیں اور خدا ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیا کرتاo

وما علینا الا البلاغo

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔آج کے ایجنڈے پر محکمہ تعلیم سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اوران کے جوابات دیئے جائیں گے۔

جناب ارشد محمود بگو:پوائنٹ آف آرڈر۔

سید حسن مرتضیٰ:پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی،جناب ارشد محمود بگو صاحب!

تعزیت

کراچی میں بم دھماکوں میں شہید ہونے والوں کے لئے دعائے مغفرت

جناب ارشد محمود بگو: جناب سپیکر!کراچی میں جو بم دھماکہ ہوا ہے میں چاہتا ہوں کہ جو لوگ اس میں شہید ہوئے ہیں ان کے لئے دعائے مغفرت کی جائے۔ میری دوسری گزارش ہے کہ جو لوگ اس کارروائی میں ملوث ہیں، جو پاکستان کے دشمن ہیں ملک دشمن ہیں، ہم ان کی بھرپور مذمت کرتے ہیں۔ میں آپ سے درخواست کروں گا کہ اس اسمبلی سے بھی بھرپور اور متفقہ طور پر ان لوگوں کے خلاف قرارداد مذمت منظور کی جائے جو اس ملک میں ایسے واقعات کرنا چاہتے ہیں اور اس ملک کو اس رُخ پر لے کر جانا چاہتے ہیں۔

جناب سپیکر:آپ لاءمنسٹر صاحب سے بات کرلیں اور متفقہ طور پر قرارداد تیار کرلیں۔

جناب ارشد محمود بگو: جی،درست ہے۔

جناب سپیکر: بم دھماکے میں جو لوگ شہید ہوئے ہیں ان کے لئے فاتحہ خوانی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر دعائے مغفرت کی گئی)

جناب سپیکر: جی،شاہ صاحب!آپ کچھ کہنا چاہ رہے تھے؟

سید حسن مرتضیٰ:جناب سپیکر!اسمبلی میں ہر جگہ پینے کے لئے بہتر پانی موجود ہے۔ سیکرٹری اسمبلی سے لے کر کلرک تک منرل واٹر پی رہے ہیں لیکن اپوزیشن چیمبر میں جو پانی جاتا ہے اگر اس کا ٹیسٹ کروایا جائے تو وہ پینے کے لئے انتہائی مہلک ہے۔ جناب سے میری گزارش ہے کہ ہمارے پانی کا ٹیسٹ کروایا جائے۔

جناب سپیکر: سیکرٹری صاحب! آپ دیکھیں۔

سید حسن مرتضیٰ: کچھ اپوزیشن تو پہلے توڑ لی گئی ہے باقیوں کو ہیپاٹائٹس ہو جائے گا۔

جناب سپیکر: جی، تشریف رکھیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب والا! آپ سے گزارش ہے کہ بذریعہ ہیپاٹائٹس ہمارا قتل روکا جائے اور ہمارے لئے پینے کے بہتر پانی کا بندوبست کیا جائے۔

جناب سپیکر: سیکرٹری صاحب! آپ نے سن لیا ہے۔ اپوزیشن کے چیمبر میں صاف ستھرا پانی ہونا چاہئے۔

حاجی محمد اعجاز: جناب سپیکر! میں نے اس بارے میں پہلے بھی سیکرٹری صاحب سے بات کی تھی لیکن انھوں نے کہا کہ ہم نیسلے والوں کا پانی تو نہیں دے سکتے۔ فلٹر شدہ پانی دیتے ہیں لیکن یقین کریں کہ وہ اتنا گندہ ہے کہ اسے منہ لگانے کو دل نہیں کرتا۔ میں نے آج صبح ہی وہاں پانی پینے کی کوشش کی، مجھے پانی کا گلاس ملا لیکن میں نے پھر واپس وہیں رکھ دیا۔

جناب سپیکر: سیکرٹری صاحب! اپوزیشن چیمبر میں نیسلے واٹر provide کریں۔

حاجی محمد اعجاز: شکریہ

سید حسن مرتضیٰ: جناب والا! ایک گلاس سیکرٹری صاحب کو بھی پلایا جائے۔

جناب سپیکر: شاہ صاحب! بات ہو گئی ہے۔ شکریہ۔ سید احسان اللہ وقاص صاحب!

جناب حفیظ اللہ خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، نوانی صاحب پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔

جناب حفیظ اللہ خان: جناب سپیکر! میں نے ایک ضروری بات کرنی ہے۔ میں آج اخبار میں پڑھ رہا تھا اس میں کل کے اجلاس کے بارے میں لکھا ہوا تھا کہ پونے چار سو کے ایوان میں تین سو ارکان غیر حاضر تھے۔ ہمارے لئے یہ بات سوچنے والی ہے کہ اس طرح کیوں ہوتا ہے؟ کل ہمارے ایک معزز رکن اسمبلی جناب کلو صاحب نے تحریک استحقاق پیش کی لیکن وہ منظور نہیں کی گئی۔ ارکان اسمبلی کی اپنے حلقے میں بے عزتی ہوتی ہے لیکن ان کا تدارک نہیں کیا جاتا۔ کل وزیر قانون نے اس تحریک کی مخالفت کی اس وجہ سے وہ معزز رکن آج ایوان میں موجود نہیں ہیں۔

جناب سپیکر: نوانی صاحب! انھوں نے مخالفت نہیں کی تھی بلکہ انھوں نے کہا تھا کہ ابھی تک جواب موصول نہیں ہوا۔ حکومت کو جواب دینے کا تو حق ہے، آپ جواب آنے دیں تو پھر اس کا فیصلہ ہو جائے گا۔

جناب حفیظ اللہ خان: جناب سپیکر! دن بدن حاضری گھٹتی جارہی ہے اس کی کیا وجہ ہے؟

جناب سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب سن رہے ہیں اس کا کوئی سد باب کریں گے۔

جناب حفیظ اللہ خان: جناب والا! آج بھی آپ دیکھ رہے ہیں کہ حاضری بہت کم ہے۔

سوالات

(محکمہ تعلیم)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: جی، شکریہ۔ تشریف رکھیں۔ جناب سید احسان اللہ وقاص صاحب!

سید احسان اللہ وقاص: سوال نمبر 1710۔ اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

یونیورسٹی کالج آف ایجوکیشن کے ہوسٹل کی بحالی

*1710: سید احسان اللہ وقاص: کیا وزیر تعلیم از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ یونیورسٹی کالج آف ایجوکیشن کی بلڈنگ واقع چونگی امر سدھو میں بی۔ایڈ ایلیمنٹری کی کلاس میں 90 سے زائد طالبات زیر تعلیم ہیں اور اس کالج کے مڈل سکول میں 850 سے زائد طالب علم بھی زیر تعلیم ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ اس گرلز کالج کے ہوسٹل پر جانباز فورس نے قبضہ کیا ہوا ہے اور وہ یونیورسٹی اور کالج انتظامیہ کی بار بار اعلیٰ حکام کو توجہ دلانے کے باوجود خواتین اساتذہ کے اس تربیتی ادارہ کے ہوسٹل کو خالی کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں؟

(ج) جانباز فورس سے اس کالج کے ہوسٹل پر کئے گئے قبضہ کو چھڑانے کے لئے محکمہ تعلیم نے کیا اقدامات کئے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے تعلیم:

(الف) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) یہ درست ہے کہ گرلز کالج کا ہوسٹل جانباز فورس کے زیر تصرف ہے تاہم اس کو خالی کروانے کے لئے حکومت متعلقہ محکمہ جات سے خط وکتابت کر رہی ہے۔

(ج) حکومت نے گرلز کالج کے ہوسٹل کو خالی کروانے کے لئے متعلقہ محکمہ جات سے رابطہ کیا ہے اور اس سلسلے میں ضروری اقدامات کئے جا رہے ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

سید احسان اللہ وقاص: جناب والا! یہ سوال 15-3-2003 کو دیا گیا تھا اور اس کا جواب 2003 میں ہی آ گیا تھا۔ اب اس بات کو تقریباً ڈیڑھ سال سے زیادہ عرصہ گزر چکا ہے تو اس وقت کیا صورتحال ہے، کیا جانباز فورس کے ہمارے مہربانوں نے گرلز کالج کے ہوسٹل پر جو برسا برس سے قبضہ کیا ہوا ہے اب اس کی کیا صورتحال ہے؟ کیونکہ جواب میں یہ کہا گیا ہے کہ متعلقہ محکمہ جات سے رابطہ قائم کیا ہے اور اس سلسلے میں ضروری اقدامات کئے جا رہے ہیں تو ان ضروری اقدامات کے نتیجے میں اس وقت کیا صورتحال ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری برائے تعلیم!

پارلیمانی سیکرٹری برائے تعلیم: جناب والا! جون 2003 میں یہ جواب موصول ہوا تھا لیکن اب کی صورتحال یہ ہے کہ دسمبر 2003 سے پہلے پہلے یہ بلڈنگ جانباز فورس سے واگزار کروالی گئی تھی اور اس وقت متعلقہ کالج کے زیر تصرف ہے۔

جناب سپیکر: جی، شکریہ۔ اگلا سوال سید احسان اللہ وقاص صاحب کا ہے۔

سید احسان اللہ وقاص: جناب سپیکر! میں ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ اس فورس سے کوئی جگہ تو خالی کروائی گئی ہے۔ میرے اگلے سوال کا نمبر 1711 ہے۔ اس کا جواب بھی پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

گورنمنٹ کالج لاہور سلیبس سے اسلامی افکار کا اخراج اور دیگر مسائل

*1711: سید احسان اللہ وقاص: کیا وزیر تعلیم از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گورنمنٹ کالج لاہور کو خود مختاری ملنے کے بعد کالج انتظامیہ نے ایم۔اے اکنامکس کے نصاب سے اسلامی معاشیات کے لازمی مضمون کو اختیاری کا درجہ دے دیا ہے اور ایم۔اے پولیٹیکل سائنس سے اسلامی سیاسی افکار (Muslim Political Thoughts) کا مضمون خارج کر دیا ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ گورنمنٹ کالج کو خود مختاری ملنے کے بعد فرسٹ ایئر کے داخلہ کا معیار مسلسل کم ہو رہا ہے، یہ بتایا جائے کہ پری میڈیکل کا 1994 میں داخلہ کا کم از کم میرٹ کیا تھا اور 1999 میں کم از کم میرٹ کیا رہا؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ گورنمنٹ کالج لاہور میں خواتین اساتذہ موجود ہیں جنہوں نے خود ایم۔اے بھی نہیں کیا ہوا اور کیا یہ بھی درست ہے کہ انگریزی کے نصاب سمیت بیشتر نصابات بورڈ آف سٹڈیز کی منظوری حاصل کئے بغیر نافذ کر دیئے گئے ہیں اور ان نصابات میں پروفیسر ثریا شفیع میر کی مرتب کردہ کتاب جس میں غیر اسلامی، غیر اخلاقی بلکہ ناشائستہ مواد موجود ہے اسے بھی شامل کیا گیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے تعلیم:

(الف) یہ درست نہ ہے کہ گورنمنٹ کالج (اب یونیورسٹی) کو خود مختاری ملنے کے بعد کالج انتظامیہ نے ایم۔اے اکنامکس کے نصاب سے اسلامی معاشیات کے لازمی مضمون کو اختیاری کا درجہ دے دیا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ مضمون ابھی تک لازمی ہے اور ایم۔اے اکنامکس (Part-II) میں تمام طلبہ کو پڑھایا جاتا ہے۔

یہ بھی درست نہ ہے کہ ایم۔اے پولیٹیکل سائنس سے اسلامی سیاسی افکار (Muslim Political Thoughts) امضمون خارج کر دیا گیا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ عصری تقاضوں کے تحت پر Muslim Political Thoughts کے مضمون کا نام Comparative Islamic & Western Political کر دیا گیا ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے کہ کالج کو خود مختاری ملنے کے بعد فرسٹ ائیر کے داخلہ کا معیار مسلسل کم ہو رہا ہے۔ 1994 سے لے کر 2002 تک پری میڈیکل میں داخلے کا کم از کم معیار درج ذیل نقشہ سے ظاہر ہوتا ہے۔

سال داخلہ	کم از کم میرٹ
1994	716
1995	726
1996	730
1997	727
1998	705
1999	703
2000	707
2001	717
2002	729

درج بالا نقشہ اس بات کا بین ثبوت ہے کہ فرسٹ ایئر پری میڈیکل میں داخلہ کا معیار پچھلے سالوں کی نسبت بہتر رہا ہے۔

(ج) یہ درست نہ ہے کہ گورنمنٹ کالج لاہور میں ایسی خواتین اساتذہ موجود ہیں جنہوں نے ایم۔اے کا امتحان پاس نہیں کیا ہے۔

نیز یہ بھی درست نہ ہے کہ انگریزی کے مضمون سمیت بیشتر مضامین کا نصاب بغیر بورڈ آف سٹڈیز کی منظوری کے پڑھایا جا رہا ہے۔ گورنمنٹ کالج یونیورسٹی کی رپورٹ کے مطابق تمام مضامین بورڈ آف سٹڈیز کی منظوری کے بعد پڑھائے جاتے ہیں اور پڑھائے جا رہے ہیں۔ یونیورسٹی انتظامیہ کی رپورٹ کے مطابق گورنمنٹ کالج یونیورسٹی کے بی۔اے / بی۔ایس۔سی کے انگریزی کے نصاب میں شامل پروفیسر ثریا شفیع میر کی مرتب کردہ کتاب میں کسی قسم کا قابل اعتراض مواد قطعاً نہیں ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

سید احسان اللہ وقاص: جناب سپیکر! وقت کے ساتھ ساتھ طلبہ میں زیادہ نمبر لینے کی صورت پیدا ہوئی ہے کیونکہ سہولیات بھی زیادہ ہوئی ہیں اور لوگوں میں تعلیم کا شعور بھی پیدا ہوا ہے۔ میں نے

جز(ب) میں یہ سوال کیا تھا کہ کالج کو خود مختاری ملنے کے بعد فرسٹ ایئر میں داخلہ کا معیار مسلسل کم ہو رہا ہے۔ گورنمنٹ کالج لاہور پنجاب کا ایک باعث فخر ادارہ تھا جس میں پورے پنجاب سے میرٹ پر داخلہ ہوتا تھا، خواہ اس طالب علم کا تعلق فیصل آباد کے کسی گاؤں سے تھا یا اس کا تعلق ڈیرہ غازی خان کی کسی دور دراز جگہ سے ہوتا تھا۔ اگر اس کے اچھے نمبر آتے تھے تو اس کو داخلہ مل جاتا تھا اور وہ داخلہ لے لیتا تھا لیکن اب یہاں پر اتنی زیادہ فیسیں بڑھا دی گئی ہیں کہ جس کی وجہ سے طالب علم اچھے نمبر حاصل کرنے کے باوجود داخلہ نہیں لے سکتے۔ میں نے بھی یہی سوال کیا تھا کہ اس کا معیار مسلسل کم ہو رہا ہے۔ آپ خود اس کو ملاحظہ فرمالیں انھوں نے کہا ہے کہ میرٹ مسلسل کم نہیں ہو رہا بلکہ بڑھ رہا ہے۔ آپ دیکھ لیں کہ 1994 میں 716 نمبر والا آخری بچہ داخل ہوا۔ 705 اور 703 نمبروں تک اس کا میرٹ آیا ہے۔ انھوں نے 2002 کا 729 لکھا ہوا ہے۔ اس دور میں ویسے بھی نمبر کچھ زیادہ ملنے شروع ہو گئے ہیں تو میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اس کالج کے معیار کو بہتر بنانے اور عام آدمی کے بچے کو داخلے کی سہولت مہیا کرنے کے لئے حکومت کیا کر رہی ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری برائے تعلیم!

پارلیمانی سیکرٹری برائے تعلیم: جناب والا! کالج میں داخلہ لینے کے لئے جو میرٹ کا سلسلہ ہوتا ہے اس میں ہر سال چند نمبروں کی کمی بیشی ممکن ہے لہذا ایسی کوئی صورتحال نہیں ہے۔ جیسے ہم نے جواب میں عرض کیا ہے کہ 1994 میں 716 تھا پھر 1998 میں 705، 1999 میں 703 اور 2002 میں 729 نمبر والے آخری بچے کو داخلہ ملا تھا۔ اس کے علاوہ جو مزید معلومات موصول ہوئی ہیں ان کے مطابق 2003 میں 740 نمبر والا آخری بچہ داخل ہوا تھا۔ 2004 میں 715 والا آخری بچہ داخل ہوا تھا اور 2005 میں 732 نمبروں والا آخری بچہ داخل ہوا ہے۔ اگر 1994 کا 2005 سے تقابل کیا جائے تو یہ صورتحال واضح ہو گی کہ میرٹ کم نہیں ہوا بلکہ زیادہ ہوا ہے۔

جناب سپیکر: جی، شکریہ۔ شاہ صاحب! تھوڑا بہت فرق تو ہو ہی جاتا ہے۔ ہر سال ایک جیسے نمبر تو نہیں آتے۔

جناب محمد وقاص: جناب سپیکر! میں ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں

جناب سپیکر: جی، وقاص صاحب کا ضمنی سوال ہے۔

جناب محمد وقاص: جناب سپیکر! جز(الف) میں یہ پوچھا گیا تھا کہ کیا یونیورسٹی نے پولیٹیکل سائنس میں سے اسلامی سیاسی افکار کا مضمون خارج کر دیا ہے؟ انھوں نے اس کا جواب دیا ہے کہ یہ درست نہ ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ عسکری تقاضوں کے تحت Muslim Comparative Political Philosophy Islamic and western اس معزز ایوان میں ایسے بہت سارے حضرات ہوں گے جنہوں نے ایم۔اے پولیٹیکل سائنس کیا ہوگا اور میں بھی ان میں سے ہوں۔ جو مسلم پولیٹیکل فلاسفی ہے وہ ایک علیٰحدہ شعبہ ہے اور ویسٹرن پولیٹیکل فلاسفی علیٰحدہ شعبہ ہے۔ ان کے پیپرز علیٰحدہ ہوتے ہیں اور یہ دونوں ایک پیپر میں consume بھی نہیں ہو سکتے اس لئے کہ مسلم پولیٹیکل فلاسفی کی تاریخ تقریباً 13/12 سو سال سے ہے اور اتنی ہی ان کی ہے۔ یہ تو جان چھڑانے والی بات کی گئی ہے کیونکہ اب overwhelming صرف ویسٹرن پولیٹیکل فلاسفی پڑھائی جا رہی ہے اور اس میں دو تین علامہ اقبال، ابن خلدون وغیرہ ڈال کر اسلام کا کھاتہ پورا کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: آپ کا ضمنی سوال کیا ہوا؟

جناب محمد وقاص: جناب والا! میں ان سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ اس پر کیا سوچ رہے ہیں اس لئے کہ اسلامک پولیٹیکل فلاسفی پورا ایک مضمون ہے جس کو انہیں علیٰحدہ پڑھانا چاہئے جو کہ انہوں نے ختم کر دیا ہے۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری برائے تعلیم!

پارلیمانی سیکرٹری برائے تعلیم: جناب والا! اصل میں صورتحال یہ تھی کہ پہلے پولیٹیکل سائنس میں اسلامی سیاسی افکار کے عنوان سے ایک مضمون پڑھایا جاتا تھا۔ اب جو بھی وہ مضمون ہیں ان کو ختم نہیں کیا گیا۔ صرف یہ ہے کہ نئے تقاضوں کے مطابق اس chapter کے مضمون کا جو نام لکھا گیا ہے وہ ایک تقابلی جائزہ ہے۔ Western سے Islam کا اور اس کا جو نام رکھا گیا ہے وہ Comparative Political Philosophy of Islamic and Western ہے لیکن جو مضمون اور جو چیز پڑھائی جا رہی ہے وہ same ہی ہے۔ اضافہ یہ کیا گیا ہے Western کے ساتھ مسلم افکار کو تقابلی جائزے کے ساتھ شامل کیا گیا ہے۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ شاہ صاحب!

سید احسان اللہ وقاص: جناب والا! جز (ج) میں، میں نے یہ سوال کیا تھا کہ پروفیسر ثریا شفیع میر کی مرتب کردہ کتاب میں غیر اسلامی، غیر اخلاقی بلکہ ناشائستہ مواد موجود ہے اور اسے وہاں پر پڑھایا جا رہا ہے۔ انہوں نے یہ فرمایا ہے کہ مرتب کردہ کتاب میں کسی قسم کا قابل اعتراض مواد نہیں ہے۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں اگر کسی کتاب میں اخلاقی لحاظ سے گھٹیا باتیں لکھی گئی ہوں اور ناشائستہ چیزیں ہوں تو کیا یہ ان کے نزدیک قابل اعتراض نہیں ہوں گی؟

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری برائے تعلیم!

پارلیمانی سیکرٹری برائے تعلیم: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ شاہ صاحب ہمیشہ چاہے پارلیمانی لحاظ سے یہاں اسمبلی میں سوالات ہوں یا سٹینڈنگ کمیٹی ہو یہ بہت اچھی تجاویز دیتے ہیں۔ انہوں نے جو سوال پوچھا تھا اس میں بورڈ آف سٹڈیز نے پروفیسر شفیع میر کی جو کتاب recommend کی تھی اس میں جو قابل اعتراض مواد تھا انہوں نے وہ حذف کرکے recommend کیا جو کہ پڑھایا بھی جاتا رہا لیکن ہوا یہ کہ ایک کتاب سلیبس میں شامل کی گئی جو کہ پڑھائی جاتی رہی اور کچھ کتابیں مارکیٹ میں بھی تھیں جو کتاب مارکیٹ میں تھی اس میں یہ مواد بدستور شامل تھا۔ اسی نسبت سے ایک کتاب بازار میں موجود ہے اور دوسری سلیبس میں شامل ہے۔ 2005 سے یہ کتاب مکمل طور پر سلیبس سے خارج کردی گئی ہے اور اس وقت یہ کتاب نہیں پڑھائی جارہی۔ مہربانی

جناب سپیکر: جناب ارشد محمود بگو صاحب!

جناب ارشد محمود بگو: جناب سپیکر! بدقسمتی یہ ہے کہ ان پانچ سالوں میں ہمارا طور طریقہ یہ رہا ہے۔ پہلے کبھی نصاب کے حوالے سے اتنی بات highlight نہیں ہوئی۔ اب یہ بات اس لئے ہو رہی ہے کہ حکومت ایک منصوبے کے تحت اور ایک امریکن dictation کے تحت ہمارا اسلامی مواد اور ہماری تاریخ کا بہت بڑا حصہ جان بوجھ کر نکال کر باہر پھینک رہی ہے یہ کتاب بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔ میں ان سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ انگریزی کا جو لٹریچر ہے اس میں بہت واہیات قسم کی چیزیں بھی شامل ہیں لیکن اس میں بہت اچھا لٹریچر بھی ہے۔ کیا یہ اس سے کوئی بہتر اور اچھا انگریزی کا لٹریچر اس نصاب میں شامل کرنے کے لئے تیار ہیں؟

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری برائے تعلیم!

پارلیمانی سیکرٹری برائے تعلیم: جناب والا! حکومت کی یہ کوشش ہوتی ہے کہ اچھے سے اچھا اور

مناسب سے مناسب کوئی بھی لٹریچر اور کوئی بھی چیز نصاب میں شامل کی جائے۔ میں محترم بگو صاحب سے یہ گزارش کروں گا کہ اس کے بعد یہ مجھے چیمبر میں مل لیں، جو بھی ان کی اچھی تجاویز ہیں انشاء اللہ متعلقہ محکمے سے بات کر کے اس کو شامل کروائیں گے۔

جناب سپیکر: شکریہ

جناب سپیکر: چودھری اصغر علی گجر!

چودھری اصغر علی گجر: جناب والا! یہ بڑی خوشی کی بات ہے کہ جو پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے جواب دیا ہے کہ ثریا شفیع میر کی وہ قابل اعتراض کتاب جو تھی وہ سلیبس سے نکال دی گئی ہے۔ میرا ان سے ضمنی سوال ہے کہ کیا اس کتاب کے سلیبس میں شامل کرنے پر جس کے اندر غیر اخلاقی باتیں لکھی ہوئی تھیں جو طلباء کے لئے نہایت غیر موزوں تھیں اس شخص کے خلاف بھی محکمانہ طور پر کوئی ایکشن لیا گیا ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے تعلیم: جناب والا! میں نے تو پہلے بھی عرض کیا ہے کہ جب یہ کتاب نصاب میں شامل کی گئی تھی۔۔۔

محترمہ عابدہ جاوید: جناب سپیکر! میں یہ گزارش کرنا چاہوں گی کہ۔۔۔

جناب سپیکر: آرڈر پلیز۔ محترمہ! پلیز سنیں کہ پارلیمانی سیکرٹری صاحب کیا کہہ رہے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے تعلیم: جناب والا! جب یہ کتاب کورس میں شامل کی گئی تو اس کے جو قابل اعتراض chapter تھے ان کو بورڈ آف سٹڈیز نے پہلے ہی کورس سے خارج کر دیا تھا۔ خارج کرنے کے بعد اسے کورس میں شامل کیا تھا لیکن ہوا یہ کہ کچھ کورس کی کتابیں تھیں اور کچھ مارکیٹ میں وہ کتابیں بھی available تھیں جن میں وہ حذف شدہ chapter شامل تھے تو اسی لئے یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ 2005 سے یہ کتاب کسی نصاب میں شامل نہیں ہو گی۔

جناب سپیکر: نہیں۔ ان کا سوال یہ ہے کہ لکھنے والے کے خلاف محکمے نے کوئی ایکشن لیا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے تعلیم: جناب والا! اس کے متعلق یہ نیا سوال دے دیں تو وہ بھی پتا کروا لیں گے کہ ان کے خلاف کوئی تحریری کارروائی ہوئی ہے یا نہیں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

سید احسان اللہ وقاص: جناب والا! میں یہ عرض کروں گا کہ۔۔۔

جناب سپیکر: شاہ صاحب! کافی ہو گیا ہے۔

سید احسان اللہ وقاص: جناب والا! میں پارلیمانی سیکرٹری صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے ہمیں یہ یقین دہانی کروائی ہے اور فرمایا ہے کہ وہ کتاب نصاب سے خارج کر دی گئی ہے۔ دراصل بات یہی تھی اور میں ان کی اطلاع کے لئے عرض کرنا چاہتا ہوں کہ بغیر بورڈ آف سٹڈیز کی سفارش کے انہوں نے اندر کھاتے میں مل ملا کر، کیونکہ وہاں پر ایک خاص گروپ ہے جو وہاں پر قابض ہے۔انہوں نے وہاں اس کتاب کو سلیبس میں شامل کر دیا۔ بعد میں جب شور مچا کہ بورڈ آف سٹڈیز کی اجازت کے بغیر کتاب نصاب میں شامل نہیں ہو سکتی، بورڈ آف سٹڈیز میں پیش کر کے اس میں جو غیر اخلاقی حصے تھے اس کو خارج کر دیا کتاب اسی طرح وہاں پر موجود رہی۔ میں اس یقین دہانی پر ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ وہ کتاب نصاب سے خارج کر دی گئی ہے لیکن میں یہ درخواست ضرور کروں گا کہ گورنمنٹ کالج جو ایک قابل فخر ادارہ تھا وہ کالج برباد ہو رہا ہے، وہاں کے معاملات پر نظر رکھیں، ان کو دیکھیں اور اس کالج کو ایک عام آدمی کے لئے approachable ضرور رکھیں کیونکہ فیس اتنی زیادہ بڑھ گئی ہے کہ وہاں پر عام آدمی کا بچہ اب داخلہ نہیں لے سکتا۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ اگلا سوال شیخ تنویر احمد صاحب کا ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے۔ اگلا سوال بھی شیخ تنویر احمد صاحب کا ہے۔

رانا ثناء اللہ خان: جناب والا! on his behalf سوال نمبر 2018۔ (معزز رکن نے شیخ تنویر احمد کے ایماء پر طبع شدہ سوال نمبر 2018 دریافت کیا)

انگلش کا بطور اختیاری مضمون نفاذ

*2018: شیخ تنویر احمد: کیا وزیر تعلیم از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب یونیورسٹی اور تعلیمی بورڈز نے انگریزی جو ایک غیر ملکی زبان ہے، کو بطور لازمی مضمون قرار دیا ہوا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ہزاروں طالب علم انگریزی مضمون میں چند نمبروں سے فیل ہونے کی وجہ سے اپنی تعلیم ادھوری چھوڑ دیتے ہیں۔

(ج) اگر جز ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت بی۔اے میں انگریزی کو اختیاری مضمون کا درجہ دیئے جانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے تعلیم:

(الف) یہ درست ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے کہ انگریزی میں فیل ہونے کی وجہ سے ہزاروں طلباء تعلیم ادھوری چھوڑ دیتے ہیں، تعلیم ادھوری چھوڑنے میں بے شمار دوسرے عوامل بھی شامل ہیں۔

(ج) انگریزی بین الاقوامی زبان کا درجہ رکھتی ہے۔بی اے گریجوایشن کی ڈگری ہے جس کے لئے ضروری ہے کہ اس کو بین الاقوامی معیار کے مطابق ہونا چاہئے۔اس چیز کو مدنظر رکھتے ہوئے انگریزی کو بی۔اے میں لازمی مضمون قرار دیا گیا ہے نیز اعلیٰ تعلیم خاص طور پر سائنسی علوم کے حصول کے لئے انگریزی کا جاننا ضروری ہے کیونکہ ریسرچ کی تقریباً تمام کتب انگریزی میں ہوتی ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

سید احسان اللہ وقاص: جناب والا! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جز (ج) کے جواب میں یہ ارشاد فرمایا گیا ہے کہ انگریزی بین الاقوامی زبان ہے اور بی۔اے گریجوایشن کی ڈگری جس کے لئے ضروری ہے کہ اس کو بین الاقوامی معیار کے مطابق ہونا چاہئے۔میں یہ سمجھتا ہوں کہ انگریزی اس دور کی ایک اہم زبان ہے اور اس کی تدریس بھی ضرور ہونی چاہئے، اس کو رکھنا چاہئے لیکن انگریزی کو بطور ایک مضمون جیسا کے شاعر نے کہا تھا کہ "فیل ہونے کے لئے ایک مضمون ہونا چاہئے" اس صورت میں تو نہ رکھیں۔اس کی teaching کے لئے بھی تو معیاری انتظام ہونا چاہئے۔اس کی teaching کے معیاری انتظام کے لئے معیاری اساتذہ کی availability کے لئے حکومت نے کیا انتظامات کئے ہیں؟

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری برائے تعلیم!

پارلیمانی سیکرٹری برائے تعلیم: یہ بات تو جناب والا تسلیم شدہ ہے کہ انگریزی کا پڑھنا پڑھانا یا اس کی تعلیم حاصل کرنا انتہائی ضروری ہے۔حکومت وقت یہ کوشش کر رہی ہے کہ اس کو پڑھانے کے لئے اچھے سے اچھے مدرسے، اچھے سے اچھے ٹیچرز حاصل کئے جائیں۔اس کے لئے ابتدائی طور پر یہ کیا

گیا ہے کے اعلیٰ تعلیم کے حامل جو اشخاص ہوتے ہیں ان کو ہی سروس میں لیا جاتا ہے۔پبلک سروس کمیشن بہتر سے بہتر لوگوں میں سے ان کو select کر کے بھرتی کرتے ہیں۔انشاء اللہ تعالیٰ اچھے سے اچھے لیکچرارز کو ہی تدریسی شعبہ میں شامل کیا جائے گا۔

جناب سپیکر: شکریہ۔جناب ارشد محمود بگو صاحب!

جناب ارشد محمود بگو: جناب سپیکر!میں یہاں لائبریری میں 1852 کا گزٹ دیکھ رہا تھا۔اس میں ایک انگریز جو اس وقت ڈپٹی کمشنر تھا اس نے اس گزٹ میں لکھا ہے کہ جب ہندوستان میں انگریزوں نے قبضہ کیا، اس کو take over کیا تو اس وقت جو تعلیمی معیار تھا، literacy rate تھا وہ 90 plus تھا۔یہ انگریز خود کہتا ہے کہ پڑھانے کا طریقہ یہ تھا کہ دیہات میں اگر کوئی ٹیچر پڑھا رہا ہے تو وہ ہل بھی چلا رہا ہے اور ساتھ سٹوڈنٹ بھی بیٹھے ہیں۔اس وقت انگریزی نہیں پڑھائی جاتی تھی بلکہ اس وقت فارسی ہماری قومی زبان تھی اور عربی بھی پڑھائی جاتی تھی۔میرا پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے یہ سوال ہے کہ انگریزی کو جس طرح اوپر سر پر چڑھا کر انگریزی پڑھنی چاہئے یہ بین الاقوامی زبان ہے اس کو ضرور پڑھنا اور پڑھانا بھی چاہئے لیکن کیا یہ تعلیمی معیار کو بہتر کرنے کے لئے انگریزی کو کوئی خاص مقام، خاص مقام mean کہ قومی زبان کو اس کے مقابلے میں کوئی خاص مقام دینے کے لئے تیار ہیں؟

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری برائے تعلیم!

پارلیمانی سیکرٹری برائے تعلیم: جناب سپیکر!قومی زبان کا مقام اپنی جگہ ہے، اس کی افادیت اور اہمیت اپنی جگہ ہے لیکن کوئی بھی زبان چاہے ملکی ہو یا غیر ملکی ہو اس کو سیکھنے کے لئے توجہ دینا یا تن من دھن کے ساتھ، لگاؤ کے ساتھ اس کو پڑھنا ضروری ہے مگر یہ کوئی تقابلی جائزہ نہیں ہے کہ اردو کی نسبت ہم کوئی انگریزی کو زیادہ اہمیت دے رہے ہیں۔اس کی اپنی جگہ اہمیت ہے اور قومی زبان کا اپنی جگہ مقام ہے۔اس کی اہمیت کو کم کر کے اس کو بڑھایا نہیں جا رہا بلکہ دونوں اپنی جگہ پر ایک زبان کے طور پر پڑھائی جا رہی ہیں۔دونوں کی اپنی جگہ پر افادیت ہے۔

جناب سپیکر: شکریہ۔چودھری اصغر علی گجر صاحب!

چودھری اصغر علی گجر: جناب سپیکر!میری گزارش یہ ہے کہ پنجاب کے اندر بہت سارے کالج اس وقت موجود ہیں اور کام کر رہے ہیں لیکن کالجوں کے اندر جو مضامین ہیں ان کے اساتذہ نہیں ہیں،

اکثر کالجوں میں انگریزی اور سائنس کے ٹیچر غیر حاضر ہیں۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا محکمہ تعلیم اس چیز کے لئے کوشاں رہے گا کہ وہ پنجاب کے کالجوں کے اندر انگلش اور سائنس کا سٹاف پورا کرے؟

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری برائے تعلیم!

پارلیمانی سیکرٹری برائے تعلیم: جناب سپیکر! چند ماہ قبل پنجاب پبلک سروس کمیشن نے سٹاف کی recommendations کی تھیں جن کی کالجوں میں تقرریاں ہو چکی ہیں۔ مزید سٹاف کی جو کمی ہے اس کے لئے بھی جلدی تحرک کیا جائے تاکہ بقایا سٹاف کی کمی پوری ہو سکے۔

جناب سپیکر: شکریہ جی، سماں صاحب!

چوہدری اعجاز احمد سماں: جناب سپیکر! جس طرح بگو صاحب نے ایوان کو اطلاع فراہم کی، اصل میں وہ literacy reports تھیں کہ جس وقت انگریزوں نے بطور حکم ہماری مادری زبان پنجابی کو بند کیا، اس سے پہلے یہاں پر پنجابی زبان میں ہی ایجوکیشن دی جاتی تھی اور اس وقت 99% literacy rate تھا اور آج تک سکولوں میں پنجابی زبان پڑھانے پر اسی حکم کے تحت ban ہے۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ جی، اگلا سوال ملک محمد اقبال چنڑ صاحب کا ہے۔

ملک محمد اقبال چنڑ: جناب سپیکر! اگلا سوال نمبر 2560۔

ضلع بہاولپور میں گرلز اور بوائز کالجز کی عمارات، طلباء کی تعداد اور سٹاف کی تفصیلات

*2560: **ملک محمد اقبال چنڑ:** کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع بہاولپور میں کتنے گرلز و بوائز کالجز کہاں کہاں واقع ہیں۔ ان کے نام اور سن تعمیر کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) ان کالجوں میں زیر تعلیم طالب علموں کی تعداد کلاس وار اور ہر کالج میں کمروں کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) کتنے کالجوں کی بلڈنگیں ان میں داخل طالب علموں کی تعداد کے مطابق اور کتنے کالجوں کی تعداد کے لحاظ سے ناکافی ہیں، حکومت ان کالجوں میں مزید کمرے تعمیر کرنے کے لئے کیا اقدامات کر رہی ہے؟

(د) سال 2001 سے آج تک کتنے کالجوں میں بلڈنگ کی تعمیر کے لئے فنڈز فراہم کئے گئے ہیں،ان کالجوں کے نام اور فنڈز کی تفصیل الگ الگ فراہم کی جائے؟

(ہ) ان کالجوں میں منظور شدہ اور خالی اسامیوں کی تفصیل گریڈ وار اور کالج وار فراہم کی جائے؟

(و) کیا حکومت ان کالجوں میں خالی اسامیوں کو پر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک،اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے تعلیم:

(الف) تعداد کالجز — سن تعمیر

بوائز 07

1۔	گورنمنٹ ایس ای کالج،بہاولپور۔	1922
2۔	گورنمنٹ ڈگری کالج بغدادروڈ بہاولپور	1975
3۔	گورنمنٹ ایس اے کالج ڈیرہ نواب صاحب	1967
4۔	گورنمنٹ انٹر کالج اوچ شریف	1989
5۔	گورنمنٹ انٹر کالج یزمان	1989
6۔	گورنمنٹ ڈگری کالج حاصل پور	1989
7۔	گورنمنٹ ڈگری کالج خیرپور ٹامیوالی	1989

گرلز 07

1۔	گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین بہاولپور	1956
2۔	گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین دبئی محل بہاولپور	1992
3۔	گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین سیٹلائیٹ ٹاؤن بہاولپور	1999
4۔	گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین حاصل پور	1982
5۔	گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین ٹامیوالی	1998
6۔	گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین اوچ شریف	1999
7۔	گورنمنٹ گرلز انٹر کالج برائے خواتین احمد پور شرقیہ	1982

(ب) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) 10 کالجوں کی بلڈنگیں ان میں داخل طالب علموں کی تعداد کے لحاظ سے ناکافی ہیں۔اب کالج ایجوکیشن ڈیوالوڈ سبجیکٹ ہے۔ڈسٹرکٹ گورنمنٹ اپنے وسائل کے مطابق کمرے

مہیا کرنے کے اقدامات کر رہی ہے۔اس سلسلے میں پانچ کالجوں کے PC-1 تیار ہو چکے ہیں۔ضابطہ کی کارروائی مکمل ہونے کے بعد ان پر عملدرآمد شروع کر دیا جائے گا۔

(د) سال 02-2001 میں انٹر کالج یزمان کے لئے ضلعی حکومت نے چھ لاکھ روپے خرچ کر کے عمارت کو مکمل کروایا ہے۔

(ہ) مذکورہ کالجوں میں گریڈ 20 کی 5، گریڈ 18 کی 177 اور گریڈ 17 کی 354 منظور شدہ اسامیاں ہیں۔(تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)

(و) حال ہی میں حکومت پنجاب نے 525 ایڈہاک لیکچراروں کو ریگولرائز کر کے پنجاب کے مختلف کالجوں میں خالی اسامیوں پر تعینات کر دیا ہے۔ مزید برآں باقی ماندہ خالی اسامیوں کو پر کرنے کے لئے پالیسی زیر غور ہے۔ جیسے ہی یہ پالیسی تشکیل پا جائے گی اس پر عمل درآمد شروع کر دیا جائے گا اور خالی اسامیاں پر کر دی جائیں گی۔

ملک محمد اقبال چنڑ: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ ان کے اپنے جواب کے جز (ج) میں ہے کہ اس سلسلے میں پانچ کالجوں کے P.C-I تیار ہو چکے ہیں۔ یہ ان کالجوں کے نام بتائیں کہ ان کی عمارتیں کس stage پر ہیں؟

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری برائے تعلیم!

پارلیمانی سیکرٹری برائے تعلیم: جناب سپیکر! اس میں گورنمنٹ گرلز کالج یزمان، گورنمنٹ گرلز کالج احمد پور ایسٹ، گورنمنٹ گرلز کالج حاصل پور، گورنمنٹ بوائز کالج خیر پور ٹامیوالی، گورنمنٹ گرلز کالج سیٹلائٹ ٹاؤن۔ان کالجوں کے P.C-I مرتب ہو چکے ہیں اور final approval ہو چکی ہے۔ان کی تعمیر آخری مراحل میں ہے اور بہت جلد ان کی بلڈنگ مکمل ہو جائے گی۔

ملک محمد اقبال چنڑ: جناب سپیکر! یہ مجھے بتا دیں کہ کتنے کالجوں میں تعمیر شروع ہو چکی ہے؟

جناب سپیکر: جہاں تعمیر شروع ہو چکی ہے انہوں نے ان کالجوں کے نام پڑھے ہیں۔

ملک محمد اقبال چنڑ: جناب سپیکر! ان پانچوں کے پیسے آ گئے ہیں اور کام شروع ہے؟

جناب سپیکر: جی، وہی بتا رہے ہیں۔

ملک محمد اقبال چنڑ: جناب سپیکر! وہ کہہ رہے ہیں کہ funds release ہوئے ہیں لیکن ابھی کام شروع نہیں ہوا۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری برائے تعلیم!

پارلیمانی سیکرٹری برائے تعلیم: جناب سپیکر!ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے ان کی approval ہو چکی ہے۔ آگے اس کو مکمل کرنا پراونشل بلڈنگ ڈیپارٹمنٹ کا کام ہے۔ فنڈز بھی انہی کے پاس ہیں، انہوں نے ہی اس کے ٹینڈر وغیرہ کرنے ہیں اور کام کرنا ہے۔ ایجوکیشن نے اپنا کام مکمل کر کے پراونشل بلڈنگ کے حوالے کر دیا ہے کہ ان کالجوں کی بلڈنگیں جلد از جلد مکمل کی جائیں۔

ملک محمد اقبال چنڑ: جناب سپیکر! یہ یقین دہانی کرادیں کہ کب تک ان کا ٹینڈر ہو گا اور کب تک ان کی تعمیر شروع ہو گی؟

جناب سپیکر: آپ کا یہ question تو بلڈنگ سے متعلقہ بن گیا ناں۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب فرما رہے ہیں کہ انہوں نے حتمی approval دے دی ہے یعنی تمام process complete کر دیا ہے۔ اب بلڈنگ ڈیپارٹمنٹ نے اس کا ٹینڈر وغیرہ دینا ہے پھر اس پر کام شروع ہونا ہے۔

ملک محمد اقبال چنڑ: جناب سپیکر! اس بات کی یقین دہانی کرا سکتے ہیں کہ اس سال کام شروع ہو جائے گا؟

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری برائے تعلیم!

پارلیمانی سیکرٹری برائے تعلیم: جناب سپیکر! میں صحیح مہینہ اور دن نہیں بتا سکتا لیکن حکومت پنجاب کی یہ کوشش ہو گی کہ جلد از جلد کام شروع ہو کر یہ بلڈنگ مکمل ہو جائے۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ جی، حاجی اعجاز صاحب!

حاجی محمد اعجاز: جناب سپیکر! اسی سوال کے جز (و) میں کہا گیا ہے۔ "حال ہی میں حکومت پنجاب نے 525 ایڈہاک لیکچراروں کو ریگولر کر کے پنجاب کے مختلف کالجوں میں لگایا ہے۔" ان کالجوں میں خالی اسامیوں کو ابھی تک پُر نہیں کیا گیا، ان خالی اسامیوں کو یہ کب تک پُر کر دیں گے؟

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری برائے تعلیم!

پارلیمانی سیکرٹری برائے تعلیم: جناب سپیکر! سکولوں یا کالجوں میں جتنی بھی خالی اسامیاں ہیں حکومت کوشش کر رہی ہے کہ انہیں جلد از جلد پُر کیا جائے۔ پبلک سروس کمیشن کو جو ڈیمانڈ دی گئی تھی اس کے مطابق انہوں نے ان کی تعیناتی کر دی ہے، جو اسامیاں خالی رہ گئی ہیں انشاء اللہ جلد ہی ان کے لئے تحرک کر کے پنجاب پبلک سروس کمیشن کے ذریعے ان کی selection کروا دی جائے گی۔

حاجی محمد اعجاز: جناب سپیکر! کب تک یہ خالی اسامیاں پُر کر دی جائیں گی؟

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری برائے تعلیم!

پارلیمانی سیکرٹری برائے تعلیم: جناب سپیکر! انشاء اللہ اسی سال 2005 میں ہی یہ پُر کر دی جائیں گی۔

سید احسان اللہ وقاص: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: شاہ صاحب پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔

سید احسان اللہ وقاص: جناب سپیکر! کالجوں کی بات ہو رہی ہے حکومت نے اچھا اقدام یہ کیا تھا کہ جن کالجوں کا رزلٹ اچھا نہیں آ رہا تھا ان کے پرنسپلز کے خلاف کارروائی کی گئی ہے لیکن اب انہوں نے اس کا حل یہ نکال لیا ہے کہ جو بچے پڑھائی کے لحاظ سے تھوڑے سے کمزور ہوتے ہیں ان کے داخلے ہی نہیں بھیج رہے۔ اس وقت گورنمنٹ گرلز کالج برائے خواتین وحدت روڈ کی دو سو طالبات کا بی۔اے کے امتحان کے لئے داخلہ روکا گیا ہے۔ میں پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے درخواست کرتا ہوں کہ یہ بچیاں چار سال سے اس کالج میں پڑھ رہی ہیں اب پرنسپل صاحبہ نے اپنی ٹرانسفر سے بچنے کے لئے ان میں سے دو سو بچیوں کا داخلہ روک لیا ہے۔ یہ مہربانی کر کے اس معاملے میں کارروائی کریں اور جو بچیاں اس کالج کے اندر چار سال سے پڑھ رہی ہیں ان کا داخلہ ضرور بھیجنا چاہئے۔ میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ صرف لاہور میں ہی نہیں بلکہ پورے صوبے کے اندر یہ مسئلہ ہو رہا ہے کہ بچوں کے داخلے روکے جا رہے ہیں اس کی بھی کوئی یقین دہانی کرائیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے تعلیم: جناب والا! داخلہ بھیجنے کے حوالے سے جو بھی rules and regulations ہیں ان کے مطابق جس سٹوڈنٹ کا بھی داخلہ جا سکتا ہے وہ لازمی بھیجا جائے گا اور ایسی کوئی بے ضابطگی نہیں ہو گی۔ ہاں rules کے مطابق اگر کسی کے short lectures ہیں اور داخلہ نہیں جا سکتا تو وہ الگ بات ہے۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ جی، چنڑ صاحب!

ملک محمد اقبال چنڑ: جناب سپیکر! انہوں نے اپنے جواب میں لکھا ہے کہ "گریڈ 17 کی 354 خالی اسامیاں موجود ہیں" یہ بتا دیں یہ اسامیاں کب تک پُر کر دی جائیں گی؟

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری برائے تعلیم!

پارلیمانی سیکرٹری برائے تعلیم: جناب سپیکر! میں نے پہلے بھی عرض کیا ہے کہ جہاں جہاں سٹاف کی کمی ہے جلد از جلد پنجاب پبلک سروس کمیشن کے ذریعے ان کی appointment کروا کر اس سٹاف کو پورا کیا جائے گا۔

جناب سپیکر: Next question محترمہ صغیرہ اسلام صاحبہ کا ہے۔

جناب محمد وقاص: On her behalf. Question No. 2788 (معزز رکن نے محترمہ صغیرہ اسلام کے ایماء پر طبع شدہ سوال نمبر 2788 دریافت کیا)

کتابوں کی قیمت اور نویں / دسویں جماعت کی امتحانی اور رجسٹریشن فیس میں اضافے کا مسئلہ

*2788: **محترمہ صغیرہ اسلام:** کیا وزیر تعلیم از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت نے پہلی سے دسویں جماعت تک ماہانہ ٹیوشن فیس مبلغ ایک روپیہ سے 17 روپے تک معاف کر دی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ دوسری طرف حکومت نے کتابوں کی قیمت میں اضافہ کر دیا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ نویں اور دسویں جماعت کی امتحانی اور رجسٹریشن فیس میں اضافہ کر دیا گیا ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ کتابوں کی قیمت اور امتحانی فیس میں اضافے سے غریب طلباء و طالبات تعلیم حاصل کرنے سے محروم ہو رہے ہیں؟

(ہ) اگر جز (الف) تا (د) کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت کتابوں کی قیمت میں اضافے اور امتحانی فیس معاف کرنے یا اس میں رعایت دینے کو تیار ہے، اگر ہاں تو کب تک، اگر نہیں تو کیوں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے تعلیم:

(الف) حکومت نے چھٹی سے دسویں جماعت تک ٹیوشن فیس یکم اپریل 2003 سے معاف کر دی ہے جبکہ پہلی سے پانچویں تک فیس پہلے ہی معاف تھی۔

(ب) پہلی سے بارہویں تک کی کتابیں نئے سلیبس کے تحت بہترین کاغذ پر خوبصورت لکھائی میں تحریر کی گئی ہیں جس کی وجہ سے کتابوں کی قیمتوں میں گزشتہ سالوں کی نسبت معمولی اضافہ کرنا پڑا۔

(ج) امتحانی فیس سیکنڈری بورڈ

امتحان	سابقہ فیس	موجودہ فیس
سیکنڈری سکول سرٹیفکیٹ (سائنس گروپ)	500 روپے	500 روپے
(آرٹس گروپ)	420 روپے	420 روپے
رجسٹریشن فیس	275 روپے	275 روپے

درج بالا شیڈول سے واضح ہوتا ہے کہ بورڈز نے امتحانی فیس و رجسٹریشن فیس میں کوئی اضافہ نہیں کیا۔گزشتہ سال حکومت پنجاب کی پالیسی کے تحت جماعت نہم و دہم کا امتحان بھی سیکنڈری بورڈز کو لینے کی ذمہ داری سونپی گئی جس کے لئے پرچوں کی چھپوائی جوابی کاپیاں امتحانی سنٹروں کے روزمرہ کے اخراجات اور نتائج کے اعلان تک پڑنے والے اخراجات کے لئے 350روپے برائے سائنس طلباء و طالبات اور 300روپے برائے آرٹس کے طلباء وطالبات کے امتحان کے لئے فیس مقرر کی گئی۔درج بالا حقائق سے یہ واضح ہوتا ہے کہ سیکنڈری بورڈز نے ان فیسوں میں قطعاً اضافہ نہیں کیا۔

(د) کتابوں کی قیمتوں میں نہایت معمولی اضافہ ہوا ہے۔تاہم امتحانی فیس میں کوئی اضافہ نہیں ہوا اور نہ ہی غریب طلباء وطالبات کے لئے تعلیم کا حصول دشوار ہوا ہے۔

(ہ) کتابوں کی قیمتوں میں معمولی اضافہ جب کہ امتحانی فیس میں کوئی اضافہ نہیں ہوا اس لئے اس پر مزید غور وخوص کی ضرورت نہ ہے۔

جناب محمد وقاص: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ سوال پوچھا گیا تھا کہ "کیا یہ درست ہے کہ حکومت نے پہلی سے دسویں جماعت تک ماہانہ ٹیوشن فیس مبلغ ایک روپے سے 17روپے معاف کر دیئے اور اس کے بعد امتحانی فیس 500اور رجسٹریشن فیس 275روپے، گویا یہ 775روپے بنتے ہیں۔میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا حکومت ایسا ارادہ رکھتی ہے کہ انہوں نے جو17روپے ماہانہ معاف کئے وہ سال کے 204روپے بنتے ہیں وہ بحال کر دیں گے اور یہ رجسٹریشن فیس معاف کر دیں گے؟

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری برائے تعلیم!

پارلیمانی سیکرٹری برائے تعلیم: جناب سپیکر! ابھی تک حکومت نے ٹیوشن فیس کو معاف کر دیا ہے اور ساتھ ہی ساتھ مفت کتابیں فراہم کرنے کا بندوبست بھی کر دیا ہے۔ جہاں تک رجسٹریشن فیس ہے وہ ابھی تک ہے، انشاء اللہ مرحلہ وار دیکھیں گے کہ جو بھی طلباء کے لئے بہتر سے بہتر اقدامات ہو سکتے ہیں انہیں ضرور بروئے کار لایا جائے۔

جناب محمد وقاص: جناب سپیکر! اگر یہ ماہوار حساب سے لیں تو لوگوں کو دینے میں زیادہ بہتر نہیں ہوگا۔ جو لوگ 700 روپیہ اکٹھا دیں اگر وہ 50 روپے مہینے کے دیں تو کیا ان کے لئے زیادہ بہتر نہیں ہوگا؟

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری برائے تعلیم!

پارلیمانی سیکرٹری برائے تعلیم: جناب سپیکر! محترم فاضل ممبر کی تجویز پر درست طریقے سے غور و خوض کیا جائے گا اور اگر یہ طلباء کے مفاد میں ہوا تو اس پر ضرور عملدرآمد کیا جائے گا۔

جناب سپیکر: جی، رانا ثناء اللہ خان صاحب!

رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر! میں محترم پارلیمانی سیکرٹری سے اس پر یہ ضمنی سوال پوچھنا چاہتا ہوں کہ انھوں نے ایک تو یہ کہا ہے کہ کتابوں کی قیمتوں میں معمولی اضافہ کیا گیا ہے وہ اضافہ کتنے فیصد ہے؟ دوسرا انھوں نے رجسٹریشن فیس اور امتحانی فیس کا ذکر کیا ہے لیکن اس سے آگے جا کر انھوں نے دوبارہ فرمایا ہے کہ 350 روپے سائنس سٹوڈنٹ سے اور 300 روپے آرٹس سٹوڈنٹ سے پرچوں کی چھپوائی، جوابی کاپیوں اور امتحانی سنٹروں کے اخراجات کے لئے علیٰحدہ لئے جا رہے ہیں، کیا یہ 300 اور 350 روپے امتحانی فیس سے کوئی علیٰحدہ فیس ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے تعلیم: جناب سپیکر! پہلے نہم اور دہم کے اکٹھے امتحان ہوتے تھے اس لئے یہ فیس ایک دفعہ لی جاتی تھی۔ اب جب نہم اور دہم کے الگ الگ امتحان ہوئے ہیں تو اس لئے فیس الگ الگ مقرر کی گئی ہے۔ اس وقت طلباء کو یہ option دی گئی تھی کہ اگر کوئی اکٹھا امتحان دینا چاہے تو وہ پانچ سو روپیہ فیس دے کر اس کے تحت امتحان دے سکتا ہے۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ جی، رانا صاحب!

رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر! یہ بات ابھی واضح نہیں ہوئی۔ انھوں نے کہا ہے کہ امتحانی فیس سیکنڈری سکول سرٹیفکیٹ (سائنس گروپ) کے لئے 500 روپے ہے اور (آرٹس گروپ) کے لئے

420روپے ہے اور رجسٹریشن فیس 275روپے ہے۔اب آگے جا کر کہہ رہے ہیں کہ امتحانی پرچوں کی چھپوائی اور جوابی کاپیوں کی چھپوائی کے لئے 300 روپے آرٹس سٹوڈنٹ اور 350روپے سائنس سٹوڈنٹ کے لئے مقرر کی گئی ہے، کیا یہ دونوں فیسیں علیٰحدہ علیٰحدہ ہیں؟ انھوں نے فرمایا ہے کہ نہم کا امتحان علیٰحدہ ہے اور دہم کا امتحان علیٰحدہ ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ اب یہ فیس ڈبل ہو گئی ہے۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری تعلیم!

پارلیمانی سیکرٹری برائے تعلیم: جناب سپیکر! جو ایک دفعہ امتحان دیتا ہے تو اس کی فیس پانچ سو روپیہ ہے۔ پہلے بھی پانچ سو تھی اور اب بھی پانچ سو ہے لیکن جو الگ الگ دیتے ہیں ان کے لئے امتحان الگ الگ ہوتا ہے، اخراجات الگ الگ آتے ہیں اس لئے دونوں کو ملا کر 650روپے بنتی ہے۔ اس لحاظ سے میں سمجھتا ہوں کہ اگر اکٹھا ہو تو پانچ سو روپے اور اگر الگ الگ دینا چاہیں تو 650روپے ہے۔

رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر! جو سوال کیا گیا تھا کہ انھوں نے امتحانی فیس میں اضافہ کر دیا ہے تو پھر ان کے جواب سے اضافہ تو ثابت ہو گیا ہے جبکہ یہ جواب دے رہے ہیں کہ ہم نے اضافہ نہیں کیا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے تعلیم: میں یہ عرض کرتا ہوں کہ امتحانی فیس میں اضافہ نہیں ہوا ہے۔ ہم نے جواب میں لکھا ہے کہ پہلے بھی سائنس کی پانچ سو روپے فیس تھی اور اب بھی پانچ سو ہے۔ آرٹس کی 420روپے تھی اور اب بھی 420 روپے ہے اور رجسٹریشن فیس دونوں کی 275 روپے ہے۔ اضافہ صرف نہم اور دہم کے لئے کیا گیا ہے۔

رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر! اگر ایک آدمی پانچ سو روپے فیس جمع کروا دیتا ہے۔ اس کے بعد 300 اور 350روپے، کیا اسے علیٰحدہ جمع کروانے پڑیں گے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے تعلیم: یہ علیٰحدہ نہیں ہیں۔ یہ اسی امتحان کے لئے ہیں اگر کوئی الگ الگ دینا چاہے گا تو وہ 300اور 350روپے دے گا۔

رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر! میرے محترم بزرگ جو پارلیمانی سیکرٹری صاحب ہیں انھوں نے شاید پورا جواب پڑھا نہیں ہے اور وہ بات کو سمجھ نہیں رہے ہیں۔ یہ 300اور 350روپے علیحدہ علیٰحدہ والی بات ہی نہیں ہے۔ یہ 300روپے آرٹس سٹوڈنٹ کے لئے ہیں اور 350روپے سائنس سٹوڈنٹ کے لئے ہیں۔ یہ کہہ رہے ہیں کہ ایک دفعہ 300روپے دے گا اور دوسری دفعہ 350روپے دے گا۔ ایسی بات نہیں ہے یہ بالکل علیٰحدہ subject ہے اگر آرٹس والے دیں گے تو 300روپے دیں گے اور

سائنس والے 350 روپے دیں گے۔ ان کے لئے لکھا یہ گیا ہے کہ "جس کے لئے پرچوں کی چھپوائی، جوابی کاپیاں، امتحانی سنٹروں کے روزمرہ کے اخراجات اور نتائج کے اعلان تک پڑنے والے اخراجات کے لئے 350 روپے برائے سائنس طلباء وطالبات اور 300 روپے برائے آرٹس کے طلباء وطالبات کے امتحان کے لئے فیس مقرر کی گئی ہے۔" اب یہ ایک علیٰحدہ چیز ہے اور امتحانی فیس پانچ سو روپے اور 420 روپے علیٰحدہ ہے اور رجسٹریشن فیس 275 روپے علیٰحدہ ہے۔ اس میں میرا سوال یہ ہے کہ یہ ساری چیزیں علیٰحدہ علیٰحدہ ہیں۔ اس سے پھر اضافہ تو ثابت ہوتا ہے۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری تعلیم!

پارلیمانی سیکرٹری برائے تعلیم: جناب سپیکر! میں عرض کرتا ہوں کہ جو بچہ 300 اور 350 روپے فیس ادا کر دیتا ہے تو اسے 500 اور 420 روپے ادا کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر! جز (ج) کا جواب دیکھیں۔

(ج) امتحانی فیس سیکنڈری بورڈ

امتحان	سابقہ فیس	موجودہ فیس
سیکنڈری سکول سرٹیفکیٹ (سائنس گروپ)	500 روپے	500 روپے
(آرٹس گروپ)	420 روپے	420 روپے
رجسٹریشن فیس	275 روپے	275 روپے

یہ امتحانی فیس ہے اس کے لئے انھوں نے علیٰحدہ شیڈول دے دیا ہے۔ اس کے بعد یہ کہتے ہیں کہ گزشتہ سال حکومت پنجاب کی پالیسی کے تحت انھوں نے جو نہم اور دہم کا امتحان الگ الگ کیا ہے اس میں یہ کہتے ہیں کہ پرچوں کی چھپوائی، جوابی کاپیاں، امتحانی سنٹروں کے روزمرہ کے اخراجات اور نتائج کے اعلان تک پڑنے والے اخراجات کے لئے 350 روپے برائے سائنس طلباء اور 300 برائے آرٹس طلباء کے امتحان کے لئے فیس مقرر کی گئی ہے۔ کیا یہ بھی امتحانی فیس ہی ہے؟۔

جناب سپیکر: رانا صاحب! اوپر لکھا ہوا ہے کہ:

امتحان	سابقہ فیس	موجودہ فیس
سیکنڈری سکول سرٹیفکیٹ (سائنس گروپ)	500 روپے	500 روپے
(آرٹس گروپ)	420 روپے	420 روپے

اگر پانچ سو کو دو حصوں میں تقسیم کریں تو 250 روپے بنتے ہیں لیکن اس میں اضافہ امتحان 300 اور 350 روپے ہوا ہے۔ وہ اس کی بات کر رہے ہیں کہ یہ چھپوائی وغیرہ کے لئے ہوا ہے۔ ویسے تو 250

روپے بننا چاہئے۔ نہم دہم کا داخلہ اکٹھا جاتا ہے تو پانچ سو روپے فیس ہے اگر علیٰحدہ علیٰحدہ جاتا ہے تو 650 روپے بنتا ہے۔ وہ جو ڈیڑھ سو روپیہ ہے اس کا یہ بتا رہے ہیں کہ یہ چھپوائی وغیرہ کے اخراجات یا امتحانی سنٹروں کے روزمرہ کے اخراجات۔۔۔

رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر! بڑی واضح عام فہم بات ہے کہ اگر ایک بچہ ایک دفعہ امتحان دیتا ہے اس کے بعد اس کو جوابی کاپی ملتی ہے، پرچہ سوالات ملتا ہے اس کے بعد اس کی marking ہوتی ہے اور پھر اس کا رزلٹ آتا ہے۔ جب وہ ایک بار امتحان دیتا ہے تو اس کا خرچ پانچ سو روپے آتا ہے۔ جب وہ دو بار دے گا تو پھر ایک بار تین سو کیسے آ جائے گا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے تعلیم: گورنمنٹ کی پالیسی پہلے یہ تھی کہ اکٹھا امتحان ہوتا تھا اس کے بعد یہ الگ الگ کیا گیا تو اس لحاظ سے فیس بڑھا دی گئی تھی کہ نہم اور دہم کا الگ الگ امتحان ہو گا۔ اب پھر حکومت نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ یہ امتحان اکٹھا ہی ہو گا اور الگ الگ نہیں ہو گا اس لئے آئندہ فیس 500 اور 420 روپے ہی ہو گی۔

رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر! بات بڑی عام فہم ہے کہ اگر میں ایک مرتبہ میٹرک کا امتحان دوں تو اس کا خرچہ گورنمنٹ مجھ سے 500 روپے لے گی، اگر میں دو مرتبہ دوں تو پھر ایک ہزار روپے لینے چاہئیں۔ بات یہ ہے کہ جب یہ ایک مرتبہ امتحان لیتے ہیں تو 500 روپے خرچ آتا ہے تو یہ 500 روپے کیوں لیتے ہیں؟ یہ 350 روپے لیں۔ انھوں نے خود کہا ہے کہ اگر پہلے سال امتحان دیں تو 300 روپے خرچہ ہو گا۔ اگر ایک آدمی ایک مرتبہ دیتا ہے اور دو مرتبہ نہیں دیتا تو پھر اس سے باقی 350 روپے نہ لیں کیونکہ 500 روپے میں امتحان مکمل ہو جاتا ہے اور ان کے اخراجات meet ہو جاتے ہیں۔ میری یہ بات واضح ہو گئی ہے۔ اب یہ فرمادیں کہ انھوں نے جو کہا ہے کہ ہم نے نصابی کتب میں معمولی اضافہ کیا ہے وہ کتنے فیصد ہے؟

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ نے نصابی کتب کی قیمتوں میں جو اضافہ کیا ہے وہ کتنے فیصد ہے، آپ نے لکھا ہوا ہے کہ معمولی اضافہ ہوا ہے۔ وہ معمولی اضافہ کتنا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے تعلیم: جناب سپیکر! وہ اضافہ اس لحاظ سے قابل ذکر نہیں ہے۔ کتب کی چھپوائی، کاغذ کا سائز تبدیل کرنے اور اچھا کاغذ استعمال کرنے کی وجہ سے اضافہ ہوا ہے۔ اس لحاظ سے اس کی کوئی اہمیت نہیں ہے۔

رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر! انھوں نے لکھا ہے کہ معمولی اضافہ ہوا ہے۔ اگر میں یہ کہوں کہ پہلے ایک کتاب سو روپے کی ملتی تھی اب وہ 250 روپے میں ملتی ہے۔ کیا یہ بات ٹھیک ہے؟

جناب سپیکر: ان کا سوال ہے کہ آپ کو کوئی اندازہ ہے کہ کتنے فیصد اضافہ ہوا ہے دو فیصد، چار فیصد یا دس فیصد اندازاً بتا دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے تعلیم: جناب سپیکر! میرے خیال میں پانچ فیصد سے کم ہی ہے زیادہ اضافہ نہیں ہے۔

جناب سپیکر: پانچ فیصد سے کم ہے۔

رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر! انہوں نے اندازے سے یہ بات کی ہے اور یہاں پر میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ جو پارلیمانی سیکرٹری ہوتا ہے اس کا اپنے محکمے کی ورکنگ کے ساتھ بہت کم تعلق ہوتا ہے، محکمہ کی جو ورکنگ ہے وہ question hour میں under question ہوتی ہے اس پر سوال اور ضمنی سوال کئے جاتے ہیں اور discussion ہوتی ہے۔ یہ ضروری ہوتا ہے کہ متعلقہ منسٹر جو اس محکمہ کی کارکردگی کا ذمہ دار ہے وہ یہاں پر موجود ہو اور وہ یہاں question hour میں سوالوں کا جواب دے۔ یہ روایت بھی چلی آ رہی ہے کہ ہمیشہ question hour میں متعلقہ منسٹر ہی جواب دینے کے لئے حاضر ہوتے ہیں۔ اب نئی practice چل پڑی ہے کہ اب منسٹر صاحب سائیڈ پر ہو جاتے ہیں یا غائب ہو جاتے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: پہلے بھی پارلیمانی سیکرٹری کے حوالے سے اس ایوان کی روایت رہی ہے۔

رانا ثناء اللہ خان: لیکن وہ شاذ و نادر رہی ہے۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے ماشاء اللہ بڑے اچھے جواب دیئے ہیں اس میں کوئی شک نہیں ہے۔

رانا ثناء اللہ خان: ان کے جواب دینے میں میرا قطعاً کوئی objection نہیں ہے لیکن بات یہ ہے کہ محکمہ کی کارکردگی کا براہ راست وہ ذمہ دار نہیں ہیں۔

جناب سپیکر: آپ کی بات ٹھیک ہے لیکن ایجوکیشن منسٹر صاحب ملک سے باہر گئے ہوئے ہیں اس لئے پارلیمانی سیکرٹری جواب دے رہے ہیں۔

چودھری اصغر علی گجر: جناب سپیکر! کل چیئرمین صاحب نے منسٹرز کو پابند کیا تھا کہ آج وہ حاضر رہیں۔

جناب سپیکر: چودھری صاحب! منسٹر ایجوکیشن بیرون ملک گئے ہوئے ہیں وہ پاکستان میں نہیں ہیں۔ اگلا سوال محترمہ صغیرہ اسلام صاحبہ کا ہے۔

محترمہ طاہرہ منیر: سوال نمبر 2794۔(معزز رکن نے محترمہ صغیرہ اسلام کے ایماء پر طبع شدہ سوال نمبر 2794 دریافت کیا)

کالجز میں لیکچرارز کی کمی سے درپیش مسائل اور نئی بھرتی کا مسئلہ

*2794: محترمہ صغیرہ اسلام: کیا وزیر تعلیم از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین سیٹلائیٹ ٹاؤن راولپنڈی میں فزکس کی لیکچرار نہ ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ صوبہ کے دیگر گرلز اور بوائے ڈگری کالجوں میں بھی لیکچرارز کی اسامیاں خالی ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس سال پریکٹیکل کروانے کے لئے پرنسپل نے ایک ماہ امتحان سے قبل عارضی طور پر کسی لیکچرارز کی خدمات حاصل کی ہیں؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس دفعہ مذکورہ کالج کا رزلٹ ایک فیصد رہا؟

(ہ) اگر جز (الف تا د) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت کالجوں میں خالی اسامیوں کو پر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو وجوہات کیا ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے تعلیم:

(الف) یہ درست نہ ہے کالج ہذا میں فزکس کی لیکچرار موجود ہے۔

(ب) درست ہے۔ محکمہ تعلیم حکومت پنجاب ان اسامیوں کو پنجاب پبلک سروس کمیشن کے ذریعے پُر کر رہا ہے۔

(ج) یہ درست نہ ہے۔ اس سال پریکٹیکل کروانے کے لئے پرنسپل نے امتحان سے ایک ماہ قبل عارضی طور پر کسی لیکچرار کی خدمات حاصل نہیں کیں۔

(د) جی نہیں۔ کالج ہذا کا رزلٹ کبھی بھی ایک فیصد نہیں رہا۔ اس سال کالج ہذا کا رزلٹ یہ رہا۔

ایف۔ایس۔سی	98فیصد
بی۔ایس۔سی	88.87 فیصد
ایم۔ایس۔سی فزکس (پارٹ ون)	100فیصد

ایم۔ایس۔سی فزکس (پارٹ ٹو) کا رزلٹ ابھی نہیں آیا

(ہ) کالجوں میں خالی اسامیاں پنجاب پبلک سروس کمیشن کے ذریعے پر کی جارہی ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

محترمہ طاہرہ منیر: جناب سپیکر! آخری جُز کا جواب دیا گیا ہے کہ کالجوں میں خالی اسامیاں پنجاب پبلک سروس کمیشن کے ذریعے پر کی جارہی ہیں۔

جناب سپیکر: محترمہ! یہ کونسا جز ہے؟

محترمہ طاہرہ منیر: یہ جز(ہ) ہے۔اس سلسلے میں میرا یہ سوال ہے کہ یہ جواب تو پانچ ماہ پہلے موصول ہوا ہے تو اب وہاں کیا صورتحال ہے اور اب بھی یہ اسامیاں خالی ہیں یا اس کو پر کیا جاچکا ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری برائے تعلیم!

پارلیمانی سیکرٹری برائے تعلیم: جناب سپیکر! اصل میں گرلز کالج سیٹلائٹ ٹاؤن میں فزکس کی لیکچرارز کے بارے میں پوچھا گیا ہے، یہ سیٹ کبھی بھی خالی نہیں رہی۔اس وقت بھی اس کالج میں فزکس کی 9 اساتذہ ہیں جو کہ اس وقت وہاں تدریسی فرائض سرانجام دے رہی ہیں اور یہ سیٹ کبھی بھی خالی نہیں رہی۔اس وقت بھی سیٹلائٹ ٹاؤن کالج میں پروفیسر، اسسٹنٹ پروفیسر اور لیکچرار کو ملا کر تعداد 9 ہے۔

جناب سپیکر: شکریہ۔اگلا سوال محترمہ ثمینہ نوید صاحبہ (ایڈووکیٹ) کا ہے۔

رانا ثناء اللہ خان: سوال نمبر 2893۔(معزز رکن نے محترمہ ثمینہ نوید (ایڈووکیٹ) کے ایماء پر طبع شدہ سوال نمبر 2893 دریافت کیا)

گورنمنٹ کالج برائے خواتین چشتیاں روڈ بہاولنگر کے قیام اور لیکچرارز کی اسامیوں کی تفصیلات

*2893 **محترمہ ثمینہ نوید (ایڈووکیٹ):** کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) گورنمنٹ کالج برائے خواتین بہاولنگر چشتیاں روڈ کس سال قائم کیا گیا؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ کالج میں کئی سالوں سے لیکچررز کی اسامیاں خالی ہیں ان اسامیوں کے سبجیکٹ، تعداد اور مدت بتائی جائے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ کالج میں کئی مضامین کی لیکچررز نہ ہونے کی وجہ سے طالبات داخلہ لینے سے قاصر ہیں جبکہ شہر میں ایک ہی ڈگری کالج برائے خواتین ہے؟

(د) اگر جز (الف تا ج) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ کالج میں خالی اسامیوں کو پر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو کیوں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے تعلیم:

(الف) گورنمنٹ کالج برائے خواتین چشتیاں روڈ بہاولنگر سال 1967 میں بطور پرائیویٹ کالج قائم ہوا بعد ازاں سال 1972 میں حکومت نے اسے اپنی تحویل میں لے لیا۔

(ب) مذکورہ کالج میں اساتذہ کی درج ذیل اسامیاں خالی ہیں۔

نمبر شمار	مضمون	نام اسامی	تعداد	اسامی خالی ہونے کی تاریخ
1۔	انگریزی	اسسٹنٹ پروفیسر	03	(1) 31-8-2001
				(2) 1-09-1995
	انگریزی	لیکچرار	01	(1) 19-10-2002
2۔	نفسیات	اسسٹنٹ پروفیسر	02	(1) 12-2-2001
	نفسیات	لیکچرار	02	(1) 03-09-1999
				(1) 15-10-2002
3۔	ایجوکیشن	ایسوسی ایٹ پروفیسر	01	(1) 25-8-2003
				(1) 1-09-1995
	ایجوکیشن	اسسٹنٹ پروفیسر	02	(1) 16-11-2002
4۔	کیمسٹری	اسسٹنٹ پروفیسر	01	(1) 27-5-2000
	کیمسٹری	لیکچرار	01	(1) 2-12-2002
5۔	اکنامکس	اسسٹنٹ پروفیسر	01	(1) 3-9-1996
6۔	ہوم اکنامکس	لیکچرار	01	(1) 25-6-1996
7۔	اسلامیات	اسسٹنٹ پروفیسر	01	(1) 11-9-2000
8۔	اردو	لیکچرار	01	(1) 6-5-2003

9۔	شماریات	لیکچرار	01	6-2-2003 (1)

(ج) اس وقت کالج میں طلباء کی انرولمنٹ 1842 ہے اس کی مضمون وار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ البتہ چند ایک مضامین میں اساتذہ کی کمی کی وجہ سے طالبات داخلہ نہ لے سکیں۔

(د) حال ہی میں حکومت پنجاب نے 524۔ ایڈہاک لیکچرارز کو ریگولرائز کر کے پنجاب کے مختلف کالجوں میں خالی اسامیوں پر تعینات کر دیا ہے۔ مزید برآں باقی ماندہ خالی اسامیوں کو پُر کرنے کے لئے پالیسی زیر غور ہے جیسے ہی یہ پالیسی تشکیل پا جائے گی اس پر عملدرآمد شروع کر دیا جائے گا اور تمام خالی اسامیاں پُر کر دی جائیں گی۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جز (ب) میں انہوں نے جواب دیا ہے کہ مذکورہ کالج میں اساتذہ کی درج ذیل اسامیاں خالی ہیں۔ اس میں یہاں یہ بات بھی زیر نظر رہے کہ بہاولنگر، چشتیاں میں یہ واحد کالج ہے۔ اب اس میں جو انہوں نے خود فگرز دیئے ہیں اس میں انگلش کی اسسٹنٹ پروفیسر کی تین اسامیاں ہیں اور 1995-9-1 یعنی دس سال سے دو خالی ہیں۔ اسی طرح ایسوسی ایٹ پروفیسر ایجوکیشن کی ایک اسامی ہے اور وہ 1995-9-1 سے خالی ہے۔ اکنامکس کے اسسٹنٹ پروفیسر کی 1996-9-3 سے، ہوم اکنامکس کی 1996-6-25 سے خالی ہے۔ یہ اس شہر کا واحد کالج ہے اور اس میں نو اور دس سال سے جو اسامیاں خالی ہیں تو محکمہ کی اس میں کیا کارکردگی ہے، یہ کیا کر رہے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری برائے تعلیم!

پارلیمانی سیکرٹری برائے تعلیم: جناب سپیکر! اصل میں کالج برائے خواتین بہاولنگر چشتیاں روڈ کا ہو یا اور کوئی کالج ہو، کافی ایسے کالجز ہیں جہاں اسامیاں خالی ہیں لیکن آہستہ آہستہ حکومت پنجاب ان کو پُر کرنے کے لئے کام کر رہی ہے۔ میں نے پہلے بھی عرض کیا ہے کہ پبلک سروس کمیشن نے کافی ریکروٹمنٹ کی ہے۔ اصل میں ہوتا یہ ہے کہ اب چونکہ کنٹریکٹ پر ہے تو specific post کے خلاف تقرری ہوتی ہے۔ جتنی بھی بقایا اسامیاں رہ گئی ہیں انشاء اللہ تعالیٰ حکومت پنجاب جلد ہی ان کو fill کر دے گی۔

حاجی محمد اعجاز: ضمنی سوال۔

جناب سپیکر: جی، حاجی اعجاز صاحب!

حاجی محمد اعجاز: شکریہ۔ جناب سپیکر! اس سوال کے جز (ج) میں کہا گیا ہے کہ چند ایک مضامین میں اساتذہ کی کمی کی وجہ سے طالبات داخلہ نہیں لے سکیں، وہ کونسے مضامین ہیں جن کے اساتذہ وہاں نہیں ہیں اور طالبات نے داخلہ لے لیا ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری برائے تعلیم!

پارلیمانی سیکرٹری برائے تعلیم: جناب سپیکر! اصل میں پوچھا گیا تھا کہ کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ کالج میں کئی مضامین کی لیکچرارز نہ ہونے کی وجہ سے طالبات داخلہ لینے سے قاصر ہیں۔ اس میں کچھ مضامین ایسے تھے جس میں داخلہ نہیں لیا جا سکا، اس میں نفسیات کا مضمون ہے اس وقت کوئی لیکچرار مقررہ سیٹوں کے مطابق نہیں ہے۔ دو ہی سیٹیں تھیں اور وہ دونوں خالی ہیں۔

جناب سپیکر: گوندل صاحب! کوشش کریں کہ ایسی سیٹیں جن کی وجہ سے بچے داخلہ ہی نہیں لے پاتے تو ان کو جلد سے جلد fill up کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے تعلیم: جناب سپیکر! میں نے عرض کیا ہے کہ سکول ہو یا کالج ہو، یہ 100 فیصد تقرریاں انشاء اللہ جلد از جلد کی جائیں گی۔

حاجی محمد اعجاز: جناب سپیکر! نفسیات کی سیٹیں 1999 سے خالی ہیں اور جن طلباء نے نفسیات میں داخلہ لینا تھا وہ داخلہ نہیں لے سکے ان بیچاروں کا کیا قصور ہے؟

جناب سپیکر: میں نے ان کو کہہ دیا ہے کہ ان سیٹوں کو جلدی fill کریں۔

سید احسان اللہ وقاص: جناب سپیکر! میرا ایک ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، شاہ صاحب!

سید احسان اللہ وقاص: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ ایف۔اے اور بی۔اے میں جو لازمی مضامین ہیں جو ہر صورت میں ہر بچی کو پڑھنا پڑتے ہیں جس میں انگلش، اردو اور اسلامیات کے مضامین ہیں۔ یہ تین مضامین کے بارے میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ انگلش کی دو اسامیاں 1995 سے خالی ہیں، اردو کے لیکچرار کی اسامی بھی 2003 سے خالی ہے اور اسلامیات کے اسسٹنٹ پروفیسر کی اسامی 2000 سے خالی ہے۔ یہ جو لازمی مضامین ہیں جن کو ہر بچی نے لازماً پڑھنا ہے ان اسامیوں کو priority پر fill کرنے کا کیا انتظام کیا جا رہا ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری برائے تعلیم!

پارلیمانی سیکرٹری برائے تعلیم: جناب سپیکر! میں نے پہلے بھی عرض کیا ہے کہ حکومت پنجاب اس لحاظ سے اس مسئلے کی اہمیت کو سمجھتی ہے اور ان اسامیوں کو fill کرنے کے لئے پہلے بھی درخواستیں طلب کی گئی تھیں۔ اب مسئلہ یہ ہے کہ یہ چونکہ ایڈہاک پر تقرری ہوتی ہے اور against specific پوسٹ ہوتی ہے تو جو امیدوار بھی اس پوسٹ کے لئے apply کرتا ہے، اگر وہ معیار پر پورا اترے تو اس کی تقرری کی جاتی ہے۔ انشاء اللہ بہاولنگر، چشتیاں یا جو بھی ہمارے دور دراز کے علاقے ہیں وہاں پر جلد تقرریاں کر دی جائیں گی۔

ڈاکٹر اسد اشرف: ضمنی سوال۔

جناب سپیکر: جی، ڈاکٹر اسد اشرف صاحب!

ڈاکٹر اسد اشرف: جناب سپیکر! یہاں پر میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ 524 ایڈہاک لیکچرارز کو ریگولر کر کے مختلف کالجوں میں تعینات کر دیا گیا ہے۔ باقی ماندہ ایڈہاک لیکچرارز کے بارے میں حکومت کوئی اقدام اٹھا رہی ہے کہ ان کو بھی اسی طرح سے ریگولر کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری برائے تعلیم!

پارلیمانی سیکرٹری برائے تعلیم: جناب سپیکر! یہ تو ایک specific کالج کے متعلق سوال پوچھا گیا تھا۔ اب وہ کسی اور شہر کے کالج یا کسی ادارے کے لئے پوچھنا چاہتے ہیں تو fresh question دے دیں۔ انشاء اللہ اس کے مطابق ہم جواب دیں گے۔

جناب سپیکر: جنرل پالیسی کیا ہے، محکمہ اس بارے میں کیا سوچ بچار کر رہا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے تعلیم: جناب سپیکر! جنرل پالیسی یہ ہے کہ پبلک سروس کمیشن کو ہم ریکوزیشن دیتے ہیں کہ ہماری اتنی سیٹیں خالی ہیں، وہی درخواستیں طلب کرتے ہیں اور ان کے معیار کے مطابق جو امیدوار پورا اترتے ہیں وہ ان کی تقرری اسی پوسٹ کے مطابق کر دیتے ہیں اور محکمہ تعلیم پبلک سروس کمیشن کی ہدایت کے مطابق ان کی تقرری کر دیتا ہے۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ اگلا سوال محترمہ نور النساء ملک صاحبہ کا ہے۔

چودھری اصغر علی گجر: ان کے ایماء پر۔ سوال نمبر 2962۔ (معزز رکن نے محترمہ نور النساء ملک کے ایماء پر طبع شدہ سوال نمبر 2962 دریافت کیا)

صوبہ کے ہائر سیکنڈری سکولوں میں سبجیکٹ سپیشلسٹ
کی خالی اسامیاں اوران پر تعیناتی کا مسئلہ

*2962 : محترمہ نورالنساء ملک: کیاوزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت نے صوبہ کے ہائر سیکنڈری سکولوں میں سبجیکٹ سپیشلسٹ تعینات کئے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ تاحال کئی ہائر سیکنڈری سکولوں میں سبجیکٹ سپیشلسٹ کی اسامیاں خالی ہیں۔تعداد بتائی جائے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ضلع فیصل آباد کے چند ہائر سیکنڈری سکولوں میں بھی سبجیکٹ سپیشلسٹ کی اسامیاں خالی ہیں۔تعداد بتائی جائے؟

(د) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت صوبہ کے تمام ہائر سیکنڈری سکولوں میں خالی اسامیوں کو پر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے،اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو وجوہات کیا ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے تعلیم:

(الف) درست ہے۔

(ب) اس وقت صوبہ کے ہائر سیکنڈری سکولوں میں سبجیکٹ سپیشلسٹ کی 2676 اسامیاں خالی ہیں۔

(ج) ضلع فیصل آباد کے ہائر سیکنڈری سکولوں میں سبجیکٹ سپیشلسٹ کی 180 اسامیاں خالی ہیں۔

(د) حکومت صوبہ کے تمام ہائر سیکنڈری سکولوں میں سبجیکٹ سپیشلسٹ کی خالی اسامیوں کو پر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اس مقصد کے لئے وقتاً فوقتاً in service S.S.Ts کی ترقی اور ڈائریکٹ بھرتی کی جاتی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟(شوروغل)

چودھری اصغر علی گجر: جناب سپیکر! پہلے House in order کروائیں۔

جناب سپیکر: آرڈر پلیز۔

چودھری اصغر علی گجر: میں اپنے ضمنی سوال میں راجہ بشارت صاحب کی توجہ بھی مبذول کراؤں

گا۔ سوال کے جز (ب) کا جواب دیا گیا ہے کہ ہائر سیکنڈری سکول میں 2676 اسامیاں خالی ہیں یعنی پنجاب کے اندر ہائر سیکنڈری سکولوں میں 2676 اسامیاں خالی ہیں آپ اس سے اندازہ کریں کہ کالجوں کے اندر کتنی ہیں؟ یہی ہر سوال میں رونا رویا جا رہا ہے۔ میں یہی کہتا ہوں کہ حکومت پنجاب اس پر اپنی واضح پالیسی بتائے کہ کالجوں میں اگر انہوں نے سیٹیں ہی پر نہیں کرنی، اگر اساتذہ کو ہی نہیں بھیجنا، لیکچرارز کو نہیں بھیجنا تو پھر پڑھائی کیسے ہو گی؟ یہ اپنی main پالیسی دیں کہ یہ کب تک کم از کم کالجوں کے اندر تمام اسامیوں کو پُر کر دیں گے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری برائے تعلیم!

چودھری اصغر علی گجر: جناب سپیکر! اس کا جواب اگر راجہ صاحب دیں تو ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: نہیں، یہ تعلیم سے متعلقہ ہے۔

چودھری اصغر علی گجر: جناب سپیکر! پہلے راجہ صاحب نے شاید میری بات نہیں سنی میں دوبارہ repeat کر دیتا ہوں کہ اس وقت کالجوں اور سکولوں میں اسامیاں خالی ہونے کے متعلق ذکر ہوتا رہا ہے۔ اب ایک سوال آیا ہے اور اس میں جواب یہ آیا ہے کہ پنجاب میں ہائر سیکنڈری سکولوں میں 2676 اسامیاں خالی پڑی ہیں اور اسی طرح کالجوں کی ہزاروں اسامیاں خالی پڑی ہیں۔ اب جیسا کہ بچیاں اور بچے سکولوں میں جاتے ہیں۔ میں اپنے لیہ کی بات کرتا ہوں کہ لیہ میں کوئی بچی بی۔ایس۔سی سائنس نہیں کر سکتی حالانکہ وہاں پر یہ سبجیکٹ ہے مگر ٹیچر نہیں ہے۔ اسی طرح انگلش کے لئے ایک مرد کو بچیوں کو پڑھانے کے لئے ہائیر کیا ہوا تھا۔ میں یہ کہتا ہوں کہ حکومت پنجاب اس تکلیف دہ بات کو ختم کرنے کے لئے کیا پالیسی رکھتی ہے اور کب تک کالجوں میں ان اسامیوں کو پُر کر دیا جائے گا جن کی تعداد ہزاروں میں ہے اور کالج ویران پڑے ہیں، آپ اس کی گارنٹی دیں اور آپ پورے ایوان کو اعتماد دلائیں کہ پنجاب میں کالجوں اور ہائر سیکنڈری سکولوں میں کم از کم اتنے عرصے میں یہ خالی اسامیاں پُر کر لی جائیں گی؟

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون صاحب آپ اس پر کچھ کہنا چاہیں گے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! محترم گجر صاحب کی بات درست ہے کہ کالجوں اور سکولوں میں بے شمار اسامیاں ایسی ہیں جو خالی پڑی ہیں۔ جہاں تک کالجوں کا تعلق ہے یہاں پر بھرتی پنجاب پبلک سروس کمیشن کے ذریعے سے ہوتی تھی اور کمیشن نے بارہا دفعہ advertisement

کروائی لیکن ہم مطلوبہ تعداد میں اسامیاں پُر نہیں کر سکے کیونکہ تنخواہوں میں کمی کے باعث applicants کم ہوتے تھے لیکن اب حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ اب ہم نے ان کی تنخواہیں بڑھا دی ہیں اور اب اس بات کی توقع ہے کہ زیادہ لوگ اس طرف رجوع کریں گے اور آئیں گے۔ جہاں تک سکولوں کی اسامیوں کا تعلق ہے تو across the board تمام ڈسٹرکٹ گورنمنٹس کو ہدایات جاری کر رہے ہیں کہ جو جو اسامیاں ان کے اپنے ضلع میں خالی ہیں ان کو پُر کریں۔ تنخواہیں بڑھانے کے متعلق جو بات ہوئی ہے تو ضلع کی سطح پر دس ہزار روپے بڑھایا جا رہا ہے اور تحصیل ہیڈکوارٹر پر بارہ ہزار کیا جا رہا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ اس سے اساتذہ کو ایک incentive ملے گا اور زیادہ ٹیچرز آئیں گے اور یقینی بات ہے کہ جب زیادہ لوگ apply کریں گے تو انشاء اللہ تعالیٰ یہ کمی دور ہو جائے گی۔

سردار امجد حمید خان دستی: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

سردار امجد حمید خان دستی: جناب سپیکر! میں نے کل بھی گزارش کی تھی کہ آپ ممبران کے حقوق کے custodian ہیں۔ میری ممبر کی حیثیت سے یہ ساتویں turn ہے۔ میں نے چھ turns میں یہ کبھی نہیں دیکھا کہ وزیر غیر حاضر ہو اور پارلیمانی سیکرٹری جواب دے رہا ہو۔ پارلیمانی سیکرٹری بے چارے کیا کریں؟ ایجوکیشن سیکرٹری کی طرف سے چٹ آ رہی تھی مگر درمیان میں لاء منسٹر نے اس چٹ کو دبوچ لیا کہ مجھے دے دیں میں اس کا جواب دوں گا، اس بے چارے پارلیمانی سیکرٹری کو خراب نہ کرو۔ میری ساری بات سن لیں تاکہ آپ کا کام مکمل ہو۔ کچھ وزراء بے چارے نالائق ہیں وہ آنا نہیں چاہتے اور جواب نہیں دینا چاہتے، وہ تیار ہو کر نہیں آتے۔ کچھ وزراء ایسے ہیں جو میرے ساتھ رہے ہیں وہ قابل بھی ہیں، تجربہ بھی رکھتے ہیں [*****] یہ سعید اکبر صاحب بیٹھے ہیں میں نے ان سے ایک جیل وارڈن کے تبادلہ کے متعلق تین دفعہ گزارش کی۔ انہوں نے ہر دفعہ فرمایا کہ میرے پی اے کو چٹ دے دیں۔ آج اس بات کو مہینہ ہو گیا ہے کہ جیل وارڈن ان سے تبدیل نہیں ہو سکا۔ یہاں پر ہمارے وزیر صحت بیٹھے ہیں میں نے ان سے گزارش کی تھی کہ ہمارے ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتال میں کارڈیالوجی کا کوئی ڈاکٹر نہیں ہے۔ یکے بعد دیگرے چار پانچ اموات ہو گئیں لیکن یا تو ان کی کوئی سنتا نہیں یا انہوں نے خود آج تک وہاں پر کوئی ڈاکٹر نہیں بھیجا۔ [*******]

---

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب سپیکر: یہ الفاظ میں کارروائی سے حذف کرتا ہوں۔

سردار امجد حمید خان دستی: ان کا علاج گورنمنٹ نے یہ کیا ہے کہ ان کے علاج کے لئے الاؤنس بڑھا دیا تاکہ ان کے دماغ ٹھیک ہوں۔

وزیر جیل خانہ جات: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر جیل خانہ جات: جناب سپیکر! میرے محترم بزرگ امجد حمید دستی صاحب نے دو تین پوائنٹس پر بات کی۔ انہوں نے کہا کہ ایک تو منسٹر کے سوالات ہیں اور پارلیمانی سیکرٹری جواب دے رہا ہے۔ آپ Rules of procedure نکال کر دیکھ لیں کہ پارلیمانی سیکرٹری کا function ہی پارلیمنٹ میں ہے کہ اگر وزیر صاحب موجود نہیں ہیں یا باہر tour پر ہیں یا وزیر موجود ہے تو وہ چاہتا ہے کہ پارلیمانی سیکرٹری جواب دے۔ پارلیمانی سیکرٹری کی appointment ہی اسی لئے رکھی گئی ہے کہ وہ پارلیمنٹ کے affairs کو deal کرے اور پارلیمنٹ میں کوئی سوال یا دیگر کوئی کارروائی ہو تو وہ اس کو deal کرے۔ دستی صاحب نے ایک وارڈن کی بات کی ہے۔ وارڈن کی problem یہ ہے کہ اس وارڈن کا ہوم ڈسٹرکٹ مظفر گڑھ ہے، ہمارے جیل رولز میں ہے کہ ہوم ڈسٹرکٹ میں وارڈن نہیں لگ سکتا اس لئے اس کا تبادلہ نہیں ہو سکا ورنہ میں نے کبھی بھی کسی دوست کو انکار نہیں کیا۔ شکریہ

(اس مرحلہ پر جناب ڈپٹی سپیکر کرسئ صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب ڈپٹی سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے تعلیم: میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بقیہ سوالات کی جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

گوجرانوالہ میں بھرتی کئے گئے غیر تربیت یافتہ اساتذہ کو ریگولر کرنا

*1991: شیخ تنویر احمد: کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ڈائریکٹر سیکنڈری ایجوکیشن گوجرانوالہ نے 1990 میں بی۔ایس۔سی پاس غیر تربیت یافتہ اساتذہ کی تقرری بطور ایس۔ایس۔ٹی کی تھی نیز تقرری کے احکامات میں انہیں تین سال کے اندر بی۔ایڈ کا امتحان پاس کرنا مشروط قرار دے دیا گیا تھا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ پنجاب یونیورسٹی کے زیر اہتمام امتحان برائے بی۔ایڈ منعقدہ اکتوبر 1994 میں پاس ہونے والے اساتذہ کی اکثریت کو ریگولر گریڈ ایس۔ایس۔ٹی دے دیا گیا تھا جبکہ باقی چند ایک اساتذہ پچھلے آٹھ سالوں سے سیکرٹریٹ (ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ) کے چکر لگا لگا کر تھک ہار گئے ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ متذکرہ اساتذہ حصول گریڈ کے لئے جب بھی جس سیکرٹری ایجوکیشن کی خدمت میں درخواست لے کر حاضر ہوتے ہیں تو ان کی درخواستوں پر "Pl. put up within 7 days" لکھ کر سیکشن میں بھجوا دی جاتی رہی ہیں۔ جہاں سے ہر دفعہ یہی جواب آتا ہے کہ فائل نمبری SO-SIII-2-10/97 گمشدہ ہے جونہی ملی تو put up کر دیا جائے گا؟

(د) اگر جز ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت آٹھ سالوں سے A.E.Os، D.E.Os، E.D.Os اور سیکرٹری ایجوکیشن کے مختلف سیکشنوں میں دھکے کھانے والے صوبہ کے چند بی۔ایس۔سی، بی۔ایڈ اساتذہ کو دیگر اساتذہ کی طرح ریگولر گریڈ S.S.T دیئے جانے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

وزیر تعلیم:

(الف) یہ درست ہے کہ ڈائریکٹر سیکنڈری ایجوکیشن گوجرانوالہ نے B.Sc پاس غیر تربیت یافتہ ان S.S.T کی بھرتی کی تھی اور ان کے احکامات سے انہیں تین سال کے اندر B.Ed. کا

امتحان پاس کرنے کی پابندی بھی لگائی تھی۔

(ب) یہ درست ہے کہ بی۔ایڈ کا امتحان منعقدہ اکتوبر 1994 میں پاس ہونے والے اساتذہ کو ریگولر گریڈ ایس۔ایس۔ٹی دے دیا گیا تھا اور اب ضلع گوجرانوالہ (سیکنڈری ونگ) میں کوئی بھی ایسا ایس۔ایس۔ٹی (زنانہ / مردانہ) نہ ہے جسے ریگولر نہ کیا گیا ہو۔ جب غیر تربیت یافتہ ایس۔ایس۔ٹی رہا ہی نہیں تو ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ آ کے چکر لگانے کی ضرورت ہی نہ ہے۔

(ج) دفتری طریق کار کے مطابق درخواست کو پراسیس کیا جاتا ہے۔ جس کے لئے افسران بالا درخواست ضروری کارروائی کے لئے متعلقہ سیکشن کو بھجوا دیتے ہیں۔

(د) ضلع گوجرانوالہ D.E.O(SE) میں اس وقت کوئی بھی سیکنڈری سکول ٹیچر زنانہ و مردانہ غیر تربیت یافتہ نہ ہے۔

جماعت اول سے عربی بحیثیت لازمی مضمون کا اجراء

*2964: **محترمہ نورالنساء ملک:** کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت نے صوبہ کے تمام پرائمری سکولوں میں پہلی جماعت سے انگریزی کو لازمی تعلیم قرار دیا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ پہلی جماعت سے لے کر بی۔اے تک اردو کو بھی لازمی قرار دیا گیا ہے؟

(ج) اگر جز ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت انگریزی اور اردو کے ساتھ ساتھ عربی (قرآن) کو بھی پہلی جماعت سے لازمی تعلیم قرار دینے کو تیار ہے۔ اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو کیوں؟

وزیر تعلیم:

(الف) درست ہے۔

(ب) اس حد تک درست ہے کہ اردو کو بارہویں جماعت تک لازمی قرار دیا گیا ہے۔

(ج) کلاس اول تا کلاس بارہویں قرآنی تعلیمات / اسلامیات کی تدریس لازمی قرار دی گئی ہے جبکہ کلاس ششم تا ہشتم عربی بطور لازمی مضمون پڑھائی جاتی ہے۔ کلاس نہم تا بی۔اے عربی بطور اختیاری مضمون بھی پڑھی جا سکتی ہے۔

ضلع جھنگ۔ گرلز و بوائز ہائی سکولوں کی تعداد اور انگلش و سائنس ٹیچرز کی تفصیلات

*2986: جناب ظہور احمد ساجد جنجوعہ: کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع جھنگ میں گرلز اور بوائز ہائی سکولز کتنے ہیں؟

(ب) کتنے ایسے گرلز اور بوائز ہائی سکولز ہیں جن میں انگلش اور سائنس ٹیچرز نہیں ہیں ان کی تفصیل مع سکول کا نام بتایا جائے؟

(ج) اگر جز ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت پنجاب کب تک ان سکولوں میں انگلش اور سائنس ٹیچرز تعینات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو کیوں؟

وزیر تعلیم:

(الف) ضلع جھنگ میں 116 بوائز اور 47 گرلز ہائی سکول کام کر رہے ہیں۔

(ب) 14 بوائز اور 13 گرلز ہائی سکول جن میں سائنس ٹیچرز نہیں ہیں کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ تاہم ایسا کوئی بوائز/گرلز سکول نہیں ہے جس میں انگلش کی تدریس کے لئے مدرس موجود نہ ہو۔

(ج) سر دست بھرتی اور تبادلوں پر پابندی عائد ہے۔ پابندی کے خاتمہ پر مذکورہ سکولوں میں سائنس ٹیچرز تعینات کئے جانے کے اقدامات کئے جا سکیں گے۔

ضلع بہاولپور میں ہائر سیکنڈری سکولز میں S.S کی منظور شدہ اور خالی اسامیوں کی تفصیلات

*2994: ملک محمد اقبال چنڑ: کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع بہاولپور میں کتنے ہائر سیکنڈری سکول ہیں ان کے نام اور جگہ تحصیل وار فراہم کی جائے؟

(ب) ان ہائر سیکنڈری سکولوں میں S.S کی منظور شدہ اور خالی اسامیوں کی تفصیل سکول وائز فراہم کی جائے؟

(ج) اس وقت کتنے ہائر سیکنڈری سکولوں میں S.S کی مطالعہ پاکستان اور ہسٹری کی اسامیاں خالی ہیں ان سکولوں کے نام اور اسامیوں کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(د) کیا حکومت ان سکولوں میں S.S کی خالی اسامیاں پر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر تعلیم:

(الف) ضلع بہاولپور میں درج ذیل 5 مردانہ اور 4 زنانہ (کل 9) ہائر سیکنڈری سکول کام کر رہے ہیں:۔

1۔ گورنمنٹ بوائز عباسیہ ہائر سیکنڈری سکول ماڈل ٹاؤن A بہاولپور
2۔ گورنمنٹ گرلز ہائر سیکنڈری سکول چاہ فتح خان بہاولپور
3۔ گورنمنٹ گرلز ہائر سیکنڈری سکول سیٹلائٹ ٹاؤن بہاولپور
4۔ گورنمنٹ بوائز ہائر سیکنڈری سکول مبارک پورہ، تحصیل احمد پور شرقیہ
5۔ گورنمنٹ بوائز ہائر سیکنڈری سکول چنی گوٹھ، تحصیل احمد پور شرقیہ
6۔ گورنمنٹ گرلز ہائر سیکنڈری سکول اوچ شریف، تحصیل احمد پور شرقیہ
7۔ گورنمنٹ گرلز ہائر سیکنڈری سکول یزمان
8۔ گورنمنٹ بوائز فاضل ہائر سیکنڈری سکول خیر پور ٹامیوالی
9۔ گورنمنٹ بوائز ہائر سیکنڈری سکول چک نمبر 188 مراد حاصل پور

(ب) ان ہائر سیکنڈری سکولوں میں S.S کی منظور شدہ اور خالی اسامیوں کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

نمبر شمار و نام سکول	منظور شدہ اسامیاں	خالی اسامیاں
1۔ گورنمنٹ بوائز عباسیہ ہائر سیکنڈری سکول ماڈل ٹاؤن A بہاولپور	15	۔
2۔ گورنمنٹ گرلز ہائر سیکنڈری سکول چاہ فتح خان بہاولپور	15	2
3۔ گورنمنٹ گرلز ہائر سیکنڈری سکول سیٹلائٹ ٹاؤن بہاولپور	15	2
4۔ گورنمنٹ بوائز ہائر سیکنڈری سکول مبارک پورہ، تحصیل احمد پور شرقیہ	15	4
5۔ گورنمنٹ بوائز ہائر سیکنڈری سکول چنی گوٹھ، تحصیل احمد پور شرقیہ	15	5
6۔ گورنمنٹ گرلز ہائر سیکنڈری سکول اوچ شریف، تحصیل احمد پور شرقیہ	15	6
7۔ گورنمنٹ گرلز ہائر سیکنڈری سکول یزمان	15	2
8۔ گورنمنٹ بوائز فاضل ہائر سیکنڈری سکول خیر پور ٹامیوالی	15	4
9۔ گورنمنٹ بوائز ہائر سیکنڈری سکول چک نمبر 188 مراد حاصل پور	15	6

(ج) گورنمنٹ گرلز ہائر سیکنڈری سکول اوچ شریف میں S.S، مطالعہ پاکستان جب کہ گورنمنٹ بوائز ہائر سیکنڈری سکولز مبارک پور، چنی گوٹھ اور فاضل خیر پور ٹامیوالی میں

S.S ہسٹری کی اسامیاں خالی ہیں۔

(د) S.S کی نئی بھرتی یا تبادلوں پر عائد پابندی کے خاتمے پر ان سکولوں میں موجود خالی اسامیاں پر کرنے کے لئے اقدامات کئے جائیں گے۔

ڈپٹی۔ڈی۔ای۔او شیخوپورہ کے کوائف اور سروس ریکارڈ کی تفصیل

*2998: جناب یاسر عرفات خان جتوئی: کیا وزیر تعلیم از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) افتخار احمد نواز ورک Dy.D.E.O شیخوپورہ محکمہ تعلیم میں کب اور کس حیثیت سے بھرتی ہوا اس کی تعلیمی قابلیت، نام، ولدیت اور ڈومی سائل کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) بھرتی سے آج تک اہلکار موصوف کس کس جگہ اور کس کس حیثیت سے فرائض سرانجام دے چکا ہے اور شیخوپورہ میں کب سے تعینات ہے تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) کیا اہلکار موصوف کے زیر استعمال سرکاری گاڑی ہے اگر ہے تو کب سے زیر استعمال ہے گاڑی کا نمبر اور ماڈل بیان فرمائیں؟

(د) بھرتی کے وقت اہلکار موصوف کی کتنی جائیداد تھی اور اب کتنی جائیداد ہے مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

(ہ) بھرتی سے آج تک اہلکار موصوف نے جو سرکاری فنڈز استعمال کئے ان کی تفصیل فراہم کی جائے نیز کیا اہلکار کے زیر استعمال سرکاری گھر بھی ہے اگر ہے تو کس جگہ اور کب سے الاٹ ہوا ہے مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

(و) کیا بھرتی کے وقت اہلکار موصوف کی تعلیمی اسناد کی تصدیق متعلقہ اداروں سے کرائی گئی تھی تو تفصیل فراہم کی جائے اگر نہیں تو اس کے ذمہ دار آفیسرز کے نام، عہدہ، گریڈ اور موجودہ تعیناتی کی تفصیل بیان فرمائیں؟

وزیر تعلیم:

(الف) افتخار احمد نواز ورک محکمہ تعلیم میں 1991-5-23 کو بطور ماہر مضمون ایجوکیشن بھرتی ہوا اس کی تعلیمی قابلیت ایم۔اے ایجوکیشن، ولدیت چودھری محمد نواز ورک اور ڈومیسائل ضلع شیخوپورہ کا ہے۔

(ب) افتخار احمد نواز ورک ضلع شیخوپورہ میں 1997-7-27 سے آج تک تعینات ہے۔
بھرتی سے آج تک اس کی تعیناتی کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1-ماہر مضمون گورنمنٹ کالج برائے ایلیمنٹری ٹیچرز گجرات	23-05-91 تا 26-07-97
2-ڈپٹی ڈی ای او تحصیل فیروزوالا ضلع شیخوپورہ	27-07-97 تا 24-08-98
3-سینئر ہیڈماسٹر، نواں پنڈ تحصیل و ضلع شیخوپورہ	25-08-98 تا 25-06-2000
4-ڈپٹی ڈی ای او تحصیل فیروزوالا	26-06-2000 تا 17-01-03
5-ڈپٹی ڈی ای او تحصیل شیخوپورہ	18-01-03 تا 22-11-03
6-سینئر ہیڈماسٹر گورنمنٹ ہائی سکول جنڈیالہ شیر خان	22-11-03 تا حال

(ج) مذکورہ اہلکار کے زیر استعمال کبھی کوئی سرکاری گاڑی نہیں رہی۔

(د) بھرتی کے وقت مذکورہ اہلکار کی کوئی جائیداد نہ تھی جبکہ اس وقت ٹیوٹا کرولا 86 ماڈل کار مالیت 3,50,000 روپے اس کی ملکیت ہے۔ اس کے علاوہ مذکورہ آفیسر کی بیوی کے نام ہاؤسنگ کالونی شیخوپورہ میں گھر ہے۔ جس کی مالیت 12,70,000 روپے ہے۔

(ہ) بھرتی سے آج تک اہلکار موصوف نے جو سرکاری فنڈز بسلسلہ پرچیز آف سٹیشنری برائے پرائمری و مڈل مدارس استعمال کئے ان کی تفصیل درج ذیل ہے۔

حیثیت	سال	مالیت
1-ڈپٹی۔ڈی۔ای۔او فیروزوالہ	1997-98	2,60,000
2-ڈپٹی۔ڈی۔ای۔او فیروزوالہ	2000-01	2,49,993
3--ایضاً	2001-02	2,10,750
4-ڈپٹی۔ڈی۔ای۔او شیخوپورہ	2002-03	7,18,983

نیز اہلکار موصوف کے زیر استعمال سرکاری گھر نہ ہے۔

(و) مذکورہ اہلکار پنجاب پبلک سروس کمیشن کے ذریعہ بھرتی ہوا لہذا محکمہ تعلیم نے اس کی اسناد کی تصدیق نہ کرائی۔

2002 میں کنٹریکٹ پر بھرتی لیکچرارز کے لئے سہولیات کی فراہمی

*3012: رانا آفتاب احمد خان: کیا وزیر تعلیم از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ 2002 میں پنجاب پبلک سروس کمیشن کے ذریعے کنٹریکٹ پر لیکچرارز کی بھرتی کی گئی تھی، اگر ہاں تو ان کی تعداد کیا ہے؟ اور ان میں سے کتنے امیدواروں

نے سروس جوائن کی تھی اوراب ان کی تعداد کیا ہے۔ تفصیل سے ایوان کوآگاہ کیاجائے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ متذکرہ لیکچرارز کو بنیادی سکیل کے مطابق 6210 روپے ماہانہ تنخواہ دی جارہی ہے اور کوئی میڈیکل الاؤنس، جی۔پی فنڈ، ہاؤس رینٹ، بیماری اور زچگی کی رخصت تک نہیں دی جارہی۔ نیزان کو دور دراز کے علاقوں میں تعینات کیا گیاہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ 1999 میں بھرتی کئے گئے لیکچرارز کو متذکرہ سہولتیں / مراعات دی جارہی ہیں۔ مگر 2002 میں بھرتی کئے گئے متذکرہ تمام ایڈہاک لیکچرارز کو جسٹس جناب اعجاز نثار کمیشن رپورٹ کے مطابق نہ تو مستقل کیا جارہاہے اور نہ ہی انہیں کوئی دیگر سہولتیں / مراعات دی جارہی ہیں؟

(د) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت پنجاب پبلک سروس کمیشن کا امتحان پاس کرنے والے ان لیکچرارز کو مستقل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر تعلیم:

(الف) 2002 میں 722 کنٹریکٹ لیکچرارز (مردانہ) بھرتی کئے گئے جن میں سے 499 نے جوائن کیا اور 745 کنٹریکٹ لیکچرارز (خواتین) بھرتی کی گئیں جن میں سے 498 نے جوائن کیا۔ کل بھرتی کئے گئے لیکچرارز (مرد و خواتین) کی تعداد 1467 ہے اور ان میں سے 997 نے جوائن کیا ہے۔

(ب) متذکرہ لیکچرارز کو بنیادی سکیل کے مطابق 6210 روپے ماہانہ تنخواہ دی جارہی ہے اور ان کو بیماری اور زچگی کی رخصت کی سہولت بھی مہیا ہے۔ البتہ میڈیکل الاؤنس جی۔پی فنڈ اور ہاؤس رینٹ نہیں دیا جارہا کیونکہ یہ پنجاب سول سرونٹس ایکٹ 1974 کے سیکشن 2(1)(b)(ii) کے تحت سرکاری ملازمین کے زمرے میں نہیں آتے۔ جہاں تک دور دراز علاقوں میں تعیناتی کا تعلق ہے اس سلسلے میں پنجاب پبلک سروس کمیشن کے اشتہار میں ہی واضح طور پر بیان کر دیا گیا تھا کہ کن کن اضلاع میں کس کس مضمون کی کتنی اسامیاں موجود ہیں اور ان مشتہر اسامیوں پر تقرری کے لئے امیدواران نے اپنی درخواستیں پنجاب پبلک سروس کمیشن میں جمع کروائی تھیں۔

(ج) 1999 سے پہلے جن لیکچرارز کو بھرتی کیا گیا تھا ان کو تمام مراعات دی جا رہی ہیں کیونکہ وہ پنجاب سول سرونٹس ایکٹ 1974 کے تحت سرکاری ملازمین کے زمرے میں آتے ہیں جہاں تک 2002 میں بھرتی کئے گئے کنٹریکٹ لیکچرارز کا تعلق ہے وہ 1974 کے پنجاب سول سرونٹس ایکٹ کے تحت سرکاری ملازمین کے زمرے میں نہیں آتے ہیں لہذا ان کو مستقل کرنا اور دیگر سہولیات / مراعات دینا قانون کے تحت ممکن نہیں۔

(د) ان لیکچرارز کو ایک مقررہ مدت (پانچ سال) کے لئے طے شدہ شرائط پر بھرتی کیا گیا ہے جن کو وہ تحریری طور پر تسلیم کر چکے ہیں۔ مستقل ان ملازمین کو کیا جاتا ہے جن کی تقرری ابتدائی طور پر عارضی بنیادوں پر کی گئی ہو چونکہ کنٹریکٹ ملازمت قانون کے تحت مستقل نہیں ہو سکتے لہذا ان لیکچرارز کو مستقل کرنے کی کوئی تجویز زیر غور نہیں ہے۔

تحصیل مری و کوٹلی ستیاں راولپنڈی۔ تعلیمی اداروں کے مسائل

*3015: راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ): کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حلقہ پی پی۔1 تحصیل مری اور کوٹلی ستیاں ضلع راولپنڈی کے جملہ تعلیمی اداروں بشمول بوائز / گرلز پرائمری، مڈل و ہائی سکولوں میں کسی جگہ پر بھی اساتذہ کرام حسب ضرورت تعینات نہ ہیں، جملہ تعلیمی اداروں میں منظور شدہ تعداد و اساتذہ کی کمی کی تعداد، سائنس لیبارٹریوں کی تعداد، جملہ تفصیل بیان فرمائیں، نیز اگر کوئی کمی ہے تو یہ کمی کب پوری کی جائے گی؟

(ب) پچھلے 5 سالوں میں حلقہ پی پی۔1 میں کن تعلیمی اداروں کو اپ گریڈ کیا گیا نیز ان میں سے کن سکولوں میں ابھی تک اپ گریڈ ہونے کے باوجود کلاسوں کا اجراء نہ ہو سکا ہے۔ اس کی تفصیل و وجوہات بیان فرمائیں، کب تک ایسے سکولوں میں اگلی کلاسوں کا اجراء ہو جائے گا نیز حلقہ پی پی۔1 میں واقع گرلز / بوائز ہائی سکولوں کے پچھلے 5 سالوں کا میٹرک رزلٹ کتنے فیصد رہا، تفصیل بیان فرمائی جائے؟

وزیر تعلیم:

(الف) یہ درست نہ ہے۔ حلقہ پی پی۔1 تحصیل مری اور کوٹلی ستیاں ضلع راولپنڈی کے بیشتر

سکولوں میں حسب ضرورت اساتذہ تعینات ہیں۔تاہم چند سکولز میں سٹاف کی کمی ہے۔ تقرریوں پر پابندی ختم ہونے کی صورت میں اساتذہ کی کمی کو پورا کر دیا جائے گا۔ حلقہ پی پی۔1 اور کوٹلی ستیاں کے تعلیمی اداروں میں اساتذہ کی منظور شدہ / خالی اسامیوں اور سائنس لیبارٹریز کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) پچھلے پانچ سالوں میں حلقہ پی پی۔1 میں درج ذیل تعلیمی اداروں کو اپ گریڈ کیا گیا مگر پوسٹوں کی منظوری نہ ہو سکنے کے باعث تاحال کلاسز کا اجراء نہیں کیا جا سکا۔ان سکولوں کے لئے اسامیوں کی منظوری کی صورت میں اساتذہ کی تعیناتی کے بعد کلاسز کا اجراء کیا جائے گا۔

پرائمری سے مڈل		مڈل سے ہائی		ہائی سے ہائر	
بوائز	گرلز	بوائز	گرلز	بوائز	گرلز
1۔واہیگل	1۔بنھتی	۔	1۔کھوٹی	1۔بھتیاں	1۔کرور
2۔نمب گراں	2۔سنیہو			2۔درنوئیاں	2۔ملوٹ ستیاں لہتراڑ بالا
3۔سمبلاں گلی	3۔ڈنہ اوائن				
4۔دھن گراں	4۔پھپھڑیل				
5۔گنوئیاں	5۔موہڑہ بڑاہوتر				
6۔بلاورہ	6۔گھوڑاگلی				
7۔نمب بہرمل					
8۔پرنڈلا					
9۔ملوٹ ستیاں					
10۔لویر					
11۔لوہر چلاوڑہ					
12۔کیرل					
13۔برہد					
14۔بیاگا					

حلقہ پی پی۔1 میں واقع گرلز / بوائز ہائی سکولوں کے پچھلے سالوں کے میٹرک رزلٹ کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول کھمباں لاہور کی عمارت کی صورتحال اور کلاسز کا اجراء

*3019: جناب محمد افضل: کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول کھمباں پی پی-160 لاہور کی عمارت کی تعمیر کب، کتنی لاگت سے مکمل ہوئی؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ اس سکول میں ابھی تک کلاسوں کا اجراء نہیں ہوا جس کی وجہ سے سکول کی عمارت پر لوگوں نے ناجائز قبضہ کر رکھا ہے اور اس میں مویشی باندھ رکھے ہیں؟

(ج) کیا حکومت اس سکول کی عمارت کو ناجائز قابضین سے خالی کروانے اور اس میں کلاسوں کا اجراء کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر تعلیم:

(الف) گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول کھمباں پی پی-160 لاہور کی عمارت محکمہ لوکل گورنمنٹ نے تعمیر کی ہے۔ لہذا محکمہ تعلیم مطلوبہ معلومات فراہم کرنے سے قاصر ہے۔

(ب) چونکہ یہ عمارت محکمہ تعلیم کو منتقل نہ کی گئی تھی جس کی وجہ سے کلاسوں کا اجراء نہ کیا جا سکا اور عمارت پر لوگوں نے ناجائز قبضہ کر لیا۔

(ج) سکول کی عمارت کو ناجائز قابضین سے خالی کروا کر اس میں دو معلمات تعینات کر دی گئی ہیں اور اس وقت اس میں باقاعدہ درس و تدریس جاری ہے۔

بوائز ڈگری کالج شاہدرہ لاہور کا رزلٹ و دیگر مسائل

*3027: جناب سمیع اللہ خان: کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ڈگری کالج برائے طلباء شاہدرہ لاہور بی۔اے اور بی۔ایس۔سی کا رزلٹ سالانہ امتحان 2003 میں زیرو فیصد ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ کالج میں طلباء کی انتہائی کم تعداد ڈگری کلاسز میں تعلیم حاصل کر رہی ہے؟

(ج) موجودہ صورتحال میں حکومت کیا مذکورہ کالج کو طلباء کی بجائے طالبات کا ڈگری کالج بنانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر تعلیم:

(الف) درست ہے۔

(ب) درست ہے۔

(ج) ایسی کوئی تجویز ضلعی حکومت کے زیر غور نہ ہے تاہم صوبائی حکومت اس کو گورنمنٹ کالج یونیورسٹی کا Constituent College بنانے پر غور کر رہی ہے۔

محکمہ تعلیم تحصیل چنیوٹ میں ملازمین کے تبادلوں کی تفصیلات

*3031: سید حسن مرتضیٰ: کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) یکم جنوری 2003 سے آج تک محکمہ تعلیم تحصیل چنیوٹ میں کتنے ملازمین کے تبادلے کئے گئے ہیں؟

(ب) اس عرصہ کے دوران کتنے ملازمین کے تبادلے دوران بین کئے گئے ہیں ان کے نام، عہدہ، گریڈ اور سکول کی تفصیل نیز تبادلہ کرنے کی وجوہات اور تبادلہ کرنے والی اتھارٹی کا نام، عہدہ، گریڈ اور تعیناتی کی تفصیل بیان فرمائیں؟

(ج) جن ملازمین کے تبادلے ہوئے ان میں کتنے تبادلوں کے احکامات پر عملدرآمد ہوا اور کتنے orders منسوخ ہوئے؟

(د) ان تبادلہ جات کے ہونے کی وجہ سے کتنے اور کون کونسے سکول ملازمین کے نہ ہونے کی وجہ سے بند ہو گئے ہیں۔ان کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ہ) کیا حکومت جو سکول سٹاف نہ ہونے کی وجہ سے بند ہو گئے ہیں ان میں جلد از جلد سٹاف تعینات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو وجوہات کیا ہیں؟

وزیر تعلیم:

(الف) یکم جنوری 2003 سے آج تک محکمہ تعلیم تحصیل چنیوٹ میں 126 ملازمین کے تبادلے کئے گئے۔

(ب) یہ تمام تبادلے دوران بین اتھارٹی کے احکامات کے تحت کئے گئے۔ جن ملازمین کے تبادلے کئے گئے ان کے نام، عہدہ، گریڈ اور تعیناتی کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) 126 تبادلوں کے احکامات جاری کئے گئے جن میں سے 3 منسوخ کر دیئے گئے۔

(د) ان تبادلہ جات کے باعث کوئی سکول بند نہ ہوا ہے۔

(ہ) مذکورہ تحصیل میں سٹاف نہ ہونے کے باعث کوئی سکول بند نہ ہے۔

گورنمنٹ مڈل سکول چک نمبر 133۔ج۔ب چنیوٹ منظور شدہ اسامیوں کی تفصیلات اور دیگر مسائل

*3032: سید حسن مرتضیٰ: کیا وزیر تعلیم از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) گورنمنٹ مڈل سکول چک نمبر 133۔ج۔ب چنیوٹ پی پی۔74 میں منظور شدہ اسامیوں کی تفصیل گریڈ وائز فراہم کی جائے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس سکول میں تعینات تمام سٹاف کا تبادلہ کر دیا گیا ہے جس کی وجہ سے سکول بند پڑا ہے؟

(ج) اگر جز(ب) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت اس سکول سے تمام ملازمین کے تبادلے کرنے کے ذمہ دار افسران کے خلاف کارروائی کرنے اور اس سکول میں دوبارہ سٹاف تعینات کرنے کو تیار ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر تعلیم:

(الف) گورنمنٹ بوائز مڈل سکول چک نمبر 133۔ج۔ب چنیوٹ پی پی۔74 میں منظور شدہ اسامیوں کی گریڈ وائز تفصیل درج ذیل ہے:۔

اسامی کی قسم	تعداد اسامی	سکیل نمبر
HM/S.S.T	1	16
S.V	2	9
E.S.T	2	9
P.E.T	1	9
A.T	1	9
P.T.C	3	7
درجہ چہارم	3	1

(ب) درست نہ ہے۔

(ج) مذکورہ سکول میں اس وقت صرف عربی ٹیچر کی ایک اسامی خالی ہے اور سکول میں باقاعدگی کے ساتھ درس و تدریس کا عمل جاری ہے لہذا کسی قسم کی مزید کارروائی کی ضرورت نہ ہے۔

ضلع اوکاڑہ میں ٹیچرز کی قواعد کے مطابق پرموشن کا مسئلہ

*3064: محترمہ انجم سلطانہ: کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومتی نوٹیفکیشن نمبر S.O.R-iii-2-2/91 مورخہ 92-4-14 اور E.D.O(EE M) کے آرڈرز نمبر 798/Eii اور 547/Eii بتاریخ 97-5-26 اور 98-10-14 کے تحت ضلع اوکاڑہ میں E.S.T/S.V کی خالی اسامیوں کے لئے 50 فیصد کوٹا پر پی۔ٹی۔سی ٹیچرز کو پرموٹ کیا جا رہا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ 1999 کے بعد E.S.T/S.V کی خالی اسامیاں موجود ہونے کے باوجود مذکورہ نوٹیفکیشن کے مطابق ضلع اوکاڑہ میں مطلوبہ تعلیمی معیار کے حامل کسی بھی P.T.C ٹیچر کو پرموٹ نہ کیا گیا ہے؟

(ج) کیا حکومت ضلع اوکاڑہ میں E.S.T/S.V کی خالی اسامیوں پر مطلوبہ تعلیمی معیار کے حامل P.T.C ٹیچرز کو قواعد کے مطابق ان سروس کوٹا میں پرموٹ کرنے کو تیار ہے اگر نہیں تو وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر تعلیم:

(الف) درست ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے۔ بحوالہ آرڈر نمبر 1943/E-II مورخہ 2001-9-11 اور 495/E-II مورخہ 2002-2-9 کے تحت ان سروس اساتذہ کو ترقی دی گئی ہے۔

(ج) جزہائے بالا میں بیان کئے گئے ان سروس اساتذہ کے علاوہ ضلع اوکاڑہ میں 50 فیصد ان سروس کوٹا میں سے مزید P.T.C ٹیچرز کو E.S.T/S.V کے عہدہ پر ترقی دینے کے لئے مراسلہ نمبری 117/E-II مورخہ 2004-01-22 کے تحت درخواستیں طلب کی گئی ہیں ضروری قانونی تقاضے پورے کرنے کے بعد اہل اساتذہ کو E.S.T/S.V کے عہدہ پر ترقی دے دی جائے گی۔

نصابی کتب کی بروقت فراہمی کے لئے اٹھائے گئے اقدامات

*3079: محترمہ کنول نسیم: کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ ہر سال طلباء کو بروقت نصابی کتب فراہم نہیں کرتا جس سے طلباء کے دو تین ماہ ضائع ہو جاتے ہیں؟

(ب) اگر جز(الف) کا جواب ہاں میں ہے تو آئندہ طلباء کو بروقت نصابی کتب فراہم کرنے کے لئے کیا اقدامات کئے جا رہے ہیں؟

وزیر تعلیم:

(الف) یہ درست نہ ہے۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ سال 2003 میں فیڈرل بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن نے بغیر اطلاع کئے پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ کی کتب adopt کر لیں۔ اس کے علاوہ دیگر صوبوں نے بھی نئے نصاب کی کتب پرنٹ نہ کرائیں۔ ان دونوں وجوہات کے باعث فیڈرل بورڈ اور دیگر صوبوں کے طالب علموں نے بھی صوبہ پنجاب کے لئے چھپوائی گئی کتب لیں جس سے صوبہ میں وقتی طور پر درسی کتب کی کمیابی ہو گئی تاہم اس کمی کو ہنگامی بنیادوں پر کتب چھپوا کر پورا کر دیا گیا۔ مزید برآں امسال نئے تعلیمی سیشن کے آغاز سے قبل ہی تمام کتب وافر مقدار میں دستیاب کر دی گئی ہیں۔

(ب) جز(الف) کے جواب میں وضاحت پیش کر دی گئی ہے۔

کرپشن اور بدعنوانی پر ہونے والے ٹرانسفر آرڈر پر عمل درآمد کی صورتحال

*3084: میاں ماجد نواز: کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ عبدالشکور، سینئر ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ ہائی سکول میلسی (وہاڑی) کے خلاف کرپشن اور بدعنوانی کے تحت انکوائریاں ہوئی تھیں جس کے تحت ان کو یہاں سے تبدیل کیا گیا تھا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ کرپشن اور بدعنوانی کی انکوائریوں میں الزامات ثابت ہونے اور تبدیل ہونے کے آرڈرز کے باوجود ہیڈ ماسٹر مذکورہ ابھی تک اسی پوسٹ پر فرائض سرانجام دے رہا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ ہیڈ ماسٹر کے خلاف میلسی شہر میں سکول ہذا کے طالب علموں اور ان کے والدین نے احتجاج بھی کیا تھا؟

(د) کیا حکومت اس ہیڈ ماسٹر کے تبدیلی کے آرڈرز پر عملدرآمد کروانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر تعلیم:

(الف) عبدالشکور سینئر ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ ہائی سکول میلسی ضلع وہاڑی کے خلاف پی۔آر۔ایس۔او 2000 کے تحت انکوائری مکمل ہو چکی ہے۔ سرکاری فنڈز خورد بُرد کرنے کا الزام ثابت ہونے پر سیکرٹری تعلیم / مجاز اتھارٹی کے احکامات کے تحت مذکورہ ہیڈ ماسٹر سے پیپر فنڈ مبلغ 9,212 اور الیکٹرسٹی فنڈ مبلغ 22,259 روپے وصول کرنے کا حکم مورخہ 09-03-2004 کو جاری کر دیا گیا ہے اور اسے انتظامی بنیادوں پر سکول محولا بالا سے تبادلہ کر کے ڈی۔سی۔او وہاڑی کی ڈسپوزل پر اس ہدایت سے بھیج دیا گیا ہے کہ اسے نسبتاً کسی چھوٹے سکول میں تعینات کیا جائے۔

(ب) جز (الف) کے جواب میں وضاحت پیش کر دی گئی ہے۔

(ج) محکمہ کو اس بارے میں علم نہ ہے۔

(د) مذکورہ ہیڈ ماسٹر کی خدمات ضلعی انتظامیہ کے سپرد کی جا چکی ہیں تاکہ اسے نسبتاً کسی چھوٹے سکول میں تعینات کیا جا سکے۔

گورنمنٹ ڈگری کالج ریاض کالونی بہاولپور۔ کمپیوٹر کلاسز کا اجراء اور متعلقہ دیگر معلومات کی تفصیل

*3113: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) گورنمنٹ ڈگری کالج، ریاض کالونی بہاولپور میں کمپیوٹر کلاسز کے اجراء کے لئے حکومتی و دیگر ذرائع سے اب تک کل کتنی رقم فراہم ہوئی ہے؟

(ب) اب تک کل کتنے نئے اور کتنے پرانے کمپیوٹر خریدے گئے ہیں، ہر ایک کی ساخت، گنجائش، صلاحیت اور قیمت خرید کیا ہے؟

(ج) اب تک کالج ہذا میں کل کتنی طالبات کمپیوٹر کی تربیت حاصل کر چکی ہیں اور کتنی طالبات زیر تربیت ہیں؟

(د) طالبات کو کمپیوٹر کی تربیت دینے کے لئے کتنا عملہ تعینات ہے۔ان کے نام اور عہدہ کی تفصیل بیان فرمائیں؟

(ہ) پوری تربیتی مدت میں ایک طالبہ کو کل کتنے گھنٹے کمپیوٹر استعمال کرنے کا موقع ملتا ہے؟

(و) کیا یہ درست ہے کہ کالج ہذا کا کمپیوٹر سیکشن پرائیویٹ شعبہ کو دے دیا گیا ہے اور اس کے باوجود کالج ہذا متوازی شعبہ قائم کر کے معاہدہ کی خلاف ورزی کر رہا ہے۔ اس تمام صورتحال کا ذمہ دار کون ہے؟

وزیر تعلیم:

(الف) گورنمنٹ ڈگری کالج بہاولپور میں کمپیوٹر کلاسز کے اجراء کے لئے حکومتی و دیگر ذرائع سے اب تک کوئی رقم فراہم نہیں کی گئی۔

(ب) کالج نے I.C.S اور A.C.S پروگرام کے لئے کوئی کمپیوٹر نہیں خریدا۔البتہ B.Sc فزکس، شماریات اور جغرافیہ کی لیبارٹریز کے لئے ایک ایک کمپیوٹر (Pentinum-1) 1998 میں خریدا گیا۔

(ج) تعلیمی سال 2000 سے کالج ہذا میں I.C.S کی کلاسز کا اجراء ہوا جس سے تاحال 282 طالبات تربیت حاصل کر چکی ہیں اور 219 طالبات زیر تربیت ہیں۔A.C.S کلاس میں 91 طالبات زیر تربیت ہیں۔

(د) حکومت پنجاب نے کالج ہذا میں کمپیوٹر کوالیفائیڈ (M.C.S) صرف ایک ٹیچر کا کنٹریکٹ پر تقرر کیا ہے جس کا نام مس نورالصباح ہے اور عہدہ لیکچرار ہے۔

(ہ) کالج میں روزانہ کمپیوٹر کی کلاس پڑھائی جاتی ہے اور ایک طالبہ کو دو سالہ کورس میں تقریباً 300 گھنٹے کمپیوٹر استعمال کرنے کا موقع ملتا ہے۔

(و) یہ درست ہے کہ گورنمنٹ کالج برائے خواتین (ریاض کالونی) بہاولپور میں حکومت پنجاب نے I.C.S اور A.C.S کمپیوٹر سیکشن پرائیویٹ فرم کو دیا تھا۔I.C.S اور A.C.S سیکشن میں کالج نے کوئی متوازی شعبہ قائم نہیں کیا۔ معاہدہ چونکہ صرف I.C.S اور A.C.S کلاسز کے اجراء کے لئے تھا اس لئے کالج ہذا نے معاہدے کی کوئی خلاف ورزی نہیں کی۔

انجینئرنگ یونیورسٹی ٹیکسلا۔ وائس چانسلر کے کوائف اور پڑھائے جانے والے مضامین کی تفصیل

*3118: محترمہ شازیہ چاند: کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) انجینئرنگ یونیورسٹی ٹیکسلا کب قائم ہوئی؟

(ب) انجینئرنگ یونیورسٹی ٹیکسلا کے موجودہ وائس چانسلر کا نام، ولدیت، گریڈ مع عہدہ کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) انجینئرنگ یونیورسٹی ٹیکسلا میں کون کون سے مضامین کی ڈگری دی جاتی ہے۔ ڈگری کورس کی مدت بیان کریں؟

وزیر تعلیم:

(الف) یونیورسٹی کا قیام 10-اکتوبر 1993 کو عمل میں آیا۔

(ب) اس یونیورسٹی کے موجودہ وائس چانسلر جناب ڈاکٹر حبیب اللہ جمال ولد محمد بوٹا بنیادی طور پر پروفیسر ہیں اور بحیثیت وائس چانسلر ان کا گریڈ 22 ہے۔

(ج) یونیورسٹی میں سول انجینئرنگ، الیکٹریکل انجینئرنگ، کمپیوٹر انجینئرنگ اور سافٹ ویئر انجینئرنگ میں چار سالہ بی۔ایس۔سی ڈگری کورس کروایا جارہا ہے۔ اس کے علاوہ سول، الیکٹریکل اور مکینیکل انجینئرنگ میں دو سال میں ایم۔ایس۔سی کی ڈگری دی جاتی ہے اور مزید یہ کہ پی۔ایچ۔ڈی بھی کرائی جارہی ہے۔ جس کا دورانیہ کم از کم 3 سال ہے۔

انجنیئرنگ یونیورسٹی ٹیکسلا۔ ہوسٹلز اور دستیاب سہولیات کی تفصیل

*3119: محترمہ شازیہ چاند: کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) انجینئرنگ یونیورسٹی ٹیکسلا میں طلبا و طالبات کے لئے کتنے ہوسٹل ہیں ان میں کیا کیا سہولیات میسر ہیں۔ تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ طالبات کے لئے علیحٰدہ ہوسٹل نہ ہونے کی وجہ سے دوسرے شہروں کی طالبات کو رہائش کے سلسلہ میں کافی دشواری کا سامنا کرنا پڑتا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ گورنر پنجاب کے اعلان کے باوجود حکومت پنجاب نے طالبات کے ہوسٹل کے لئے کوئی پیشرفت نہ کی؟

(د) کیا حکومت طالبات کے لئے جلد از جلد ہوسٹل کی تعمیر کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو تاخیر کی وجہ بیان کی جائے؟

وزیر تعلیم:

(الف) یونیورسٹی ہذا میں طلباء کے لئے تین ہوسٹل ہیں البتہ طالبات کے لئے فی الحال کوئی ہوسٹل نہیں ہے۔

(ب) درست ہے۔

(ج) ایسا کوئی اعلان حکومت پنجاب کے علم میں نہ ہے۔

(د) جی ہاں یہ تجویز حکومت کے زیر غور ہے۔

سیالکوٹ میں رجسٹرڈ پرائیویٹ سکول و کالجز کی تعداد اور زیر التواء درخواستوں کی تفصیل

*3133: جناب ارشد محمود بگو: کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع سیالکوٹ میں کتنے پرائیویٹ سکول و کالجز رجسٹرڈ ہیں، کتنے سکولوں اور کالجوں کی درخواستیں رجسٹرڈ ہونے کے لئے pending پڑی ہیں۔ ان سکولوں و کالجز کی تفصیل تحصیل وائز فراہم کریں؟

(ب) ضلع سیالکوٹ کے کتنے کالجوں میں بی۔ایس۔سی کلاسز پڑھائی جاتی ہیں تحصیل وائز تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر تعلیم:

(الف) محکمہ تعلیم ضلع سیالکوٹ سے 623 مڈل سکول، 208 ہائی سکول، 2 ہائر سیکنڈری سکول اور 15 پرائیویٹ کالج جسٹرڈ ہیں جبکہ 4 مڈل سکول، 5 ہائی سکول اور 2 کالجوں کی رجسٹریشن کے کیسز زیر کارروائی ہیں ان کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ضلع سیالکوٹ کے درج ذیل 4 سرکاری اور 1 پرائیویٹ کالج میں B.Sc کی کلاسز پڑھائی جاتی ہیں:۔

تحصیل سیالکوٹ

1۔ گورنمنٹ مرے کالج

2۔ گورنمنٹ جناح اسلامیہ کالج سیالکوٹ

3۔ گورنمنٹ پوسٹ گریجوایٹ کالج برائے خواتین

4۔ نساء کالج (پرائیویٹ)

تحصیل ڈسکہ

1۔ گورنمنٹ ڈگری کالج برائے طلباء

گورنمنٹ پوسٹ گریجوایٹ کالج اور علامہ اقبال کالج سیالکوٹ میں منظور شدہ اور خالی اسامیوں کی تفصیل

*3134: **جناب ارشد محمود بگو:** کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

گورنمنٹ پوسٹ گریجوایٹ کالج اور گورنمنٹ علامہ اقبال کالج سیالکوٹ میں اساتذہ کی کتنی منظور شدہ اسامیاں ہیں، کتنی اسامیوں کی کون کونسے سبجیکٹ میں کمی ہے اس کی تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر تعلیم:

گورنمنٹ پوسٹ گریجوایٹ کالج برائے خواتین سیالکوٹ میں اساتذہ کی 108۔ اسامیاں ہیں اس میں سے 31 اسامیاں خالی ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

ایسوسی ایٹ پروفیسر	اسسٹنٹ پروفیسر	لیکچرار
انگریزی۔1	ہسٹری۔2	کمپیوٹر سائنس۔1
کیمسٹری۔3	نفسیات۔1	نرسنگ۔2
اسلامیات۔3	ہوم اکنامکس۔1	مطالعہ پاکستان۔1
پولیٹیکل سائنس۔2	انگلش۔2	فارسی۔1
اکنامکس۔1	عربی۔1	عربی۔1
اردو۔1	اکنامکس۔1	اکنامکس۔1
عربی۔1		پولیٹیکل سائنس۔1
		اردو۔1
		ہوم اکنامکس۔2
ٹوٹل۔12	ٹوٹل۔8	ٹوٹل۔11

گورنمنٹ علامہ اقبال کالج برائے خواتین، سیالکوٹ میں منظور شدہ اسامیاں 21 ہیں اور خالی اسامیاں 8 ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

ایسوسی ایٹ پروفیسر / پرنسپل	اسسٹنٹ پروفیسر	لیکچرار	لائبریرین 1
کی سیٹ خالی ہے	اسلامیات۔1	کمپیوٹر سائنس۔1	
	اردو۔1	فارسی۔1	
		نفسیات۔1	
		اردو۔1	
ٹوٹل۔1	ٹوٹل۔2	ٹوٹل۔4	ٹوٹل۔1

گورنمنٹ گرلز ایلیمنٹری مڈل سکول کلیم شہید کالونی فیصل آباد کی اپ گریڈیشن کا مسئلہ

*3138: محترمہ کنول نسیم: کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ کلیم شہید کالونی فیصل آباد اور اس کے گردونواح کی آبادیوں کے لئے طالبات کا کوئی سرکاری ہائی سکول نہ ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ گورنمنٹ گرلز ایلیمنٹری مڈل سکول کلیم شہید کالونی کو عرصہ دراز سے ہائی سکول کا درجہ دینا علاقے کے مکینوں کا دیرینہ مطالبہ ہے؟

(ج) اگر جز ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت کلیم شہید کالونی اور گردونواح کی آبادیوں کے لئے مذکورہ مڈل سکول کو ہائی سکول کا درجہ دینے کو تیار ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو وجہ بیان کی جائے؟

وزیر تعلیم:

(الف) یہ درست ہے کہ کلیم شہید کالونی فیصل آباد میں گرلز ہائی سکول نہ ہے۔

(ب) یہ بھی درست ہے۔

(ج) کلیم شہید کالونی کے گردونواح میں تقریباً 2 کلومیٹر کے فاصلے کے اندر تین گرلز ہائی سکول موجود ہیں۔ چونکہ گرلز ایلیمنٹری سکول کلیم شہید کالونی ہائی کا درجہ دینے کے لئے مروجہ پیمانے پر پورا نہیں اترتا لہذا اسے ہائی سکول کا درجہ نہیں دیا جا سکتا۔

لاہور میں ریشنلائزیشن کے نام پر لیڈی اساتذہ کی ٹرانسفرز کا مسئلہ

*3160: حاجی محمد اعجاز: کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع لاہور میں لیڈی اساتذہ کو ریشنلائزیشن پالیسی کے نام پر ٹرانسفر کر دیا گیا ہے حالانکہ حکومت پنجاب نے ٹرانفسرز پر پابندی عائد کرر کھی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ سٹی گورنمنٹ کے کہنے پر اساتذہ کو ٹرانسفر کیا گیا ہے اس کی وجہ بیان فرمائیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ حکومت پنجاب کی مروجہ پالیسی کے تحت لیڈی اساتذہ کو ان کے گھروں کے قریب تعینات کیا جاتا ہے تو پھر ان کو گھر سے سینکڑوں میل فاصلے پر کیوں ریشنلائزیشن کا نام دیکر تبدیل کیا گیا ہے اس کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(د) کب تک حکومت پنجاب لیڈی اساتذہ کے تبادلوں کی منسوخی کے احکامات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو وجوہ بیان فرمائیں؟

وزیر تعلیم:

(الف) سکولوں میں طلباء و طالبات کی تعداد کی مناسبت سے اساتذہ کی ضرورت کو مدنظر رکھتے ہوئے جناب وزیراعلیٰ پنجاب سے ریشنلائزیشن پلان کی منظوری حاصل کرنے کے بعد اساتذہ کے تبادلے کئے گئے۔

(ب) جز(الف) کے جواب میں وضاحت پیش کر دی گئی ہے۔

(ج) یہ درست ہے کہ خواتین اساتذہ کو ان کے گھروں کے قریب تعینات کیا جاتا ہے لیکن یہ درست نہ ہے کہ انہیں ریشنلائزیشن کے نام پر سینکڑوں میل فاصلے پر تبدیل کیا گیا جبکہ حقیقت یہ ہے کہ انہیں ممکنہ حد تک گھروں کے قریب میسر سیٹوں پر ایڈجسٹ کیا گیا۔

(د) اگرچہ جزہائے بالا کے جوابات میں وضاحت پیش کر دی گئی ہے تاہم ایسی خواتین اساتذہ جو کسی اور سکول میں تبادلے کی خواہشمند ہیں کی درخواستوں پر تبادلہ جات پر عائد پابندی کے خاتمہ کے بعد غور کیا جائے گا۔

تعلیمی اداروں میں سیکنڈ ٹائم کی کلاسز میں داخلے کے مسائل اور دیگر معلومات

*3161: حاجی محمد اعجاز: کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گورنمنٹ کالجوں میں جو سیکنڈ ٹائم میں داخلہ دیا جاتا ہے اس کی فیس پہلے ٹائم کے مقابلہ میں تین گناہ زیادہ ہے وجہ بیان فرمائیں؟

(ب) کیا پرنسپل خود فیس وصول کرنے کا مجاز ہے کیونکہ پہلے ٹائم کی داخلہ فیس بنک میں بذریعہ چالان جمع کروائی جاتی ہے؟

(ج) جن بچوں کی کمپارٹ آجاتی ہے اور وہ بعد میں اس کو پاس کر لیتے ہیں ان کو پہلے ٹائم میں داخلہ کیوں نہیں دیا جاتا؟

(د) کالجوں میں جو یہ دوسری شفٹ کا نظام رائج ہوا ہے۔ کیا یہ حکومت کی طرف سے ہے یا کالجوں کے پرنسپل صاحبان نے خود ہی شروع کر دیا ہے اور کیا اس طرح بچوں کو اچھی تعلیم حاصل ہو گی اور میرٹ وہ ہی رہے گا جو پہلے ہے؟

وزیر تعلیم:

(الف) یہ درست ہے کہ گورنمنٹ کالجوں میں سیکنڈ ٹائم میں داخلہ دیا جاتا ہے جس کی فیس صرف 300 روپے ماہانہ زیادہ ہے۔ چونکہ شام کی کلاسز کے لئے حکومت نے لیکچرارز مقرر نہ کئے ہیں اس لئے یہ زائد فیس لیکچرارز کی خدمات اور دیگر ضروریات پوری کرنے کے لئے وصول کی جاتی ہے جس کے لئے حکومت نے باقاعدہ طریق کار مقرر کیا ہے۔(نوٹیفکیشن ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے)

(ب) پرنسپل خود فیس وصول کرنے کا مجاز نہ ہے۔ سیکنڈ ٹائم کی فیس بھی بذریعہ چالان بنک میں جمع کروائی جاتی ہے جس کے لئے الگ اکاؤنٹ ہے۔

(ج) گنجائش ہونے کی صورت میں داخلہ دیا جاتا ہے۔

(د) کالجوں میں سیکنڈ شفٹ کا نظام حکومت کی طرف سے باقاعدہ نوٹیفکیشن جاری ہونے کے بعد شروع کیا گیا ہے۔ اس طرح وہ بچے جو کم نمبروں کی بناء پر گورنمنٹ کے کالجوں میں داخلے سے محروم رہ جاتے تھے شام کی کلاسز میں باقاعدہ طالب علم کے طور پر تعلیم حاصل کر سکتے ہیں اور ان کو اچھی تعلیم مہیا کی جائے گی۔ سیکنڈ شفٹ کا اپنا میرٹ ہوتا ہے۔

گورنمنٹ گرلز ایلیمنٹری سکول بیڑوال کلاں تحصیل پتوکی کی اپ گریڈیشن

*3196: جناب نوید عامر جیوا: کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ تحصیل پتوکی میں بیڑوال کلاں اور گردونواح کے تقریباً 20 دیہات کی دو لاکھ کی آبادی کے لئے کوئی گرلز ہائی سکول نہیں ہے میٹرک کلاسز کے لئے بچیوں کو 15 سے 20 کلومیٹر دور جانا پڑتا ہے سفری سہولتیں نہ ہونے کی وجہ سے شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ گورنمنٹ گرلز ایلیمنٹری سکول بیڑوال کلاں میں مڈل تک تعلیم دی جاتی ہے اور میٹرک کلاسز کے لئے طالبات کو شدید مشکلات کا سامنا ہے؟

(ج) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت گورنمنٹ گرلز ایلیمنٹری سکول بیڑوال کلاں کو ہائی سکول کا درجہ دینے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، نہیں تو وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر تعلیم:

(الف) درست ہے۔

(ب) یہ بھی درست ہے۔

(ج) گورنمنٹ گرلز ایلیمنٹری سکول بیڑوال کلاں تحصیل پتوکی، ضلع قصور ہائی سکول کا درجہ دینے کے لئے مروجہ پیمانہ پر پورا اترتا ہے۔ لہذا اس کو ہائی کا درجہ دینے کی تجویز ضلعی حکومت کے زیر غور ہے۔

صوبہ سے باہر واقع یونیورسٹیز کے صوبے میں قائم کیمپسیز کی تعداد، طریق کار اور دیگر معلومات کی تفصیل

*3197: راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ): کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب کے مختلف شہروں میں صوبہ سے باہر واقع یونیورسٹیز نے اپنے Campuses کھولے ہوئے ہیں، پنجاب میں قائم دیگر صوبوں سے وابستہ یونیورسٹیوں کی تعداد، location، شعبہ جات، تاریخ اجراء، طریقہ امتحانات و وابستگی کی جملہ تفصیل

بیان فرمائی جائے؟

(ب) ایسی یونیورسٹیوں کی Controling Authorities کونسی ہیں، پنجاب کے علاوہ وابستہ (affiliated) یونیورسٹیز کو صوبہ پنجاب میں اپنے کیمپس کھولنے کا طریق کار و معیار کیا ہے نیز ایسی یونیورسٹیز کے کیمپس کے لئے کیا حکومت پنجاب محکمہ تعلیم یا دیگر مجاز اتھارٹی نے N.O.C جاری کئے تھے نیز کیا ان یونیورسٹیز کی ڈگریوں کو یونیورسٹی گرانٹس کمیشن تسلیم کرتی ہے؟

(ج) اگر مذکورہ بالا Campuses غیر قانونی طریقہ سے کام کر رہے ہیں تو حکومت نے ان کے خاتمہ یا ریگولرائیز کرنے کے لئے کیا اقدامات کئے ہیں یا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر تعلیم:

(الف) یہ درست ہے کہ پنجاب کے مختلف شہروں میں صوبہ سے باہر واقع یونیورسٹیز نے اپنے Campuses کھولے ہوئے ہیں۔ یہ کیمپسز گریجوایٹ، پوسٹ گریجوایٹ بشمول ایم۔بی۔اے، ایم۔سی۔ایس اور کمپیوٹر کورس وغیرہ کی تعلیم دے رہے ہیں۔ ان یونیورسٹیوں کے کیمپسز جو پنجاب کے مختلف شہروں میں کھولے ہیں ان کی تفصیل منسلکہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ایسی یونیورسٹیوں کا ہائر ایجوکیشن کمیشن متعلقہ صوبہ کی حکومت کی وساطت سے نوٹس لیتا ہے۔ پنجاب کے علاوہ وابستہ (affiliated) یونیورسٹیوں کو صوبہ پنجاب میں اپنے Campuses کھولنے کے لئے حکومت پنجاب اور متعلقہ پبلک یونیورسٹی سے جس کی حدود میں کیمپس کھولنا مقصود ہو N.O.C حاصل کرنا ضروری ہے۔ البتہ ان غیر قانونی یونیورسٹیوں کو حکومت پنجاب اور متعلقہ پبلک سیکٹر یونیورسٹی نے N.O.C جاری نہ کیا ہے تاہم ان Campuses کی ڈگریوں کو ہائر ایجوکیشن کمیشن تسلیم نہیں کرتا۔ ہاں البتہ اگر کسی پرائیویٹ یونیورسٹی نے ملک سے باہر کی یونیورسٹی سے الحاق کرنا ہو تو اسے حکومت پنجاب کی مجوزہ پالیسی کے تحت محکمہ تعلیم سے N.O.C حاصل کرنا ہو گا۔

(ج) ان غیر قانونی کیمپسز کی تشہیر اخبارات کے ذریعے کی جا رہی ہے تاکہ لوگ ایسی یونیورسٹیوں سے آگاہ رہیں اور پنجاب یونیورسٹی نے ان غیر قانونی کیمپسز کو نوٹس جاری کئے ہیں جس کی چند کاپیاں منسلکہ (ب) برائے ملاحظہ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔ البتہ ان کے خاتمے

کے لئے حکومت پنجاب قانون کے مطابق (H.E.C) کی مشاورت سے ضروری کارروائی کرنے کا ارادہ بھی رکھتی ہے۔

گورنمنٹ گرلز ہائی سکول اسلام پورہ شاہدرہ لاہور سائنس ٹیچر کی تعیناتی

*3210: جناب سمیع اللہ خان: کیا وزیر تعلیم از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گورنمنٹ گرلز ہائی سکول اسلام پورہ (ماچس فیکٹری) شاہدرہ لاہور میں سائنس ٹیچر کی پوسٹ 15۔مئی 1996 سے خالی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ضلع لاہور میں ایجوکیٹرز کی بھرتی کے اشتہار میں مذکورہ خالی پوسٹ کے لئے درخواستیں نہیں مانگی گئیں؟

(ج) اگر درج بالا نکات درست ہیں تو کیا حکومت مذکورہ خالی پوسٹ پر بھرتی کا ارادہ رکھتی ہے اور اگر ہاں تو کب تک؟

وزیر تعلیم:

(الف) درست ہے۔

(ب) چونکہ 2003 میں محدود نشستوں پر بھرتی کی گئی تھی اور مذکورہ سکول کے لئے Care نامی این۔جی۔او نے سائنس ٹیچر مہیا کی ہوئی تھی لہذا اس سکول کے لئے سائنس ٹیچر کی خالی اسامی کے لئے درخواستیں نہ طلب کی گئیں۔ تاہم 2004 میں کی گئی بھرتیوں میں اس سکول کی سائنس ٹیچر کی خالی اسامی مشتہر کی گئی جس کے نتیجہ میں مسماۃ یاسمین گل کی تقرری عمل میں لائی گئی جس نے مقررہ مدت میں توسیع کے باوجود ڈیوٹی join نہ کی۔

(ج) عائد پابندی کے خاتمہ پر اس اسامی پر بھرتی کی جائے گی۔ انشاء اللہ آئندہ بھرتی میں اس پوسٹ پر استاد کی تقرری کر لی جائے گی۔

ضلع خانیوال میں کمیونٹی ماڈل سکولوں اور سٹاف کی تفصیلات

*3217: مخدوم سید محمد مختار حسین: کیا وزیر تعلیم از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع خانیوال میں کتنے کمیونٹی ماڈل سکول ہیں ان کے نام اور یہ کب قائم ہوئے تھے؟

(ب) ہر سکول میں منظور شدہ اسامیوں اور خالی اسامیوں کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) یکم جنوری 2002 سے آج تک ان سکولوں کو سالانہ کتنا فنڈز فراہم کیا گیا ہے تفصیل سکول

وائز فراہم کی جائے؟

(د) ان میں سے کتنے سکولوں کے سٹاف کو باقاعدہ تنخواہ دی جا رہی ہے اور کتنے سکولوں کے سٹاف کو کس وجہ کی بناء پر تنخواہ نہ دی جا رہی ہے؟ کیا حکومت جن سکولوں کے سٹاف کو تنخواہ نہ دی جا رہی ہے ان کی تنخواہ کی ادائیگی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر تعلیم:

(الف) ضلع خانیوال میں کل 31 کمیونٹی ماڈل سکول ہیں ان میں 14 سکول 92-1991 میں اور 17 سکول 03-2002 میں قائم ہوئے ان کے نام اور قائم ہونے کے سال کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) اس عرصہ کے دوران ان سکولوں کو کوئی فنڈ فراہم نہیں کیا گیا۔

(د) ان تمام سکولوں کے سٹاف کو باقاعدگی کے ساتھ تنخواہ ادا کی جا رہی ہے۔

ضلع خانیوال میں بغیر کلاسز کے سکول عمارات اور ان کی لاگت کی تفصیل

*3218: مخدوم سید محمد مختار حسین: کیا وزیر تعلیم از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع خانیوال میں کتنے سکول ایسے ہیں جن کی عمارات تو مکمل ہیں مگر ان میں ابھی تک کلاسوں کا اجراء نہیں ہوا ہے۔ ان سکولوں کے نام اور ان میں کلاسوں کے اجراء نہ ہونے کی وجوہات کیا ہیں؟

(ب) یہ سکول کب کتنی لاگت سے تعمیر ہوئے ہیں ان کی تفصیل الگ الگ فراہم کی جائے؟

(ج) کتنے سکولوں کی عمارات اس وقت خستہ حالت میں ہیں جن میں کلاسوں کا اجراء نہ ہوا ہے؟

(د) حکومت ان سکولوں میں کلاسوں کے اجراء کے لئے کیا اقدامات کر رہی ہے؟

وزیر تعلیم:

(الف) ضلع خانیوال میں ایسے 85 سکول ہیں جن کی عمارات مکمل ہو چکی ہیں مگر ان میں ابھی تک کلاسوں کا اجراء نہیں ہوا ہے۔ ان میں سے 65 سکولوں کی اسامیاں منظور ہو چکی ہیں اور بھرتی پر عائد پابندی کے خاتمہ پر ان میں کلاسوں کا اجراء کیا جا سکے گا جبکہ بقیہ 20

سکولوں کی اسامیوں کی منظوری کا معاملہ زیر کارروائی ہے۔ان تمام سکولوں کے ناموں کی فہرست ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ان میں سے کسی سکول کی عمارت خستہ حال نہ ہے۔

(د) جز(الف) کے جواب میں وضاحت پیش کر دی گئی ہے۔

غیر نشان زدہ سوالات اوران کے جوابات

فروغ تعلیم کے لئے فیسوں میں رعایت اور مقررہ حاضری پر نقد ادائیگی کی تفصیلات

293:رانا تجمل حسین:کیاوزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ فروغ تعلیم کے سلسلہ میں صوبہ کے سکولوں کی فیسوں میں یکم اپریل 2004 سے رعایت دی گئی ہے اگر ہاں تو تعلیمی سال یکم اپریل تا31۔ مئی 2004 کل کتنی رعایت دی گئی ہے۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ صوبہ پنجاب میں پرائمری اور ہائی سکولوں میں ٹیچروں کی اسامیاں خالی ہیں اگر ہاں تو یکم اپریل 2004 کو ان کی تعداد کیا تھی؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ہائی سکولوں کے طلباء کو یکم اپریل تا 31 مئی 2004 کے دوران مقررہ حاضری پر نقد ادائیگی کی گئی ہے،اگر ہاں تو مذکورہ مدت میں کل کتنی ادائیگی کی گئی ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ صوبہ میں بعض سکولوں میں ٹیچرز نہ ہیں مگر مذکورہ بالا فیسوں میں رعایت اور نقد ادائیگی کی جارہی ہے،اگر ہاں تو جن سکولوں میں ٹیچرز نہ ہیں یا تعداد کم ہے تو مذکورہ رعایت اور نقد ادائیگی کرنے کا جواز کیا ہے نیز کیا گورنمنٹ مذکورہ رعایت اور نقد ادائیگی کی بجائے نئے سکول کھولنے اور ان کا معیار بہتر بنانے کے لئے تیار ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی کیا وجوہات ہیں؟

وزیر تعلیم:

(الف) فروغ تعلیم کے سلسلہ میں صوبہ کے سرکاری سکولوں میں جماعت دہم تک کے طالب

علموں سے ٹیوشن فیس نہ لئے جانے کا فیصلہ کیا گیا ہے اس سلسلہ میں یکم اپریل تا 31۔ مئی 2004، 4,48,73,380 روپے کی رعایت دی گئی ہے۔

(ب) یکم اپریل 2004 کو اساتذہ کی 44388 اسامیاں خالی تھیں۔

(ج) کم شرح خواندگی والے 15۔اضلاع کی 80 فیصد حاضری پوری کرنے والی طالبات کو دو سو روپے ماہانہ وظیفہ دیا جاتا ہے، اس مد میں تعلیمی سال کی پہلی سہ ماہی اپریل تا جون 2004 کے لئے 11,27,32,524 روپے کی ادائیگی کی گئی۔

(د) میٹرک تک طالب علموں سے فیس نہ لینے اور طالبات میں وظائف کی تقسیم کا فیصلہ شرح خواندگی بڑھانے، 100 فیصد بچوں کا داخلہ ممکن بنانے اور ڈراپ آؤٹ ختم کرنے کے لئے کیا گیا ہے، اس کے علاوہ مرحلہ وار پروگرام کے تحت تمام سکولوں میں بنیادی سہولتیں بھی فراہم کی جارہی ہیں۔

پی پی۔1 راولپنڈی۔ سکولوں میں سہولیات کی فراہمی اور میٹرک کے رزلٹ سے متعلقہ تفصیل

404: راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ): کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) تحصیل مری و کوٹلی ستیاں، حلقہ پی پی۔1 میں واقع بوائز و گرلز ہائی سکولوں کے پچھلے پانچ سالوں (2000 تا 2005) کے میٹرک رزلٹ کی تفصیل مع طلباء / طالبات کی کل تعداد، پاس ہونے کی شرح، first ڈویژن حاصل کرنے والوں کی تعداد بیان فرمائی جائے؟

(ب) حکومت اس تعلیمی پسماندہ حلقہ سے تعلیمی سہولیات بابت اساتذہ کی کمی اور سائنس لیبارٹریوں کی فراہمی کے لئے کیا اقدامات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر تعلیم:

(الف) تحصیل مری و کوٹلی ستیاں حلقہ پی پی۔1 میں واقع بوائز اور گرلز ہائی سکولوں کے پچھلے پانچ سالوں (2000 تا 2005) کے میٹرک رزلٹ کی تفصیل مع طلباء / طالبات کی کل تعداد پاس ہونے کی شرح اور first ڈویژن حاصل کرنے والے طالب علموں کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) خالی اسامیوں پر اساتذہ کی تقرری کے لئے اقدامات کئے جا رہے ہیں۔ مذکورہ حلقہ کے چھ ہائی سکولوں میں سائنس لیبارٹریوں کی تعمیر جاری ہے جبکہ بقیہ سکولوں کو بھی مرحلہ وار پروگرام کے تحت سائنس لیبارٹریاں فراہم کر دی جائیں گی۔

پی پی۔1 راولپنڈی۔ تعلیمی اداروں میں منظور شدہ / خالی اسامیوں اور بھرتی سے متعلقہ تفصیل

405: راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ): کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) تحصیل مری و کوٹلی ستیاں حلقہ پی پی۔1 میں واقع پرائمری، مڈل اور سیکنڈری سکولز میں اساتذہ کرام کی منظور شدہ اسامیوں کی تعداد سکول وار بتائی جائے نیز ان سکولوں میں اس وقت حاضر سروس اور خالی اسامیوں کی تعداد سکول وائز بیان فرمائیں؟

(ب) پچھلے چار سالوں (2002تا2005) میں حلقہ پی پی۔1 راولپنڈی میں مذکورہ خالی اسامیوں پر جو بھرتی عمل میں لائی گئی اس کی تفصیل مع نام، پتا اور ڈومیسائل بتائی جائے؟

(ج) کیا حکومت اس پسماندہ علاقے کے لئے F.A/F.Sc کی بنیاد پر ٹیچر بھرتی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تاکہ مقامی اساتذہ میسر آسکیں نیز خالی اسامیوں کو کب پُر کیا جائے گا؟

(د) کیا کسی سکول میں اساتذہ کی کمی کو مقامی آبادی، سکول کونسل کے ساتھ مل کر پورا کر سکتی ہے اس بارے حکومت کی پالیسی بیان فرمائی جائے؟

وزیر تعلیم:

(الف) تحصیل مری و کوٹلی ستیاں حلقہ پی پی۔1 میں واقع پرائمری، مڈل اور سیکنڈری سکولوں میں اساتذہ کی منظور شدہ، پر شدہ اور خالی اسامیوں کی سکول وائز تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) صرف F.A/F.Sc کی بنیاد پر اساتذہ کی بھرتی کی کوئی تجویز زیر غور نہ ہے جبکہ خالی اسامیوں پر بھرتی کے لئے اقدامات کئے جا رہے ہیں۔

(د) سکول کونسلز کو یہ اختیار دیا گیا ہے کہ وہ ادارہ کی ضرورت کو مدنظر رکھتے ہوئے فروغ تعلیم فنڈ سے عارضی اساتذہ رکھ لیں۔

گورنمنٹ فاطمہ جناح گرلز ہائی سکول لاہور پنکھوں کی فراہمی کا مسئلہ

406: حاجی محمد اعجاز: کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) گورنمنٹ فاطمہ جناح گرلز ہائی سکول فین روڈ مزنگ لاہور کتنے کمروں پر مشتمل ہے؟

(ب) اس میں کتنی کلاسز ہیں جماعت وار تفصیل دی جائے؟

(ج) عموماً ایک کلاس روم میں کتنے پنکھے نصب ہیں اور عموماً ایک کلاس روم میں کتنی طالبات بیٹھتی ہیں؟

(د) کیا تمام کلاس رومز میں پنکھے لگے ہوئے ہیں؟

(ہ) کتنے مزید پنکھوں کی ضرورت ہے؟

(و) کیا حکومت اس سکول کو طالبات کی تعداد اور کلاس رومز کے مطابق پنکھوں کی فراہمی کے لئے تیار ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر تعلیم:

(الف) ضلعی حکومت، محکمہ تعلیم لاہور کی رپورٹ کے مطابق مذکورہ سکول جتنے کمروں پر مشتمل ہے ان کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

نمبر شمار	دفاتر/کمرے	تعداد	
1۔	کلاس رومز	15	
2۔	سٹاف روم	1	
3۔	ہیڈ مسٹریس آفس	1	
4۔	ڈپٹی ہیڈ مسٹریس آفس	1	
5۔	کمپیوٹر روم	1	
6۔	سائنس لیبارٹری	1	(مذکورہ لیبارٹری میں دو سٹور رومز بھی موجود ہیں)
7۔	کلرک آفس	1	
	کل تعداد	21	

(ب) ضلعی حکومت، محکمہ تعلیم لاہور کی رپورٹ کے مطابق مذکورہ سکول میں کل 11 کلاسز ہیں جن کی جماعت وار تفصیل درج ذیل ہے:۔

جماعت	تعداد
اول ادنیٰ	40
اول اعلیٰ	40
دوئم	69
سوئم	64
چہارم	96
پنجم	103
ششم	124
ہفتم	112
ہشتم	119
نہم	112
دہم	156

(ج) ہر ایک کلاس روم میں چار پنکھے نصب ہیں اور ایک کلاس روم میں 40 طالبات بیٹھتی ہیں۔

(د) جی ہاں۔

(ہ) جز(د) کے جواب کی روشنی میں غیر متعلقہ ہے۔

(و) مندرجہ بالا جوابات کی روشنی میں غیر متعلقہ ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب جوزف حاکم دین مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹ پیش کریں۔

رپورٹ (جو پیش ہوئی)

مسودہ قانون یونیورسٹی آف سنٹرل پنجاب لاہور مصدرہ 2005 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

جناب جوزف حاکم دین: جناب سپیکر! میں

The University of Central Punjab Lahore Bill, 2005 (Bill No.15 of 2005) کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: رپورٹ پیش کر دی گئی۔ (رپورٹ پیش ہوئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب جوزف حاکم دین مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

رپورٹیں (توسیع)

مسودہ قانون (ترمیم) پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن مصدرہ 2004 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

جناب جوزف حاکم دین: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"The Punjab Education Foundation(Amendment) Bill, 2004 (Bill No 25 of 2004) moved by Mrs. Uzma Zahid Bukhari M.P.A W-338

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 31 دسمبر 2005 تک توسیع کر دی جائے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"The Punjab Education Foundation(Amendment) Bill, 2004 (Bill No 25 of 2004) moved by Mrs. Uzma Zahid Bukhari M.P.A W-338

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 31 دسمبر 2005 تک توسیع کر دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے کہ:

"The Punjab Education Foundation (Amendment) Bill, 2004 (Bill No 25 of 2004) moved by Mrs. Uzma Zahid Bukhari M.P.A W-338

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 31 دسمبر 2005 تک توسیع کر دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک احمد یار ہنجرا مجلس قائمہ برائے انڈسٹریز، کامرس اینڈ انویسٹمنٹ کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

مسودہ قانون پنجاب ٹیکنیکل ایجوکیشن، ووکیشنل ٹریننگ اتھارٹی مصدرہ 2004 اور مسودہ قانون (ترمیم) پنجاب بورڈ آف ٹیکنیکل ایجوکیشن مصدرہ 2004 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے انڈسٹری، کامرس اینڈ انویسٹمنٹ کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

ملک احمد یار ہنجرا: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"The Punjab Technical Education and Vocational Training Authority Bill, 2003 and The Punjab Board of Technical Education (Amendment) Bill, 2004 moved by Dr. Syed Waseem Akhtar

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے انڈسٹری، کامرس اینڈ انویسٹمنٹ کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 31-دسمبر 2005 تک کی توسیع کر دی جائے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے کہ:

"The Punjab Technical Education and Vocational Training Authority Bill, 2003 and The Punjab Board of Technical Education (Amendment) Bill, 2004

moved by Dr. Syed Waseem Akhtar

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے انڈسٹری، کامرس اینڈ انویسٹمنٹ کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 31۔دسمبر 2005 تک کی توسیع کر دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے کہ:

"The Punjab Technical Education and Vocational Training Authority Bill, 2003 and The Punjab Board of Technical Education (Amendment) Bill, 2004 moved by Dr. Syed Waseem Akhtar

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے انڈسٹری، کامرس اینڈ انویسٹمنٹ کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 31۔دسمبر 2005 تک کی توسیع کر دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ صباء صادق صاحبہ پبلک اکاؤنٹس کمیٹی نمبر 1 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتی ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

(معزز ممبران حزب اختلاف کی جانب سے لوٹی لوٹی کی آوازیں)

حکومت پنجاب کے حسابات بابت سال 01-2000 اور اس پر آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی رپورٹ کے بارے میں پبلک اکاؤنٹس کمیٹی نمبر 1 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

محترمہ صبا صادق: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ:-

"حکومت پنجاب کے حسابات برائے سال 01-2000 اور اس پر آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی رپورٹ کے بارے میں پبلک اکاؤنٹس کمیٹی نمبر 1 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 11۔جنوری 2006 سے ایک سال کی توسیع کر دی جائے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے:۔

"حکومت پنجاب کے حسابات برائے سال 01-2000 اور اس پر آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی رپورٹ کے بارے میں پبلک اکاؤنٹس کمیٹی نمبر 1 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 11۔جنوری 2006 سے ایک سال کی توسیع کر دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے کہ:۔

"حکومت پنجاب کے حسابات برائے سال 01-2000 اور اس پر آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی رپورٹ کے بارے میں پبلک اکاؤنٹس کمیٹی نمبر 1 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 11۔جنوری 2006 سے ایک سال کی توسیع کر دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

محترمہ صبا صادق: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

محترمہ صبا صادق: جناب سپیکر! میں سمجھتی ہوں کہ یہاں پر ہمارے جتنے معزز اراکین بھائی اور بہنیں بیٹھی ہیں تو ایک دوسرے کے تقدس کا ہمیں ضرور خیال رکھنا چاہئے۔

(معزز ممبران حزب اختلاف کی جانب سے لوٹی لوٹی کی آوازیں)

جناب ڈپٹی سپیکر: خصوصاً خواتین کا خیال رکھنا چاہئے۔اب سردار پرویز حسن نکئی مجلس قائمہ برائے امور داخلہ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں۔وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

مسودہ قانون پنجاب پراونشل ڈومیسٹک وائلنس مصدرہ 2003 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے امور داخلہ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

سردار پرویز حسن نکئی: شکریہ۔جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں:

"The Punjab Provincial Domestic Violence Bill, 2003

(Bill No 29 of 2003) moved by Dr. Anjam Amjad, MPA/W-312

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے امور داخلہ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں 2005-12-31 تک توسیع کر دی جائے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"The Punjab Provincial Domestic Violence Bill, 2003 (Bill No 29 of 2003) moved by Dr. Anjam Amjad, MPA/W-312

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے امور داخلہ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں 2005-12-31 تک توسیع کر دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے کہ:

"The Punjab Provincial Domestic Violence Bill, 2003 (Bill No 29 of 2003) moved by Dr. Anjam Amjad, MPA/W-312

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے امور داخلہ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں 2005-12-31 تک توسیع کر دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی۔ فرمائیں!

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت: شکریہ۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر! پچھلے سال یہ رولنگ دی گئی تھی کہ منسٹر کی presence میں پارلیمانی سیکرٹری can speak تو میری رہنمائی فرمائی جائے کہ جب ایک رولنگ ہو جاتی ہے تو اس پر act ہوتا ہے۔ اپوزیشن نے اس دن اتنا شور مچایا تو آج آپ رہنمائی فرمائیں کیونکہ جب ایک رولنگ دی جاتی ہے تو اس پر عملدرآمد بھی ہونا چاہئے یا تو ان کی انفارمیشن اتنی poor ہے اور انہیں پتا ہی نہیں کہ یہ رولنگ ہوئی ہے تو آج ان کو ذرا بتا دیا جائے۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: بی بی! آپ نے رولنگ دے دی، یہی کافی ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب ارشد محمود بگو: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بگو صاحب!

جناب ارشد محمود بگو: شکریہ۔ جناب سپیکر! کل پارلیمانی سیکرٹری جناب فرحت جاوید نے بڑے اچھے طریقے سے House میں جواب دیئے تھے اور آج نذر محمد گوندل صاحب نے بھی بہت اچھے طریقے سے جواب دیئے ہیں تو میں چاہتا ہوں کہ ان کی حوصلہ افزائی بھی ہونی چاہئے اور میں آپ سے درخواست کروں گا کہ تمام منسٹرز کو ایک مہینے کے لئے مستقل چھٹی پر بھیج دیں اور پارلیمانی سیکرٹری جواب دیں تو انشاء اللہ تعالیٰ ایک تو ان کی ٹریننگ ہو جائے گی اور ایک بہتر stuff اسمبلی میں آجائے گا۔ دوسرا میں ڈاکٹر فرزانہ نذیر صاحبہ کو House میں آنے کی مبارکباد دیتا ہوں کیونکہ یہ پرسوں ناراض ہو کر چلی گئی تھیں۔ ہم نے انہیں کچھ نہیں کہا تھا بلکہ حکومت ہی کی طرف سے کچھ دوستوں نے کہا تھا اور ہم تو ان کے تابعدار ہیں۔ (قہقہے)

ڈاکٹر سامیہ امجد: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ!

ڈاکٹر سامیہ امجد: جناب سپیکر! میں یہ عرض کرنا چاہتی ہوں کہ ڈاکٹر فرزانہ قطعاً ناراض ہو کر یہاں سے نہیں گئی تھیں بلکہ کل وہ مصروفیات کی وجہ سے floor پر نہیں آسکیں اور میں تمام House سے التماس کروں گی کہ خواتین کے لئے اس قسم کی misunderstandings پیدا کرنے کی اجازت نہیں ہونی چاہئے۔

تحاریک استحقاق

جناب ڈپٹی سپیکر: any how۔ اب Privilege Motions شروع کی جاتی ہیں۔ پیر رفیع الدین شاہ بخاری صاحب کی تحریک کو 18 تاریخ تک pending کیا گیا ہے۔ اگلی تحریک محمد اقبال رئیس صاحب کی ہے۔ جی، رئیس صاحب!

رجسٹرار کوآپریٹوز سوسائٹی پنجاب کا معزز رکن اسمبلی سے نامناسب رویہ

جناب محمد اقبال رئیس: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری

دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ مورخہ 2005-10-29 کو میں رجسٹرار کوآپریٹو سوسائٹی پنجاب سے ایک کام کے سلسلہ میں ملنے کے لئے ان کے دفتر گیا۔ جب میں دفتر میں داخل ہوا تو موصوف ایک آدمی کے ساتھ بیٹھے باتیں کر رہے تھے۔ میرے داخل ہوتے ہی رجسٹرار صاحب نے مجھے کہا کہ آپ کیسے اندر آ گئے، میں نے تو کسی کو اندر آنے کے لئے نہیں کہا اور نہ میں نے آپ کو بلایا ہے۔ میں نے اپنا تعارف کروایا جس پر انہوں نے مجھے کہا کہ آپ یہاں بیٹھیں ہم دوسرے کمرے میں چلے جاتے ہیں اور وہ اس آدمی کے ہمراہ دوسرے کمرے میں چلے گئے۔ میں اکیلا ان کے دفتر میں تقریباً آدھا گھنٹہ انتظار کرتا رہا۔ موصوف آئے اور نہ میری بات سنی۔ بالآخر میں واپس چلا آیا۔ رجسٹرار صاحب کے اس رویہ سے نہ صرف میرا بلکہ پورے ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے لہذا میری اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر کوآپریٹوز!

وزیر امداد باہمی: شکریہ۔ جناب سپیکر! اس کا جواب موصول ہو چکا ہے اور رجسٹرار صاحب کہتے ہیں کہ یہ غلط فہمی کی بنیاد پر ہوا ہے بہر حال اگر معزز رکن press کرتے ہیں تو اسے کمیٹی میں بھیجنے پر مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔

جناب محمد اقبال رئیس: جناب سپیکر! غلط فہمی کا جواز بالکل غلط ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: رئیس صاحب! انہوں نے oppose نہیں کیا بلکہ وہ کہہ رہے ہیں کہ اگر کمیٹی کے سپرد کر دیا جائے تو انہیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔ یہ تحریک استحقاق کمیٹی کو بھیجی جاتی ہے۔

پوائنٹ آف آرڈر

ایوان میں نصب ساؤنڈ سسٹم میں خرابی کی نشاندہی

سید ناظم حسین شاہ: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، شاہ صاحب!

سید ناظم حسین شاہ: جناب سپیکر! میں بارہا ہی ایک پرانے مسئلے کی بات کرتا ہوں۔ اب انہوں نے کیا کہا ہے ہمیں تو کچھ سمجھ نہیں آئی یا تو آپ ان سے سن کر translate کر دیں۔ اس سے پہلے بھی

ہمارے معزز پارلیمانی سیکرٹری نے کیا پڑھا ہے ہمیں کچھ پتا نہیں چلا۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شاہ صاحب! آپ کی بات بالکل صحیح ہے۔ سیکرٹری صاحب نے وہ فائل مجھے put up کی تھی اور میں نے سپیکر صاحب کے پاس روانہ بھجوادی ہے اور لاء منسٹر صاحب نے بھی کہا ہے کہ ہم فنانس دینے کے لئے تیار ہیں۔ اس پر کچھ ٹائم لگے گا۔ آپ کے مائیک سسٹم کو ہم change کر رہے ہیں۔

سید ناظم حسین شاہ: جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ آپ سے بارہا کہہ چکے ہیں، اگر ایوان کی کارروائی سمجھ ہی نہیں آنی تو پھر ہماری participation کا مقصد کیا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: شاہ صاحب! آپ کی بات بجا ہے لیکن اس پر کچھ ٹائم لگے گا۔۔۔

سید ناظم حسین شاہ: سپیکر! اس House میں کل یہ جواب دیا گیا کہ نیا اسمبلی ہال بن رہا ہے تو پھر یہ سیشن ہی ختم کر دیں۔ آج یہ بات اخبارات میں بھی آئی کہ دو کروڑ روپیہ just for nothing ہم ضائع نہیں کر سکتے تو پھر یہ اسمبلی ختم کر دیں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ آپ کو کس نے کہا ہے۔ ایسی کوئی بات نہیں ہے۔

سید ناظم حسین شاہ: جناب والا! سپیکر صاحب نے آپ کی عدم موجودگی میں یہ کہا ہے اور آپ ریکارڈ چیک کر لیں اور کل کا ڈان اخبار بھی پڑھ لیں جس میں یہ آیا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ انہوں نے کہا کہ دو کروڑ روپیہ اس پر waste ہو جائے گا۔ اس لئے میں کہتا ہوں کہ آپ دیکھیں کہ ایک ایک دن کتنے اہم issues یہاں پر discuss ہوتے ہیں تو ایک دن بھی اگر کوئی معزز رکن اسمبلی کی کارروائی میں کسی وجہ سے حصہ نہ لے سکے تو اس کو آپ سے leave لینی پڑتی ہے مگر یہاں پر ہم بیٹھے ہوئے ہیں اور ہمیں کچھ پتا نہیں۔ یہ سب دوست بیٹھے ہوئے ہیں تو آپ ان سے پوچھ لیں کہ ابھی معزز رکن کیا کہہ رہے تھے یا ان سے پہلے پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے کیا پڑھا ہے، ہمیں کچھ علم نہیں ہے تو اس لئے بارہا ایک بات کے اوپر مجھے بھی حقیقت میں بہت افسوس ہوتا ہے کہ آپ کی رولنگ کے باوجود بھی ہمارا سب ممبران کا متفقہ مسئلہ ہے۔ جب تک اسمبلی کی کارروائی کی سمجھ ہی نہ آئے تو ہم اس میں کیا participate کر سکتے ہیں؟ ہمیشہ لاعلمی ہی بدگمانیاں پیدا کرتی ہے اس لئے ہم کیا سمجھیں کہ جان بوجھ کر ہمیں اندھیرے میں رکھا جاتا ہے تاکہ ہم نہ کچھ سمجھ سکیں اور نہ اس کا جواب دے سکیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شاہ صاحب! آپ نے جب پچھلی دفعہ یہ بات کی تھی تو فائل میرے پاس آئی تھی اور

سپیکر صاحب یہاں موجود نہیں تھے تو اس میں سیکرٹری صاحب نے یہ تجویز دی تھی کہ ہم فی الحال اس پر دو دو، تین تین مائیکروفون لگا دیتے ہیں۔ میں نے ان سے کہا تھا کہ آپ یہ فائل واپس لے جائیں۔ اصل بات یہ ہے کہ سسٹمchangeکرنا ہے، مائیکروفونchangeکرنے سے یہ مسئلہ حل نہیں ہوگا تو اس سلسلے میں لاء منسٹر صاحب نے بھی مجھے یہ یقین دہانی کروائی تھی کہ وہ فنڈز دیں گے اور میں نے سیکرٹری صاحب سے واضح کر دیا تھا کہ جب یہ فنڈز لاء منسٹر صاحب بھی دے رہے ہیں اور اسمبلی کے پاس بھی فنڈز ہیں تو اس سارے سسٹم کوchangeکرنا چاہئے۔ پھر انہوں نے کہا کہ اس پر کچھ ٹائم لگے گا۔ میں نے کہا کہ جو ٹائم لگے اس کو آپ شروع تو کر دیں اگر آپ کہتے ہیں کہ مائیکروفون، تو وہ لگ جائیں گے لیکن مائیکروفون سے مسئلہ حل نہیں ہوگا۔ آپ چاہتے ہیں کہ سارا سسٹمchangeہو تو انشاء اللہ ہم اس طرف آ رہے ہیں اور یہ بہت جلد ہو جائے گا۔

سید ناظم حسین شاہ: جناب سپیکر! ہمیں آپ کی ذات پر اعتماد ہے اور ہم آپ کا احترام بھی کرتے ہیں۔ میں نے بجٹ سیشن میں بھی یہی بات کی، پچھلے سیشن میں بھی یہی بات کی اور پچھلے سال بھی یہی نکتہ اٹھایا اور جناب لاء منسٹر نے بھی کہا کہ ہم فنڈز دینے کے لئے تیار ہیں۔ ابھی آپ فرما رہے ہیں I am bound to believe in you ہم آپ کیrespectکرتے ہیں I am supposed to believe it and I must believe it مگر آپ بجٹ میں بھی یہی فرما چکے ہیں اور پچھلے سال بھی یہی فرما چکے ہیں تو کتنی دیر ہمیں انتظار کرنا پڑے گا؟ ویسے تین سال تو ختم ہو گئے ہیں اب پتا نہیں اس ملک میں عموماً اسمبلی مدتmaximumتین سال رہی ہے، شاید اس سال زیادہ ہو جائے، میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: انشاء اللہ اس دفعہ پانچ سال رہے گی، گھبرائیں مت۔

سید ناظم حسین شاہ: چلو۔ آپ سپیکر ہیں، آپ ڈپٹی سپیکر ہیں، ہمیں اس سے کوئی اعتراض نہیں ہے، ہمیں اس کیlimitپر کوئی اعتراض نہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ اللہ پر بھروسا کریں، اللہ ہی عزت دینے والا ہے۔

سید ناظم حسین شاہ: جناب والا! آپ صرف یہ یقین دہانی کرا دیں کہ اگلے سیشن میں یہ مسئلہ حل ہوگا۔ This is what I want, sir.

جناب ڈپٹی سپیکر: میں نے آپ کو وضاحت کر دی ہے - میں ابھی سپیکر صاحب سے بھی بات کرتا ہوں اس کو عنقریب جلدی کرائیں گے۔

SYED NAZIM HUSSAIN SHAH: Sir, if a politician says "yes" it means "perhaps"; if he says "perhaps" it means "no"; and if he says "no" then he is not a politician.

MR DEPUTY SPEAKER: But you are a politician yourself. Either deny that you are not a politician and if you are a politician then you have to believe in that.

سید ناظم حسین شاہ: جناب سپیکر! آپ ایسی بات نہ کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: دیکھیں ناں۔ آپ politicians کے بارے میں بات کرکے politicians کو مشکوک کر رہے ہیں

Whatever a politician says he means it; he means it; politician means it. Don't underestimate politicians; politicians are politicians and they have to stay here and there in political people and they live here.

سید ناظم حسین شاہ: جناب سپیکر! پچھلے سیشن سے جو رول ہم دیکھ رہے ہیں وہ یہ ہے۔

Be social to all, familiar to few, friendly to one, enemy to none.

جناب! آپ ہمارے ساتھ یہ نہ کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: Not at all شاہ صاحب! ہمیں آپ کا regard ہے جو آپ حکم دیں گے اس پر عمل ہوگا ایسی بات نہیں ہے، یہ آپ کی genuine demand ہے آپ غلط بات نہیں کر رہے ہیں

It's a genuine demand. I agree with you and it is going to be implemented Inshallah.

سردار امجد حمید خان دستی: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، دستی صاحب! فرمائیں۔

سردار امجد حمید خان دستی: جناب سپیکر! میں نے گزارش کی تھی کہ ---

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ مائیک استعمال کریں۔

سردار امجد حمید خان دستی: جناب سپیکر! میں نے وزیر جیل سے گزارش کی تھی کہ فلاں آدمی کا تبادلہ کیا جائے، انہوں نے جواب دیا ہے کہ ہوم ڈسٹرکٹ کی وجہ سے یہ تبادلہ نہیں ہو سکا۔ میں آپ سے گزارش کرتا ہوں کہ آپ وزراء کو میرا یہ پیغام دے دیجئے کہ اپنے اخلاق بھی درست کریں اگر یہ تبادلہ ہوم ڈسٹرکٹ کی وجہ سے نہیں ہو سکتا تھا تو مجھے اطلاع دینی چاہئے تھی۔ ایک اور صاحب ہیں جن کے اختیارات بہت زیادہ ہیں ان کو بھی گزارش کی تھی ایک تبادلے کے لئے تو بڑی فرعونیت سے کہا کہ میرے پی۔ اے کو لکھا دیں اور آج تک جواب نہیں دیا کہ وہ کیوں نہیں ہو سکا؟ ان کا دماغ درست کرنے کے لئے گورنمنٹ نے اچھا کیا ہے کہ ان کے علاج کے لئے الاؤنس بڑھا دیا تاکہ ان کی فرعونیت اور ان کے اخلاق کا علاج ہو سکے۔ خدا حافظ۔

معزز اراکین: آمین، آمین۔۔۔

ملک نذر فرید کھوکھر: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، کھوکھر صاحب!

ملک نذر فرید کھوکھر: جناب سپیکر! ابھی یہ tenure کے حوالے سے جو بات ہوئی ہے اس حوالے سے میں یہ عرض کروں گا کہ صدر پاکستان نے جتنے بھی سیاسی وعدے کئے ہیں وہ پورے کئے ہیں اور انشاء اللہ اسمبلی کے tenure کے بارے میں انہوں نے کہا ہے کہ اسمبلیاں اپنی مدت پوری کریں گی تو ہماری مدت جو 1985 والی اسمبلی 1988 میں ٹوٹی تھی 2 سال وہ ہیں اور 1988 والی 1990 میں ٹوٹی تھی 3 سال وہ ہیں اس طرح 15 سال ڈال کر یہ اسمبلی انشاء اللہ 2022 تک چلے گی۔ انشاء اللہ۔ (قہقہے)

سید ناظم حسین شاہ: جناب والا! اس کو for life time کر دیں لیکن مجھے صرف اتنا افسوس ہو گا کہ ہمارے لاء منسٹر راجہ بشارت hat trick نہیں کر پائیں گے کیونکہ یہ second time لاء منسٹر ہیں تیسری دفعہ جب تک chang of Government نہ ہو یہ hat trick نہیں کر سکتے۔

تحاریک التوائے کار

جناب ڈپٹی سپیکر: جب وہ موجود ہیں تو انہیں hat trick کرنے کی ضرورت کیا ہے؟ anyhow اب Adjournment Motions شروع کرتے ہیں۔ پہلی motion حاجی محمد اعجاز صاحب، جناب ارشد محمود بگو اور لالہ شکیل الرحمن صاحب کی ہے اس کا نمبر 604 ہے، یہ move ہو چکی تھی it was

pended for todayیہ سنٹرل ماڈل سکول کے بارے میں ہے اس کا جواب پارلیمانی سیکرٹری دیں گے جی، گوندل صاحب !

لاہور میں قائم سنٹرل ماڈل سکول کو بغیر کسی وجہ، خلاف قاعدہ وقانون فروخت کرنا

(۔۔۔جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے تعلیم: جناب سپیکر! اس کا جواب موصول ہو چکا ہے۔اس میں گورنمنٹ سنٹرل ماڈل سکول لوئر مال لاہور کو 1990-7-21 کو خود مختاری دی گئی تھی۔ جناب بشیر طاہر جو مذکورہ سکول کے سابقہ طالب علم بھی ہیں نے اس سکول کو adopt کرنے میں دلچسپی کا اظہار کیا ہے جس کے تحت سنٹرل ماڈل سکول جو کہ پہلے ہی خود مختار ہے، کو عرصہ 20 سال کے لئے ابوظہبی گروپ کی نگرانی میں دے دیا جائے جو سکول اور اس کے طلباء کے معیار تعلیم کی بہتری کے لئے اقدامات کریں گے اس سلسلے میں یادداشت وضع کی گئی ہے جس کی چند اہم شرائط درج ذیل ہیں۔

جناب ارشد محمود بگو: جناب سپیکر! کچھ سمجھ نہیں آیا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس کو دوبارہ پڑھیں، آرڈر، پلیز آرڈر۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے تعلیم: گورنمنٹ سنٹرل ماڈل سکول لوئر مال لاہور کو 1990-7-21 کو خود مختاری دی گئی تھی۔جناب بشیر طاہر جو مذکورہ سکول کے سابقہ طالب علم بھی ہیں، نے اس سکول کو adopt کرنے میں دلچسپی کا اظہار کیا ہے جس کے تحت سنٹرل ماڈل سکول جو کہ پہلے ہی خود مختار ہے، کو عرصہ 20 سال کے لئے ابوظہبی گروپ کی نگرانی میں دے دیا جائے جو سکول اور اس کے طلباء کے معیار تعلیم کی بہتری کے لئے اقدامات کریں گے اس سلسلے میں یادداشت وضع کی گئی ہے جس کی چند اہم شرائط درج ذیل ہیں:

1۔ گورنمنٹ سنٹرل ماڈل سکول لوئر مال لاہور حسب سابق اپنی تعلیمی سرگرمیاں جاری رکھے گا، مذکورہ سکول میں سکول کونسل بدستور کام کرتی رہے گی۔

2۔ گروپ خالی اسامیاں پر کر سکے گا اور اس پر ان کی تنخواہوں اور ٹریننگ پر اٹھنے والے اخراجات برداشت کرے گا۔

3۔ گروپ سکول کی عمارت کی تعمیر و مرمت اور بہتری کے لئے اخراجات برداشت کرے گا۔ گروپ اپنے اخراجات پر محکمہ تعلیم کی اجازت سے سکول کی عمارت میں اضافہ کر سکے گا۔

4۔ گروپ سکول کے لئے کھیلوں کے میدان، لائبریری، لیبارٹریز، فرنیچر زاور تنصیبات کے لئے فنڈز مہیا کرے گا۔

5۔ سکول حکومت پنجاب کی مانیٹرنگ سسٹم کا پابند ہوگا اور اس سلسلے میں سہ ماہی رپورٹ محکمہ تعلیم کو بھجوائی جائے گی محکمہ تعلیم کے افسران کو اختیار حاصل ہوگا کہ وہ سکول اور اس کے ریکارڈ کا معائنہ کر سکیں۔ سکول کے طلباء کی موجودہ تعداد کے لئے شرح فیس میں کوئی تبدیلی نہ کی جائے گی۔ گورنمنٹ سنٹرل ماڈل سکول لوئر مال لاہور کو پہلے سے رائج adoption policy کے تناظر میں سکول اور اس میں زیر تعلیم طالب علموں کے معیار تعلیم کی بہتری کے لئے ابوظہبی گروپ کی نگرانی میں دیا جارہا ہے اور یہ کہنا درست نہ ہے کہ سکول کو فروخت کیا جارہا ہے کیونکہ یادداشت کے تحت اس سکول پر حکومت کا کنٹرول بدستور رہے گا۔

جناب ارشد محمود بگو: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بگو صاحب!

جناب ارشد محمود بگو: جناب سپیکر! میرا تحریک التوائے کار داخل کرنے کا مقصد یہ تھا کہ پنجاب میں ایک سازش اور پلاننگ کے تحت یہ ادارے جو انگریزوں کے دور سے بھی پہلے کے بنے ہوئے ہیں، اب نہ اتنے اچھے اور اتنی بڑی بڑی بلڈنگیں بن سکتی ہیں اور نہ ہی کوئی بنائے گا۔ یہ بدقسمتی ہے کہ اس حکومت کا یہ نعرہ اور ان کا یہ دعویٰ ہے کہ یہ پنجاب کو پڑھا لکھا پنجاب بنانا چاہتے ہیں اور دوسری طرف ان کا کردار اور ان کا عمل اس سے مختلف ہے۔ یہ کہتے ہیں کہ یہ ادارہ ہم نے فروخت نہیں کیا۔ یہ ادارہ انھوں نے جس پارٹی کو یا جس ادارے کے سپرد کیا ہے، جب کوئی آدمی یا کوئی ادارہ یا کوئی پارٹی ادارہ لیتی ہے تو جس طرح کی terms and conditions حکومت چاہے وہ اس پر بھی لینے پر تیار ہو جاتے ہیں لیکن دیکھا یہ گیا ہے کہ جب حکومت ایک دفعہ اپنے گلے سے وہ کلاوہ اتار دیتی ہے تو پھر اس ادارے کا کوئی پرسان حال نہیں ہوتا۔ ہمارے یہ ادارے جو ہیں یہ قوم اور اس عوام کا اثاثہ ہیں، یہ گورنمنٹ کا نہیں بلکہ یہ پنجاب کے غریب عوام کا اثاثہ ہیں۔ اگر ہم نے ان اداروں کو خود مختار ادارے بنا کر لوگوں کو دے دیا تو پھر اس ملک کا اور اس صوبے کا خدا ہی حافظ ہے۔ میں آپ کی وساطت سے

حکومت سے یہ درخواست کروں گا کہ وہ اس سلسلے میں کوئی غور کریں یا تو یہ تعلیم کا نعرہ نہ لگائیں کہ ہم نے پڑھا لکھا پنجاب بنانا ہے۔ دوسری طرف یہ اس کے خلاف سرگرمیوں میں بھرپور طریقے سے حصہ لے رہے ہیں۔ اب اگر یہ یقین دہانی کراتے ہیں کہ جو خود مختار ادارہ ہم نے ان کو دیا ہے یہ اس کے ہاتھ مستقل بنیادوں پر فروخت نہیں کریں گے تو پھر میں اپنی تحریک کو press نہیں کروں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: گوندل صاحب! وہ کہہ رہے ہیں کہ اگر آپ ان کو یہ مطمئن کریں کہ یہ فروخت نہیں ہو گا تو وہ اس کو press نہیں کریں گے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے تعلیم: جناب سپیکر! میں ایک عرض کر دوں کہ یہ صرف یادداشت مرتب ہوئی ہے۔ ابھی ان کو سکول منتقل نہیں کیا گیا لیکن اس میں جو یہ یادداشت بنی ہے یا جو طریق کار بنایا گیا ہے اس میں اصل مقصد یہ ہے کہ بچوں کو بہتر سے بہتر تعلیم دی جائے۔ آپ اس میں ملاحظہ فرمائیں کہ ایک تو جتنا انفراسٹرکچر ہے وہ سب گورنمنٹ کی ملکیت رہے گا، وہ گورنمنٹ کی مرضی کے مطابق اس کے انفراسٹرکچر میں صرف تبدیلی کر سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ وہاں جو سٹاف تعینات ہے ان کو تنخواہیں بھی گورنمنٹ کے رولز اینڈ ریگولیشنز کے مطابق دیں گے اور بچوں سے فیسیں بھی وہی وصول کریں گے جو اس وقت وہ کر رہے ہیں یعنی کہ معیار تعلیم بہتر ہو گا، باقی انفراسٹرکچر، بچوں کی فیسیں یا وہ جو صورتحال ہے وہ بدستور رہے گی، ملکیت بھی گورنمنٹ کی رہے گی لیکن ابھی تک یہی ہے کہ یادداشت مرتب کی گئی ہے، سکول منتقل نہیں ہوا، نہ فروخت ہوا ہے اور فروخت ہونے کی تو یادداشت میں کوئی provision ہی نہیں ہے، اور نہ ہی اس کے انفراسٹرکچر کی کوئی قیمت وصول کر رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بگو صاحب! ٹھیک ہے؟

جناب ارشد محمود بگو: ٹھیک ہے۔

حاجی محمد اعجاز: جناب سپیکر! اس میں یہ بات بھی شامل کر لیں کہ یہ فرما رہے ہیں کہ ابھی اس ادارے کو کسی کو منتقل نہیں کیا گیا۔ جس وقت یہ ادارے کو کسی کو منتقل کریں گے تو ان سے کوئی سکیورٹی ضرور لے لیں تاکہ کوئی کل کو اس طرح سے نہ چلائے جس طرح سے وہ چاہتے ہوں۔ اس صورت میں پھر وہ سکیورٹی ضبط کی جا سکے گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ان کی یہ بھی تجویز مثبت ہے کہ اس کی کوئی سکیورٹی ہونی چاہئے کہ جس کو یہ منتقل کیا جائے تو وہ کم از کم اس کا خیال رکھے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے تعلیم: انشاء اللہ تعالیٰ ان کی تجاویز کو شامل کریں گے اور ان کے مطابق یہ مرحلہ طے کریں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے۔اس کو dispose of کیا جاتا ہے۔

پوائنٹ آف آرڈر

میڈیکل کالجوں میں داخلہ کے لئے انٹری ٹیسٹ کو ختم کرنے کا مطالبہ

چودھری اصغر علی گجر: پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے ایک انتہائی اہم مسئلے کی طرف سارے ایوان کی توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ اس لئے میں چاہتا ہوں کہ ایوان بھی in order ہو، میری بات پوری دردمندی سے سنیں، پورے غور سے سنیں اور اس سے بالاتر ہو کر کہ کون اپوزیشن میں ہے اور کون حکومت میں ہے۔ میری بات کو دل سے سنیں اور اس کا بہترین طریقے سے جواب دیں۔

جناب والا! معاملہ یہ ہے کہ آج سے کچھ روز قبل آپ نے اخباروں کے اندر دیکھا ہو گا، احتجاج آتا رہا، جلوس نکلتے رہے، بھوک ہڑتالیں ہوتی رہیں کہ پورے پنجاب کے اندر جو انٹری ٹیسٹ ہوا ہے اس انٹری ٹیسٹ کے نتیجے میں پنجاب کے اندر جو بچے اور بچیاں اوپن میرٹ میں select ہوئی ہیں اس میں جنوبی پنجاب کے صرف سات بچے اور بچیاں select ہوئی ہیں۔ کتنے افسوس کی بات ہے کہ 1900 لڑکوں میں سے اور 1900 سیٹوں میں سے پورے اپر پنجاب کے سب کے سب لڑکوں کو داخلہ ملا ہے۔ لاہور کے بچے میرے بچے ہیں وہ جا کر نشتر میں داخل ہوں، وہی بچے بہاولپور، رحیم یار خان میں داخل ہوں لیکن وہاں کا جو آدھا پنجاب ہے ان کے بچے لاہور میں داخل ہو سکے اور نہ ہی اپنے کالجوں میں داخل ہو سکے۔ ایک شخص نے اپنی بیٹی کو اس لئے پڑھایا ہے، ساری پونجی اس لئے خرچ کی ہے کہ یہ ڈاکٹر بنے گی اور جب اس کا رزلٹ آیا تو 900 نمبر اس نے لئے اور 900 نمبر لینے کے بعد وہی بچی جب انٹری ٹیسٹ میں فیل ہو گئی تو پورے گھرانے کے اندر ماتم تھا، سب کے سب رو رہے تھے کہ یہ کیا ہو گیا ہے؟ میں یہ مطالبہ کرتا ہوں کہ خدارا! آؤ ہماری محرومیوں کو دور کرو، جنوبی پنجاب کی محرومیوں کو دور کرو۔ یہ نفرت کی بہت بڑی آگ ہے۔ میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں اور اس پر احتجاج کرتا ہوں کہ 1900 لڑکوں میں سے جنوبی پنجاب کے صرف سات بچے اور بچیاں داخل ہوئی ہیں۔ میرا یہ پُرزور مطالبہ ہے کہ اس کو بنگلہ دیش نہ بنایا جائے، بنگلہ

دیش کی تاریخ نہ دہرائی جائے۔ان شرپسندوں کے حوصلے نہ بڑھائے جائیں جو کہ چاہتے ہیں کہ اس صوبے کے کئی صوبے بنیں۔ان کو ہوا دینے کے لئے ان راستوں کو بند کیا جائے۔میں آپ سب سے خاص طور پر گورنمنٹ سے مطالبہ کرتا ہوں کہ وہ اہل اقتدار ہے اور اس کے پاس طاقت ہے، وہ ان محرومیوں کو اور اس ناانصافی کو دور کرے اور انٹری ٹیسٹ کے تمام رزلٹس کو منسوخ کرے اور اس میں ان کا دوبارہ ٹیسٹ لے یا ٹیسٹ کے طریق کار کو ختم کرے، جو لوگ میرٹ پر آئے ہیں اور جن بچوں اور بچیوں نے محنت کی ہے ان کو میرٹ کے حساب سے داخلہ دیا جائے۔یہاں پر بہت بڑے بڑے لوگ بیٹھے ہیں، approach کے ساتھ پرچہ آؤٹ کرواتے ہیں، لاکھوں روپیہ دے کر راتوں رات پرچے خرید لیتے ہیں اور ان کے بچے امتحان میں پاس ہو جاتے ہیں۔ہم غریب لوگ جو اس ہیڈ کوارٹر سے بہت دور بیٹھے ہیں ان چیزوں سے محروم رہ جاتے ہیں، یہ کتنے ظلم کی بات ہے۔یہ آپ سوچ لیں کہ یہ انتہائی نفرت کی بات ہے کہ پورے جنوبی پنجاب سے صرف سات بچے اور بچیاں داخل ہوں، اس سے بڑا ظلم اور کوئی نہیں ہو سکتا۔میں پورے ایوان سے استدعا کرتا ہوں، منت کرتا ہوں کہ میری اس آواز کو جائز سمجھ کر، حقیقت سمجھ کر اور حق سمجھ کر اس پر غور کیا جائے اور اس انٹری ٹیسٹ کے تمام رزلٹ کو منسوخ کر کے بچے اور بچیوں کو ان کے میرٹ پر داخلہ دیا جائے۔بہت مہربانی۔

وزیر جیل خانہ جات: پوائنٹ آف آرڈر۔جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ آج سے کچھ عرصہ پہلے جب یہ مہم شروع کی گئی کہ جو بچے اپنے امتحان کے نمبروں میں میرٹ پر آتے ہیں تو ان کو ایک انٹری ٹیسٹ دیا گیا۔میں ان دنوں اپوزیشن میں تھا اور ہم نے اس کی اس وقت بھی مخالفت اس لئے کی تھی کہ شہباز شریف صاحب جو اس وقت یہ کہلوانا چاہتے تھے کہ میں نواب آف کالا باغ کی ہسٹری دہراؤں گا، جیسے وہ حکم صادر فرماتے تھے اور اس پر بھی جس طرح سے وہ عملدرآمد کرواتے تھے تو میں نے وہ تاریخ دہرائی ہے۔انھوں نے اپنی من پسندی کے طور پر یہ انٹری ٹیسٹ introduce کرایا اور اس وقت یہ ظلم ہوا کہ 50 فیصد academic number تھے اور 50 فیصد انٹری ٹیسٹ کے تھے۔اب یہ اس گورنمنٹ کو کریڈٹ جاتا ہے کہ انھوں نے 50 فیصد سے 35 فیصد کئے ہیں لیکن یہ ایک حقیقت ہے کہ انٹری ٹیسٹ چونکہ پورے پنجاب کا ایک سنٹر پر ہوتا ہے۔اب اس کو اس طریقے سے بھی ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ دیکھے کہ اگر انٹری ٹیسٹ لینا بھی ہے تو وہ کالج وار لے لیں۔جنھوں نے نشتر میں apply کیا ہے وہاں اس کا ٹیسٹ لے لیں۔اس میں سب سے زیادہ جو خرابی آئی ہے وہ خرابی یہ آئی ہے کہ یہاں انسٹیٹیوٹس کھل گئے ہیں کہ جو یہ سکھاتے ہیں کہ انٹری ٹیسٹ کیسے دیا جاتا ہے اور ان کی

فیسیں کافی بڑی ہوتی ہیں اور غریب بچے وہاں نہیں آ سکتے، جو ساؤتھ کے ہیں، جس میں میرا بھی گھر ہے۔

چودھری اصغر علی گجر: وہ پرچے purchase کراتے ہیں۔

وزیر جیل خانہ جات: purchase کرنے کی بات بھی بالکل ہو گی لیکن جو میرے سامنے بات ہے کہ میرے سگے بھانجے نے 884 نمبر لئے ہیں۔ وہ انٹری ٹیسٹ clear نہیں کر سکا اور وہ رہ گیا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ 900 نمبر لینے کے بعد بھی وہ admission نہیں لے سکا۔ اس انٹری ٹیسٹ کے بعد جو سب سے بڑی خرابی آئی ہے وہ یہ ہے کہ بہت سارے انسٹیٹیوٹس کھل گئے ہیں جو مشین کی طرح بچوں کو سکھاتے ہیں جو پیسے والے ہیں وہ اپنے بچوں کو یہاں چھ چھ مہینے کے لئے داخل کروا دیتے ہیں جو کہ ان کو انٹری ٹیسٹ کے بارے میں سکھاتے ہیں کہ کیسے دیا جاتا ہے۔ جو وہاں سیکھ جاتا ہے definitely اس کے نمبر زیادہ آ جاتے ہیں اور جو afford نہیں کر سکتا اس کے نمبر کم آتے ہیں۔ جنھوں نے یہ سسٹم بنایا شاید اس وقت ان کی بھی نیت یہی ہو گی کہ اس میں خرابی کو کم کیا جائے لیکن اس وجہ سے کافی heart burning ہو رہی ہے۔ ابھی پانچ چھ دن پہلے میں اپنے علاقے میں تھا تو وہاں لوگوں کے جذبات اس کے بارے میں خاصے خلاف ہیں۔ میں اپنی حکومت کو credit دیتا ہوں کہ ہماری حکومت نے اس تناسب کو کم کیا، 50 فیصد کی بجائے انھوں نے 35 فیصد کر دیا ہے یعنی academic qualification کو مزید encourage کیا گیا ہے تو انشاء اللہ جیسا کہ حکومت پہلے ہی اس پر توجہ دے رہی ہے آئندہ بھی اسے مزید بہتر بنائے گی۔ یہ خرابی شروع کہاں سے ہوئی، کس نے کی اور اب اس کا result کون بھگت رہا ہے یہ ہر آدمی جانتا ہے۔ بہت شکریہ

وزیر مواصلات و تعمیرات: پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب والا! وزیر صحت کے ارشاد فرمانے سے پہلے میں ایک گزارش کرنی چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر مواصلات و تعمیرات: جناب سپیکر! یہ بجا ہے کہ یہ ایک بہت ہی اہم معاملہ ہے لیکن میں ایک معاملے پر آپ کی رولنگ چاہتا ہوں۔ یہاں کئی مرتبہ کہا گیا کہ رولز کے مطابق کارروائی کو چلایا جائے۔ کیا ایجنڈے کا بزنس مکمل ہونے کے بعد اس معاملے کو نہیں لیا جا سکتا تھا؟ درمیان میں پوائنٹ آف آرڈرز raise ہونے کی وجہ سے سارا بزنس رہ جاتا ہے۔ وہ issues جو کہ ایجنڈے پر نہیں ہوتے لئے

جا سکتے ہیں، آپ مہربانی فرماتے ہوئے ہمیشہ اجازت دیتے ہیں اور House کا وقت بھی بڑھا دیتے ہیں لیکن جو ایک طریق کار ہے، رولز آف بزنس کے مطابق جو ایجنڈا آیا ہوتا ہے وہ اس طریقے سے رہ جاتا ہے۔ یہ اہم issue ہے لیکن اس کو ایک طریق کار اور رولز کے مطابق لایا جانا چاہئے۔ میں چاہتا ہوں کہ آپ اس بابت رولنگ فرمادیں۔

چودھری اصغر علی گجر: جناب! میں گزارش کرتا ہوں۔ وزیر موصوف صاحب! etiquettes اس وقت ہوتے ہیں جب آدمی ہوش میں ہوتا ہے۔ جب abnormal ہوتا ہے تو کوئی etiquette نہیں ہوتا۔ آپ کو معلوم ہونا چاہئے کہ قحط کے دنوں میں چور کے ہاتھ نہیں کاٹے جا سکتے۔ جب ہم جل رہے ہوں، جب ہمارے حقوق غصب کئے جا رہے ہوں تو پھر کونسے etiquettes کی بات کی جائے گی؟ آپ کو چاہئے کہ ہماری حوصلہ افزائی کریں۔ میں اپنے بھائی وزیر موصوف سے یہ گزارش کرتا ہوں کہ وہ ہمارے جذبات پر پانی ڈالیں، ان کو اس طریقے سے ٹھنڈا کریں کہ ہمارے حقوق ہمیں واپس مل جائیں۔ ہم بھی ان کے بھائی ہیں، ہم بھی اس ایوان کے اندر بیٹھے ہیں، اسی پنجاب کی پیداوار ہیں، اسی ملک کے رہنے والے شہری ہیں۔ خدارا! ہمارے دل کھول کر دیکھو۔ اس ماں، اس باپ کا دل چیر کر دیکھو جس کے بیٹے یا بیٹی نے 900 نمبر لئے اور اس کو داخلہ نہیں ملا اور وہ گھر میں بیٹھی ہوئی ہے۔ آپ ان کا حال دیکھو اگر آپ ان کا حال دیکھو تو کبھی یہ بات نہیں کریں گے تو اس لئے میں وزیر صحت اور وزیر قانون سے گزارش کرتا ہوں کہ وہ مہربانی کریں۔ اگر ہم نے کوئی غلطی کی ہے تو ہمیں معاف کر دیں۔ آپ ہمارے etiquettes کی طرف نہ دیکھیں بلکہ ہمارے مطالبے کی طرف دیکھیں۔ ہماری غلطیوں کو معاف کر کے ہمیں حق دینے کی کوشش کریں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات: جناب سپیکر! جس طرح انھوں نے مجھے direct مخاطب کیا ہے میں نہیں کرنا چاہتا۔ میں پہلے ہی عرض کر چکا ہوں کہ یہ واقعی نہایت اہم مسئلہ ہے۔ یہ پرانے پارلیمنٹیرین ہیں، انھیں مجھ سے بہتر معلوم ہے۔ کیا وہ اس معاملے کو out of turn تحریک التوائے کار کی صورت میں نہیں لا سکتے تھے؟ میں نے صرف صحیح طریق کار اختیار کرنے کی بابت بات کی ہے۔ میں ان سے زیادہ اس مسئلے کی اہمیت کو سمجھتا ہوں بلکہ میں یہ کہوں گا کہ جتنا انہوں نے کہا یہ اس سے بھی زیادہ نہایت اہم مسئلہ ہے لیکن پہلے ایجنڈا پر جو بزنس ہے اسے take up ہونے دیں یا پھر یہ اسے out of turn تحریک کی صورت میں لے آئیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر:.Let me give my views on thisآج محکمہ صحت پر بھی عام بحث رکھی ہوئی ہے۔ اگر یہ معاملہ اس وقت take upکیا جاتا تو زیادہ بہتر ہوتا کیونکہ یہ معاملہ محکمہ صحت سے متعلقہ ہے لیکن چونکہ ایک معزز رکن نے اس pointکو raiseکیا ہے، پچھلے اجلاس میں بھی صدیقی صاحب نے اس معاملے کو اٹھایا تھا۔ اس وقت بھی وزیر صحت نے جواب دیا تھا۔ اسی حوالے سے سپریم کورٹ نے بھی suo motoنوٹس لیا ہوا ہے۔ چیف جسٹس سپریم کورٹ نے انٹری ٹیسٹ کے معاملے کو take upکیا ہوا ہے۔ جہاں تک آپ کی بات کا سوال ہے، یہ بہت اہم بات ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ اس کا جواب آنا چاہئے۔ ابھی آئے یا جس وقت محکمہ صحت پر بحث شروع ہو تو اس وقت وزیر صحت اس کا جواب دے دیں۔

آوازیں: ابھی جواب دیں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات: ابھی جواب دیں۔ وزیر صحت ابھی جواب دینا چاہتے ہیں۔ پہلے جواب لیں جی۔

MR. DEPUTY SPEAKER: Let me decide the proceedings of the House. I am here to decide it and I am not here to be directed by anybody. I would ask the Minister to come up and give the reply. Let me clear that Deputy Speaker and Speaker are not bound by any dictations over here. I am here to listen every body. Please go ahead and give the answer.

وزیر صحت: جناب سپیکر! شکریہ۔ میری اپنے معزز حکومتی اور اپوزیشن ممبران سے گزارش ہو گی کہ صرف دو منٹ کے لئے غور سے میری بات سن لی جائے۔ اس کے بعد آپ جو بات کریں گے میں یہاں موجود ہوں اور سنوں گا Because this is an important issue and I know you give special attention to the South. اور ہمارے دل میں بھی ساؤتھ کی بہت زیادہ عزت ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، یہ صرف ساؤتھ کی نہیں بلکہ entire Punjabکی بات ہو رہی ہے۔ Why should we take only South? This should be considered on Punjab basisاور یہ ایسا pointہے کہ جس کو آپ نے remedyکرنا ہے۔ Whether it is Northern Punjab or it is Southern Punjab. Basically it is Punjab and it

اس میں اگر انٹری ٹیسٹ کے حوالے سے should be considered on Punjab basis. کوئی مسائل ہیں تو اسے حل کرنا ہوگا۔ This is your department to deal with.

وزیر صحت: جناب سپیکر! یہاں پریس بھی بیٹھی ہے۔ We should be honest about the figures میں اصغر گجر صاحب کا بہت احترام کرتا ہوں۔ پہلے میں ان کے figures آپ کے سامنے پیش کروں گا۔ ان کے مطابق صرف سات بچے جنوبی پنجاب سے میڈیکل میں داخل ہوئے ہیں۔ This is what he said. انھوں نے اس کو بنگلہ دیش کے حالات سے تشبیہ دی ہے۔

جناب والا! District-wise and Board-wise میرے پاس facts and figures ہیں اور میں آپ کی خدمت میں یہ facts and figures پیش کرتا ہوں۔ Then we will talk about کہ کس کے ساتھ کیا زیادتی ہوئی ہے۔

جناب سپیکر! عرض کرتا ہوں کہ:

بہاولپور	41	طالب علموں کو داخلہ ملا۔
بہاول نگر	30	طالب علموں کو داخلہ ملا۔
ڈی جی خان	42	طالب علموں کو داخلہ ملا۔
لودھراں	15	طالب علموں کو داخلہ ملا۔
لیہ	14	طالب علموں کو داخلہ ملا۔
مظفر گڑھ	68	طالب علموں کو داخلہ ملا۔
ملتان	116	طالب علموں کو داخلہ ملا۔
رحیم یار خان	66	طالب علموں کو داخلہ ملا۔
راجن پور	16	طالب علموں کو داخلہ ملا۔

جناب سپیکر! یہ کس sense میں بات کرتے ہیں کہ صرف 7 طالب علموں کو داخلہ ملا ہے؟ میں نے جو facts and figures آپ کے سامنے پیش کئے ہیں کیا ان کا total seven بنتا ہے؟ Every time this issue is raised but correct facts and figures are not presented. اب میں آپ کے سامنے Board-wise اس کی تفصیل پیش کرتا ہوں پھر یہ بات کریں۔ and I only talk about the Southern Board.

بہاولپور بورڈ	104	طالب علم
ڈی جی خان	168	طالب علم
ملتان	174	طالب علم

Sir, are these total seven students? اس کے باوجود پچھلے اجلاس میں یہ
I know the ہوا تھا تو میں نے فوری طور پر انکوائری کرنے کا حکم دیا تھا۔ issue raise
Supreme Court took suo moto action but despite this I personally ordered an inquiry اور میں فیصلہ آپ کے سامنے سنا دیتا ہوں۔ جو 25 top students ہیں اور 25 وہ طالب علم جو کہ middle میں ہیں ان کے پیپرز آغا خان یونیورسٹی میڈیکل کالج میں بھیجے جا رہے ہیں، جو کہ ایک بالکل independent institution ہے، world over recognized ہے اسے یہ پیپرز بھیجے جا رہے ہیں تاکہ وہ assessment کریں۔ اس کے علاوہ ہم نے ایک بڑی high-powered انکوائری آرڈر کی ہے کہ پورے امتحان کی انکوائری کی جائے اور within one month یہ انکوائری گورنمنٹ کے سامنے پیش کی جائے۔ But I must state کہ بار بار اٹھ کر پریس گیلری کو play کرنا اور with incorrect facts and figures جذباتی باتیں کرنا کسی بھی لحاظ سے reasonable بات نہیں ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

MR. DEPUTY SPEAKER: That's why I wanted to give the floor to you that you should able to give them a proper reply.

حقائق کچھ اور ہوتے ہیں اور agitate کچھ اور کیا جاتا ہے۔ آج آپ نے بات کر دی ہے۔ وہ صحیح کہہ رہے ہیں۔

MINISTER FOR HEALTH: I respect the honourable member and I would request him

کہ میں نے جو figures پیش کئے ہیں اگر ان میں ایک فیصد بھی ادھر ادھر ہوا تو he can discuss it with me مجھے بتا دیں کہ وہ سات بچے کون ہیں جن سپیشل سات بچوں کا یہ ذکر کرتے ہیں؟ I have given you a list of more than three hundred plus students جنوبی پنجاب سے جن کو داخلہ ملا۔ ہمیں اپنے facts and figures correct رکھنے چاہئیں۔ چونکہ پوری قوم اسمبلی کا اجلاس دیکھ رہی ہوتی ہے تو اس کا ایک بہت negative تاثر جاتا ہے لیکن اس کے باوجود Because this issue was raised by the Opposition and Treasury Members, I am on my own before the Supreme Court to take action and order an independent inquiry into this اس کی رپورٹ بھی اسمبلی میں پیش کر دی جائے گی۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب ڈپٹی سپیکر: میں اس میں ایک اور گزارش بھی کروں گا جب میڈیکل ٹیسٹ ہوتے ہیں تو Minister for Health I will take information میں یہ گزارش کروں گا کہ اکثریت دیہات کے علاقے سے ہے لیکن دیہات کے علاقے میں ڈاکٹر نہیں جاتے۔آپ کے ایسے بہت سے ہسپتال ہیں جن پر حکومت نے بڑا خرچہ کیا ہوا ہے لیکن یقین مانیے کہ اکثر ہسپتالوں میں ڈاکٹر نہیں ہیں اگر آپ اس میں ایسا سسٹم add کریں جس میں دیہات کے لوگوں کو زیادہ موقع ملے یا جو شہر میں کم از کم ان سے یہ لکھوالیں کہ after completion of their course they have to serve for particular period پانچ یا تین سال کا contract ہونا چاہئے کہ they should go to the rural area. So those hospitals not abounded.

چوہدری اصغر علی گجر: جناب سپیکر! منسٹر صاحب نے جو اعداد و شمار دیئے ہیں وہ درست ہوں گے لیکن میں آپ کو یہ بات بتاتا ہوں کہ جو اعداد و شمار میں نے دیئے ہیں وہ آج سے نہیں بلکہ جس دن سے انٹری ٹیسٹ کا رزلٹ آیا اس دن کے پیپر کے اندر باقاعدہ آرہے ہیں، آرٹیکلز آرہے ہیں لیکن کسی گورنمنٹ کے آدمی نے یا ہیلتھ منسٹر نے اسے condemn نہیں کیا اور اس پر تردید نہیں کی۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: condemn نہیں conflict ہونی چاہئے۔

چوہدری اصغر علی گجر: اس پر تردید پیش نہیں کی کہ یہ رزلٹ غلط ہیں اور یہ اعداد و شمار غلط ہیں۔آج ایوان میں یہ تردید پیش کی گئی ہے کہ سات لڑکے نہیں ہیں بلکہ تین سو لڑکے ہیں لیکن میں پھر بھی یہ کہتا ہوں کہ تین سو ہیں تو پھر بھی غلط بات ہے۔تین سو نہیں بلکہ ان کی تعداد زیادہ ہونی چاہئے۔لاہور کا کوئی ڈاکٹر لیہ یا روجھان جانے کے لئے تیار نہیں ہے۔میں کہتا ہوں کہ انٹری ٹیسٹ کی بنیاد ہی غلط ہے لہذا اسے ختم ہونا چاہئے اور پورے پنجاب کے اندر میرٹ پر داخلے ہونے چاہئیں۔

ڈاکٹر اسد اشرف: پوائنٹ آف آرڈر۔

تحاریک التوائے کار

(۔۔۔جاری)

جناب ڈپٹی سپیکر: میرے خیال میں اس پر کافی بحث ہو چکی ہے۔تحریک التوائے کار نمبر 606 جناب سمیع اللہ خان، محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری اور محترمہ فائزہ احمد کی طرف سے ہے۔

ڈاکٹر اسد اشرف: جناب سپیکر! میں اس کی بہتری کے لئے بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: Lets go to the main task جب ہیلتھ پر بات ہو گی تب آپ بات کریں۔ تحریک التوائے کار نمبر 606 پیش ہو چکی تھی اور آج کے لئے pending ہوئی تھی۔

شیخ علاؤالدین: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پلیز ابھی ان کو بات کرنے دیں۔ جی، چودھری صاحب!

گڑھی شاہو پُل کی تعمیر کے آٹھ سال بعد شکستہ حالت

وزیر مواصلات و تعمیرات: جناب سپیکر! گڑھی شاہو کا پل 1997 میں نیسپاک کے زیر نگرانی تعمیر کیا گیا۔ یہ درست نہ ہے کہ 8 سال بعد یہ پل شکستہ حال ہو گیا ہے۔ دراصل کچھ کنکریٹ ٹوٹ گئی تھی جس کی وجہ جاننے کے لئے میسرز نیسپاک نے ایک تکنیکی رپورٹ تیار کی ہے۔ جس میں واضح کیا گیا ہے کہ پل کی slab کا کچھ حصہ ٹوٹنے کی مندرجہ ذیل وجوہات ہو سکتی ہیں۔ پل بنانے کے دوران کنکریٹ سلیپ اور لوڈ زیادہ ڈالنے سے، وزن بڑھ جانے یا پل کے آپریشن کے دوران ماحولیاتی حالات کے پیش نظر کنکریٹ زیادہ گرم ہو جائے تو اس کی طاقت کھو دیتی ہے۔ مزید تحقیقات سے معلوم ہوا کہ ہوا میں ڈیزل فیوم جنرل سلفر اور نائٹروجن کی مقدار زیادہ تھی اور گرمائش کی وجہ سے کنکریٹ بتدریج ختم ہونے کی وجہ بنی۔ اس تحقیق کے بعد نیسپاک نے ٹوٹے ہوئے حصے کو دوبارہ تعمیر کرنے کا ڈیزائن دیا جو کہ ایل ڈی اے نے 2005-10-13 سے 2005-11-30 تک مکمل کرنا ہے۔ میں آپ کی وساطت سے گزارش کرنا چاہوں گا کہ یہ completed حصہ 2005-11-30 تک دوبارہ کھول دیا جائے گا۔ یہ ٹیکنیکل وجوہات تھیں جو کہ نیسپاک نے اپنے ذمہ لیں اور اس کے بعد انھوں نے دوبارہ ڈیزائن دیا ہے۔ چونکہ اس وقت محرک یہاں پر تشریف فرما نہیں ہیں لہذا میں یہی گزارش کروں گا کہ اب اس تحریک کو dispose of کر دیا جائے کیونکہ اس پر کام ہو رہا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے۔ یہ تحریک dispose of کی جاتی ہے۔ اب تحاریک التوائے کار کا ٹائم ختم ہوتا ہے۔

سرکاری کارروائی

مسودہ قانون (جو متعارف ہوا)

MR DEPUTY SPEAKER: We take up the Punjab Emergency Bill 2005

سید حسن مرتضیٰ: پوائنٹ آف آرڈر۔

چودھری اعجاز احمد سماں: پوائنٹ آف آرڈر۔

شیخ علاؤالدین: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ذرا ایک منٹ۔ I will come back to that جی، وزیر صحت!

مسودہ قانون پنجاب ایمرجنسی سروسز مصدرہ 2005

MINISTER FOR HEALTH: I introduce the Punjab Emergency Services Bill 2005.

MR. DEPUTY SPEAKER: The Punjab Emergency Services Bill 2005 has been introduced in the House under Rule 91(5) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and referred to the Standing Committee on Health for report within one month.

عام بحث

صحت پر عام بحث

جناب ڈپٹی سپیکر: آج کے ایجنڈے کا اگلا آئٹم صحت پر عام بحث ہے۔ بحث کا آغاز وزیر صحت کی تقریر سے ہو گا تاہم دیگر اراکین جو اس بحث میں حصہ لینا چاہتے ہیں وہ اپنے ناموں کی چٹیں مجھے بھجوا دیں۔

شیخ علاؤالدین: پوائنٹ آف آرڈر۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب والا! پلیز مجھے بھی ٹائم دے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ابھی دیتے ہیں۔let him start ابھی بہت ٹائم ہے میں آپ سب کو ٹائم دوں گا لیکن let him start speech جی، وزیر صحت!

وزیر صحت: شکریہ۔ جناب سپیکر! discussion on health کی بات تین دن پہلے کی گئی تھی اور ہمارے ایک فاضل رکن نے point out کیا تھا کہ ہیلتھ ایک اہم topic ہے جس کا اطلاق ہر شہری اور ہر شخص پر ہوتا ہے لہذا اس پر بحث کی جائے تو میں نے welcome کیا تھا کہ we are ready any time for that

جناب والا! عرض یہ ہے کہ ہماری حکومت محسوس کرتی ہے اور وزیر اعلیٰ نے جو priorities set کی ہیں ان میں ایجوکیشن، ہیلتھ، ایگریکلچر اور لا اینڈ آرڈر ہمارے نزدیک سب سے اہم ہیں تو میں ہیلتھ کے حوالے سے عرض کروں گا کہ جب بھی ہیلتھ کا کوئی status دیکھا جائے تو موازنہ کرنا بہت ضروری ہے۔ میں اس چیز کو سمجھتے ہوئے اور اس چیز کا اعادہ کرتے ہوئے چند گزارشات پیش کروں گا کہ ہم بالکل open mind کے ساتھ تجاویز سننے کے لئے تیار ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ ان پر عمل بھی کریں گے کیونکہ ہم سمجھتے ہیں کہ ہمارے معزز ممبران عوام کی نمائندگی کرتے ہیں اور عوام کی ضروریات ان سے بہتر کوئی نہیں جانتا تو اس وقت جو ہیلتھ کا ترقیاتی بجٹ تھا وہ تقریباً 60 کروڑ کے قریب تھا اور آج اللہ کے فضل وکرم سے اس سال ہیلتھ کا بجٹ تین اعشاریہ 3۔ارب روپے ہے یعنی تقریباً چھ گنا ہم اپنا بجٹ بڑھا چکے ہیں۔ ہم نے صرف اپنا بجٹ ہی نہیں بڑھایا بلکہ اس کی utilization کو بھی بہتر بنایا ہے۔ ہمارا بجٹ جب 60 کروڑ تھا اس وقت اس کی utilization صرف 43 فیصد تھی یعنی ساٹھ کروڑ کا آدھے سے بھی کم بجٹ utilize ہوتا تھا۔ آج اللہ کے فضل وکرم سے 04-2003 کا جو بجٹ ہم نے بنایا ہے وہ 82 کروڑ کا تھا اور اس کی utilization 83 فیصد تھی۔ اس کے علاوہ پچھلے سال کا بجٹ 2۔ارب روپے تھا اور اللہ کے فضل وکرم سے اس کی utilization 90 percent تھی۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب والا! ہم سمجھتے ہیں کہ بجٹ کا بڑھانا اور بجٹ کی utilization دونوں کو بہتر کرنا ضروری ہے۔ ہم نے کوئی دس بیس فیصد اضافہ نہیں کیا بلکہ خاطر خواہ اضافہ کیا ہے یعنی double/tripple improvement کر رہے ہیں۔ اس کا اثر پبلک پر ہے۔ آج اللہ کے فضل وکرم سے آپ میں سے کوئی شخص ہمارے کسی بھی ٹیچنگ ہسپتال کی ایمرجنسی میں جائے گا تو اس سے ایک پیسا بھی نہیں لیا جائے گا خواہ وہ اسپرین کی گولی ہو یا چھ ہزار روپے کا انجکشن ہو، مریض سے ایک پیسا نہیں لیا جائے گا۔

یہ سہولت ابھی تک صوبہ سرحد میں ہے اور نہ ہی صوبہ سندھ میں ہے۔اس کے علاوہ یہ سہولت ایران، سعودی عرب، انڈیا، بنگلہ دیش، نیپال میں کہیں بھی یہ سہولت حاصل نہیں ہے۔یہ سہولت صرف اور صرف صوبہ پنجاب میں ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب والا! کارڈیالوجی کے متعلق عرض کروں گا کہ پچھلے 25 سال میں پنجاب میں ایک ہی کارڈیالوجی کا انسٹیٹیوٹ بنا جو گورنر جیلانی صاحب نے بنایا۔اس ہسپتال کے بننے میں سات سال لگے۔ہم نے ملتان میں انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی 11 مہینوں میں بنایا اور اس کو functional کر دیا ہے۔دو تین سو مریض روزانہ دیکھے جاتے ہیں اور ایک ارب روپے سے دو سو بیڈ کا ہسپتال 11 مہینوں میں کسی حکومت نے نہیں بنایا۔ہم اس پر بھی رکے نہیں، ہم چاہتے تھے کہ پورے پنجاب کو یہ coverage ملنی چاہئے۔اس پر وزیر اعلیٰ پنجاب نے ہمیں 92 کنال زمین فیصل آباد میں اس مقصد کے لئے لے کر دی اور اللہ کے فضل وکرم سے اس وقت فیصل آباد میں کھدائی شروع ہے اور جلد ہی یہ کام پایہ تکمیل تک پہنچ جائے گا۔اس کے بعد بھی ہم یہ محسوس کرتے تھے کہ ہمارے جو انڈسٹریل زون گوجرانوالہ، گجرات، سیالکوٹ اور وزیر آباد کے علاقے ہیں وہاں پر بھی cardiac disease بہت زیادہ ہے۔اس پر وزیر اعلیٰ نے پھر ہمیں 60 کنال کی زمین وزیر آباد میں لے کر دی ہے اور وہاں پر انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی کی تعمیر شروع ہو گئی ہے۔یہاں پچھلے ادوار میں پچیس پچیس سال میں ایک cardiac centre بنتا تھا یہ حکومت تین سال میں چار چار بنا کر دے رہی ہے۔ موجودہ حکومت کے لئے پنجاب کے عوام اور ان کی صحت افضل ہے۔ہم یہ بھی سمجھتے تھے کہ نئی facilities introduce کی جائیں جو پچھلی حکومت نے نہیں دیں۔مثال کے طور پر burns ہیں، جو مریض جھلس جاتا ہے اس کی تکلیف کا اندازہ کرنا بہت مشکل کام ہے۔اتنا درد اور تکلیف ہوتی ہے جو کسی بیماری میں نہیں ہوتی۔اللہ کے فضل وکرم سے ہم نے ایک برن سنٹر علامہ اقبال میں دیا اور اللہ کے فضل وکرم سے ملتان میں بھی construction شروع ہے۔ایک 22 کروڑ روپے کا برن سنٹر ہم نشتر ہسپتال کو دے رہے ہیں اس کے علاوہ وزیر اعلیٰ نے مجھے یہ حکم بھی دیا ہے کہ اسی طرح کا ایک برن سنٹر فیصل آباد اور راولپنڈی میں بھی بنایا جائے۔

جناب والا! یہ دن بھی میں نے اپنی قسمت میں دیکھ لیا کہ پنجاب ایمرجنسی بل پیش ہو گیا ہے۔یہاں پر ایم۔پی۔ایز، وزراء، ورکرز سب بیٹھے ہیں۔آج سے تین سال پہلے کسی کو ہارٹ اٹیک ہوتا تھا تو کیا ہوتا تھا مریض کو کسی کی گاڑی میں بٹھا کر ایمرجنسی لے کر جاتے تھے۔یہاں تک کہ ایم۔پی۔ایز

اور منسٹرز کو یہ سہولت حاصل نہیں تھی، میں عام آدمی کی بات نہیں کر رہا۔اب گڑھی شاہو، سمن آباد، ٹھوکر نیاز بیگ میں کوئی حادثہ ہوتا ہے تو وہ شخص جس کی حادثے کی وجہ سے پہلے ہی ریڑھ کی ہڈی ٹوٹی ہوئی تھی اس کو لپیٹ لپاٹ کر رکشے میں ڈال کر ایمرجنسی میں لے کر جاتے تھے لیکن اب لاہور میں ایسا نہیں ہے کیونکہ ہمارا ایمبولینس سسٹم جس میں ہماری گاڑی جو کہ free of cost ہے اس میں trained person بھی موجود ہوتا ہے۔ایمبولینس مرکز سے ایک میڈیکل ٹیکنیشن کے ہمراہ ساڑھے سات منٹ کے اندر اندر گاڑی لاہور کے ہر کونے میں پہنچتی ہے اور لوگوں کو ہسپتال میں پہنچاتی ہے۔اس طریقے سے ہزاروں لاکھوں جانیں بچائی جاتی ہیں۔آج یہ اس کی appreciation اس حد تک ہے کہ فاضل ہاؤس نے بھی یہ فیصلہ کیا ہے کہ یہ بل introduce کیا جائے تاکہ یہ ایمبولینس سسٹم پورے پنجاب کے عوام کو دیا جائے اور انشاء اللہ ہماری commitment ہے کہ جتنے بھی ہمارے ڈویژنل ہیڈ کوارٹر ہیں ڈی۔جی۔خان سے راولپنڈی تک یعنی تمام ڈویژنل ہیڈ کوارٹرز میں یہ ایمبولینس سسٹم شروع کیا جائے گا۔

جناب سپیکر! آپ کو یاد ہو گا کہ جب ہماری حکومت بنی تو ڈاکٹرز سڑکوں پر تھے جلوس اور جلسے عام تھے اور حکومت کو تنقید کا نشانہ بنایا ہوا تھا۔وزیر اعلیٰ صاحب نے اپنی contention، اپنی سوچ اور صلاحیت کو مدنظر رکھتے ہوئے مجھ سے خود پوچھا کہ What can I do for them? ان کو میں کیسے راضی کر سکتا ہوں، ان کے لئے کیا بہتر کام کر سکتا ہوں تو میں نے کہا کہ جو پروفیسرز ہیں ان کی تو پرائیویٹ پریکٹس ہے، ان کا اپنا influence کا circle ہے، ان کے پاس تو ہنڈا سوک اور بی۔ایم۔ڈبلیو بھی موجود ہیں لیکن ہسپتالوں میں جو کام کرتے ہیں وہ تو جونیئر ڈاکٹرز، اسسٹنٹ پروفیسر، سنیئر رجسٹرار اور میڈیکل آفیسرز ہیں اور ہر حکومت نے اس سے پہلے ان کو ignore کیا ہے، ان کو تو ہم کبھی چار ہزار، کبھی پانچ ہزار، کبھی چھ ہزار دیتے ہیں اس کو آپ 20 فیصد increase کر دیں۔گنگا رام ہسپتال میں ایک function تھا، وزیر اعلیٰ صاحب سے میں نے request کی تو انہوں نے کہا کہ 20 فیصد نہیں آپ اس کو ڈبل کر دیں۔اللہ کے فضل و کرم سے ہم نے اسی دن فیصلہ کیا اور آج ہمارے جتنے بھی جونیئر ڈاکٹر اور trainee Doctors ہیں انہیں چھ ہزار کی بجائے دس ہزار روپے دے رہے ہیں۔ہماری یہ بھی کوشش ہے کہ اس میں مزید اضافہ بھی کیا جائے۔ہم یہ بھی سمجھتے ہیں کہ یہ تو شہروں کی باتیں ہیں، ڈویژنل ہیڈ کوارٹر کی باتیں ہیں لیکن اصل کام ہم نے رورل ایریاز میں کرنا ہے۔رورل ایریاز جہاں کی آبادی بہت زیادہ ہے اور ہمارے زیادہ تر منتخب

نمائندوں کا تعلق بھی وہیں سے ہے۔ ہم نے دو سال اپنی governance کو improve کیا، اپنے بجٹ کو improve کیا، بجٹ کی utilization کو بھی improve کیا اور اس کے ساتھ ساتھ Cardiac Centre، ایمبولینس سروس، برن سنٹر ہم نے introduce کئے۔ اس سال ہمارا مکمل focus rural areas پر ہے۔ ہمارے پاس اس وقت پنجاب میں 295 رورل ہیلتھ سنٹرز ہیں جنہیں دیہی مراکز صحت کہا جاتا ہے اور ان دیہی مراکز صحت کی روایتی functionality تقریباً 40 فیصد ہے جو کہ آج سے بہت سال پہلے بنائے گئے تھے لیکن ان کی پلاننگ غلط ہوئی اور یہ چودھری پرویز الٰہی کے وزیر اعلیٰ بننے سے پہلے کے بنائے ہوئے ہیں۔ ان کی جو utilization ہے وہ کوئی 20 فیصد تھی اور اس پر اربوں کھربوں روپے کی investment ہے۔ اب یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ ان کو فوری طور پر upgrade کیا جائے اور اس سے کوئی فائدہ اٹھایا جائے۔ وزیر اعلیٰ صاحب نے ایک آرڈر پاس کیا کہ تمام رورل ہیلتھ سنٹرز میں جتنی بھی بنیادی سہولیات ہیں وہ provide کی جائیں۔ جہاں جہاں ڈاکٹر نہیں ہیں آپ ان کو incentive دیں۔ اگر تنخواہ 12 ہزار ہے تو اس کو 20 ہزار دیں اور اگر 20 ہزار ہے تو اس کو بھی آگے بڑھا دیں اور ساتھ ساتھ ہمیں یہ بھی حکم دیا کہ ان کی رہائش کا بندوبست کیا جائے اور ان کے بچوں کی transportation کے لئے ان کو ایک ائر کنڈیشنڈ نئی بس بھی فراہم کی جائے۔

ہم نے اس چیز کو سٹڈی کیا اور آج ہم اس کام پر لگے ہوئے ہیں۔ تمام اضلاع میں کام شروع ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ ان تمام رورل ہیلتھ سنٹرز میں regular ڈاکٹر ہو گا۔ ان تمام رورل ہیلتھ سنٹرز میں ان ڈاکٹروں کو رہائش دی جائے گی اور مزید incentive دینے کے لئے پرائیویٹ پریکٹس کی اجازت بھی دی جائے گی۔ میرے خیال کے مطابق جو ڈاکٹر خاص طور پر سرجن، چائلڈ سپیشلسٹ، گائناکالوجسٹ وغیرہ اس رورل ہیلتھ سنٹروں میں پریکٹس کرے گا تو میرا اپنا تخمینہ ہے کہ اس کی ماہانہ آمدنی کم از کم ساٹھ ستر ہزار روپے تک ہو گی۔ مجھے یقین ہے کہ اس incentive کے ساتھ یہ ڈاکٹرز بھی وہاں پر جائیں گے۔ اسی طرح ڈی۔ایچ۔کیوز کے لئے بھی ایک ارب روپے کا پراجیکٹ ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس سال بھی اور اگلے سال بھی ہمارا focus دیہی علاقوں میں ہو گا کیونکہ سب سے زیادہ عوام ہماری وہاں پر رہتی ہے۔ ان کا حق پہلے بنتا ہے لیکن ان کا حق ان کو دیا نہیں گیا۔ اس commitment کے ساتھ اور ان principles کے ساتھ ہم کام کر رہے ہیں۔ شفاف طریقے سے integrity ایمانداری اور dedication کے ساتھ پنجاب کے عوام کی خدمت کرنا چاہتے ہیں۔
شکریہ

شیخ علاؤالدین: پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب والا! میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ کل میں نے ایک قرارداد چیک اور ڈیوٹی کے بارے میں پیش کی تھی اور اس سلسلے میں پورے ہاؤس کا اس بات پر اتفاق تھا کہ یہ قرارداد پاس کر دی جائے۔ چونکہ اس میں پورے ملک کا ہر آدمی involve ہے۔ بنک جو ڈیوٹی چارج کر رہے ہیں، پہلے ہی بنکوں نے بہت لوٹ مچائی ہوئی ہے اور ان کو کوئی چیک نہیں کر رہا۔ میں آپ سے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ آج کے اخبارات میں اس کو اور طریقے سے اور خاص طور پر "جنگ" نے اور طریقے سے پیش کیا ہے۔ کہا یہ گیا ہے کہ وہ قرارداد مسترد کر دی گئی حالانکہ Chair نے اس وقت یہ ruling دی اور اسی لئے میں صبح سے یہ کوشش کر رہا تھا کہ محترم وزیر خزانہ صاحب اور دوسرے وزراء یہاں تشریف رکھیں تو میں ان کے سامنے عرض کروں۔ یہاں سے ایک بات ہوئی اور طے ہوا کہ یہ قرارداد within 3 days دوبارہ لائی جائے گی اور اس کو پورے ہاؤس کی طرف سے move کر کے اسے پاس کر دیا جائے گا جبکہ اس کو "جنگ" میں دوسری طرح کہا گیا۔ بجائے اس کے کہ ہم Business Community کو یہ message دیتے کہ بھئی! ہمیں آپ کے دکھ کا احساس ہے۔ آج کے اخبارات میں یہ کہا گیا ہے کہ وہ قرارداد مسترد ہو گئی۔

جناب سپیکر! آپ سے میری گزارش ہے کہ ایک تو حکومت کی طرف سے Under Section. 115 sub Section-2 کے تحت اس کو تین دن کے اندر اندر دوبارہ لا کر پاس کیا جائے۔ میں اپوزیشن کا بھی شکر گزار ہوں خصوصاً سید احسان اللہ وقاص صاحب اور محترم ارشد بگو صاحب کا کہ انہوں نے اس کی gravity کو سمجھا اور مجھے یہ سمجھ نہیں آتی کہ Cooperate Laws کے تحت بنکوں کو کیوں نہیں چیک کیا جا سکتا؟ اس وقت پورے ملک میں سب سے بڑی industry بنک ہیں۔ اس وقت بنکوں کے سوا کوئی اور چیز flurish نہیں کر رہی اور اس کے ساتھ ساتھ اگر ہم تاجر طبقے کو یہ message نہیں دے سکتے کہ ہمیں ان کی تکلیف کا احساس ہے تو ہم یہاں کیا کر رہے ہیں؟ بہت شکریہ

شیخ اعجاز احمد: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، شیخ صاحب!

جناب نجف عباس سیال: پوائنٹ آف آرڈر۔

شیخ اعجاز احمد: جناب سپیکر! آپ اس کے بعد نجف سیال صاحب کو لازمی ٹائم دیں کیونکہ وہ کہتے ہیں کہ انہوں نے ہمارے ہی بارے میں کوئی بات کرنی ہے۔

جناب والا! آپ نے ابھی فرمایا کہ محترم ہیلتھ منسٹر صاحب نے general discussion کا آغاز کیا اور کسی بھی معاشرے میں صحت کا معاملہ ہے یا جو دیگر burning issues ہیں ان میں لاء اینڈ آرڈر، ہیلتھ اور عام لوگوں کو ریلیف دینا ہے یہ ہر گورنمنٹ کا کام ہے۔ لیکن آپ ملاحظہ فرمائیں کہ موجودہ شاہی بیڑے میں کم از کم 40 منسٹرز، 40 پارلیمانی سیکرٹریز اور 40 چیئرمین سٹینڈنگ کمیٹیز ہیں لیکن گورنمنٹ کے بنچز پر موجودہ regime میں سے کتنے لوگ بنچوں پر بیٹھے ہوئے ہیں اور ان کی دلچسپی کا کیا عالم ہے۔ ہیلتھ منسٹر، نوانی صاحب اور ان کے علاوہ دو تین منسٹر اور بیٹھے ہوئے ہیں۔ اس کے بعد آپ اندازہ فرمائیں کہ جب نوانی صاحب نے یہ بات فرمائی کہ سابقہ دور میں میاں شہباز شریف صاحب کہتے تھے کہ میں نے نواب آف کالا باغ بننا ہے اور میں نے جو آرڈر کرنا ہے اس کو obey کروانا ہے تو اُس وقت کا انٹری ٹیسٹ کا معاملہ انہوں نے ہمارے کھاتے میں ڈال دیا ہے۔

جناب سپیکر! میں on the floor of the House میاں شہباز شریف صاحب اور ان کی اُس وقت کی گورنمنٹ کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں جن میں یہ سب لوگ شامل تھے۔ اس وقت پورے صوبے میں بوٹی مافیا کا رواج پڑ چکا تھا اور سنٹرز لاکھوں کروڑوں میں بکتے تھے اور کروڑوں کے حساب سے پیسے اکٹھے کئے جاتے تھے۔ یہ میاں شہباز شریف صاحب کا آرڈر تھا جنہوں نے اس وقت کے بوٹی مافیا کو نکیل ڈالی۔ انٹری ٹیسٹ کو متعارف کرانے کا مقصد صرف یہ تھا کہ جو لوگ پرچے اور سنٹرز خریدتے ہیں وہ غریب طلباء اور طالبات کا استحصال کر رہے ہیں۔ اس استحصالی طبقہ کے خلاف میاں شہباز شریف صاحب نے اس انٹری ٹیسٹ کو فروغ دیا تھا اور صحت کے معاملات میں انہوں نے پنجاب کے اندر ریکارڈ اصلاحات کی تھیں تو آپ سے میری گزارش یہ ہے کہ آپ Treasury Benches کو آرڈر کریں۔ کل بھی آپ نے کہا تھا کہ یہ معاملات میں دلچسپی لیں، منسٹرز، پارلیمانی سیکرٹریز اور شاہی بیڑے میں سوار چیئرمین سٹینڈنگ کمیٹیز اس حکومت کے ذمہ داران ہیں، ان کی حاضری ensure کریں تاکہ ماحول بہتر ہو اور بہتر طریقے سے بحث ہو سکے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، نجف سیال صاحب!

جناب نجف عباس سیال: جناب سپیکر! میں شیخ صاحب کے جواب میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ

انہوں نے انٹری ٹیسٹ کے متعلق بات کی ہے کہ شہباز شریف صاحب نے یہ بہت بڑا کارنامہ دکھایا تھا۔ اگر وہ اتنے بڑے اکبر بادشاہ تھے اور اتنے زبردست ایڈمنسٹریٹر تھے تو وہ سنٹر بکنے سے روک بھی سکتے تھے۔ یہ تو سراسر ظلم ہے کہ بچہ جو نوسو، سوانو سو نمبر لیتا ہے اور اسے انٹری ٹیسٹ میں لے جا کر فیل کر دیا جاتا ہے تو وہ بے چارہ تو ذہنی طور پر مفلوج ہو جاتا ہے وہ کسی کام کا نہیں رہتا۔ ماشاء اللہ وہ بادشاہ تھے تو روک لیتے کہ سنٹر نہ بکتے۔ انہوں نے وہ نہیں کیا بلکہ دین الٰہی کی طرح اپنا نیا مذہب دریافت کر لیا تو اس بات کی ہم حمایت نہیں کرتے۔ شیخ صاحب نے جو دوسری بات کی ہے اس کی میں حمایت کرتا ہوں کہ ماشاء اللہ یہاں پر ہمارے 62 پارلیمانی سیکرٹری ہیں، 42 سٹینڈنگ کمیٹیوں کے چیئرمین ہیں، ایڈوائزر اور وزراء حضرات کی فوج ظفر موج 65 کے قریب ہے، باعث شرم بات ہے کہ 7 منسٹرز کے علاوہ یہاں پر کوئی منسٹر نہیں ہے۔ خواتین کو دیکھ لیں 17 بیبیاں سٹینڈنگ کمیٹیز کی چیئرپرسن اور پارلیمانی سیکرٹریز ہیں، کیا حکومت پنجاب کی گاڑیاں انہیں سیر کرانے کے لئے ہیں یا کیا ہمارے پارلیمانی سیکرٹری بھوکے ننگے ہیں یا کیا پاکستان سعودی عرب ہے؟ اگر یہ اپنے منسٹر کی غیر موجودگی میں سوالات کے جوابات نہیں دے سکتے تو یہ اپنی گاڑیاں واپس کریں۔ ہو سکتا ہے کہ ان کے منسٹرز کہیں مصروف ہیں کیونکہ کچھ منسٹرز مظفر آباد بھی گئے ہیں جیسے رانا قاسم نون گئے ہوئے ہیں، اوقاف کے منسٹر گئے ہوئے ہیں لیکن جو منسٹرز یہاں ہوتے ہوئے نہیں آتے، کم از کم ان کے پارلیمانی سیکرٹری کو یہاں ہونا چاہئے تو یہ سراسر زیادتی ہے۔ میں نے پرسوں بھی یہاں پر تقریر کی ہے جسے کافی بندوں نے بُرا منایا ہے۔ کوئی بُرا منائے، کوئی اچھا منائے، نجف سیال ایک elected آدمی ہے جو حق کی بات ہو گی وہ کرے گا۔ کل سے اگر یہ پارلیمانی سیکرٹری صاحبان اور وزراء صاحبان تشریف نہ لے آئے تو ہم ایم۔پی۔اے صاحبان بھی House میں نہیں آئیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میری بات سنیں، تمام honourable ممبران کو چاہئے کہ وہ اسمبلی میں آئیں لیکن میں نے House of Common میں بھی دیکھا ہے جو کہ جمہوریت کے روح رواں ہے۔ یہاں پھر بھی آپ کو کچھ لوگ نظر آ رہے ہیں لیکن وہاں لوگ نظر بھی نہیں آتے، وہاں لوگ مخصوص ایام میں آ جاتے ہیں لیکن وہ اکثر اپنی مرضی سے آتے ہیں اور مرضی سے جاتے ہیں کیونکہ elected representatives نے صرف اجلاس attend نہیں کرنا، اس کے ساتھ ساتھ انہوں نے اپنے حلقے کے لوگوں کے ساتھ بھی آنا جانا ہوتا ہے۔ یہ ایسی کوئی بات نہیں۔۔۔

جناب نجف عباس سیال: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ اس controversy میں نہ پڑیں کیونکہ یہ ایک ایسی چیز ہے۔ سیال صاحب! میں آپ کا احترام کرتا ہوں۔ میں آپ کو وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ اس controversy میں مت پڑیں کیونکہ یہ ایک ایسی چیز ہے، یہ پارلیمانی روایات ہیں۔ آپ کسی اسمبلی میں بھی جائیں، قومی اسمبلی میں جائیں، سندھ اسمبلی میں جائیں، سینیٹ میں جائیں، بلوچستان اسمبلی میں جائیں، سرحد میں جائیں یا بین الاقوامی اسمبلیوں میں جائیں تو یہی حالات ہیں۔

کورم کی نشاندہی

جناب نجف عباس سیال: جناب سپیکر! عرض یہ ہے کہ حلقے کے کام بھی ہوتے ہیں۔ میں بھی صبح آٹھ بجے اٹھا ہوں۔ دس بجے تک میں نے بھی اپنے گھر پر بندے بھگتائے ہیں۔ اس کے بعد کوئی بیس دفاتر کا چکر لگایا ہے۔ بھاگم بھاگ یہاں پر گیارہ ساڑھے گیارہ بجے آیا ہوں۔ میں اس پر بھی معذرت خواہ ہوں کہ میں ڈیڑھ گھنٹہ لیٹ کیوں ہوا اور جناب کو یہ احساس ہو گا کہ جب بھی یہ اجلاس ہوتا ہے اگر رات کے ایک بجے بھی اجلاس ختم ہو تو جناب موجود ہوتے ہیں تو نجف سیال رات ڈیڑھ بجے یہاں سے جاتا ہے۔ ہمارا کام یہ نہیں ہے کہ ایک ترقی پذیر ملک میں ہمیں اڑھائی ہزار روپیہ روز ملتا ہے کہ ہم آئیں اور دستخط کریں اور دوسرے دروازے سے نکل جائیں۔ جناب! میں کورم کی نشاندہی کرتا ہوں۔ آپ اپنے بندے پورے کروائیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: گنتی کی جائے۔ (اس مرحلہ پر گنتی کی گئی) ایوان میں کورم نہ ہے۔ پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔ (اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب ڈپٹی سپیکر: گنتی کی جائے۔ (اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

نماز ظہر کے لئے آدھ گھنٹہ وقفہ کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر نماز ظہر کے لئے آدھ گھنٹے کے لئے اجلاس کی کارروائی ملتوی کی گئی)

(نماز ظہر کے بعد 2.00 بجے جناب ڈپٹی سپیکر کرسئ صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب ڈپٹی سپیکر: گنتی کی جائے۔ (گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے لہذا اب اجلاس کی کارروائی کل مورخہ 17-نومبر 2005 صبح 10 بجے تک ملتوی کی جاتی ہے۔